www.KitaboSunnat.com

نوجوانوں کیلئے ایک سو
100
نصیحتیں

ابو مرجان انس مدنی حفظہ اللہ

نعمانی
NOMANI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نوجوانوں کیلئے ایک سو نصیحتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب

نوجوانوں کے لیے ایک سو نصیحتیں

تالیف

ابو عمر جان انس مدنی حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت

دسمبر 2009ء

مطبوعہ

علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر

نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

www.nomanobooks.com

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated,reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوانوں کے لیے ایک سو

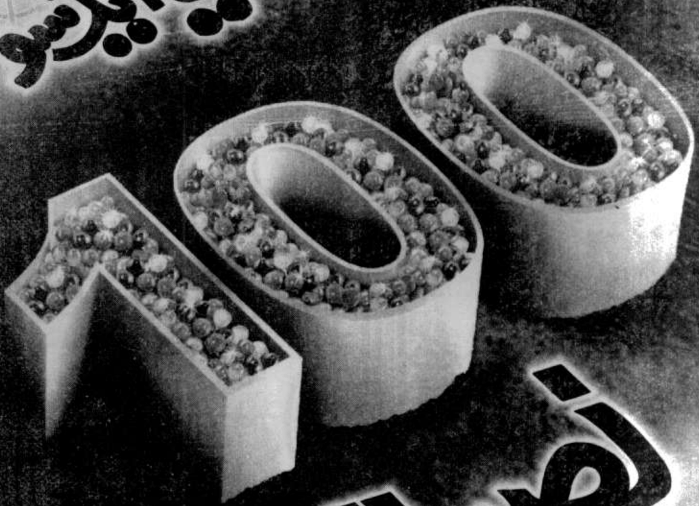

نصیحتیں

ابو مرجان انس مدنی حفظہ اللہ

NOMANI

نعمانی کتب خانہ www.nomanibooks.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- خطبہ مسنونہ ۲۶
- اپنی محبوب ترین ہستی کے نام ۲۸
- حمد باری تعالیٰ ۲۹
- تمہید ۳۲
- آیات قرآنی ۳۲
- احادیث نبویہ ﷺ ۳۳
- نصیحت کیا ہے؟ ۳۴
- ایک فلاحی معاشرے کی تشکیل ۳۵
- نصیحت قبول کرنی چاہیے ۳۶
- اصلاح نفس کا پہلا تقاضا ۳۶
- ناصح کے لیے دعاؤں کے تحائف ۳۷
- شکر و دعاء ۳۷
- سنہری نصیحتیں ۳۹
- کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ) کی شرائط ۳۹
- پہلی شرط: علم ۳۹
- دوسری شرط: یقین ۴۰
- تیسری شرط: اخلاص ۴۱
- چوتھی شرط: صدق ۴۱
- پانچویں شرط: محبت ۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- چھٹی شرط: انقیاد ۴۳
- ساتویں شرط: قبولیت ۴۳
- نواقض اسلام ۴۴
- اولاً: شرک کرنا ۴۴
- دوم: خالق ومخلوق کے درمیان واسطے مقرر کرنا ۴۵
- سوم: منکرین حق کی طرف مائل ہونا ۴۶
- چہارم: تعلیمات اسلام کو بنظر کراہت دیکھنا ۴۷
- پنجم: شعائر اسلام کا مذاق اڑانا ۴۷
- ششم: دشمنان دین کا ساتھ دینا ۴۷
- ہفتم: ارتداد فی الدین ۴۸
- ہشتم: احکامات دینیہ پر عمل نہ کرنا ۴۸
- نہم: غیر شرعی امور کا ارتکاب ۴۸
- دہم: تحلیل وتحریم میں ہوائے نفس کی پیروی کرنا ۴۹
- ایمان کس چیز کا نام ہے؟ ۴۹
- ایمان سب سے قیمتی خزانہ ہے ۵۰
- ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے ۵۱
- مقصدِ تخلیقِ انسانیت ۵۲
- عبادت کسے کہتے ہیں ۵۴
- افضل عبادت' فرائض کی پابندی ۵۶
- ارکانِ اسلام ۵۷
- قبولیت اعمال کی شرطیں ۵۸
- صحتِ عقیدہ اور شرک سے اجتناب ۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مؤمن موحد اور مشرک کبھی یکساں نہیں ہو سکتے ۵۹
- توحید کی برکتیں ۵۹
- شرک کی نحوستیں ۵۹
- عقیدہ توحید کے تقاضے ۶۰
- اخلاص اپنانے اور ریا کاری سے اجتناب کرنے کا بیان ۶۱
- کشور کشائی کا انجام ۶۲
- سنت رسول ﷺ کی پیروی ۶۳
- اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل ہوتی ہے ۶۳
- اتباع رسول ﷺ کا وسیع مفہوم ۶۴
- کلمۂ طیبہ کا مفہوم ۶۴
- میری ساری امت جنتی ہے مگر...... .... ۶۵
- سنت سے کیا مراد ہے ۶۵
- دین کسی کی ذاتی خواہش کا نام نہیں ہے ۶۵
- شریعتِ اسلامیہ میں بدعتِ حسنہ کا کوئی تصوّر نہیں ہے ۶۶
- جس عمل پر محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر نہ ہو وہ مردود ہے ۶۶
- بدعت پھیلنے کی وجوہات ۶۷
- کیا یہ بھی بدعت ہے ۶۷
- رزقِ حلال ۶۷
- حرام خور کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی ۶۸
- نماز پنج گانہ کی حفاظت ۶۹
- نماز کی حکمت ۶۹
- نماز کی اہمیت ۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نماز باجماعت کی فضیلت واہمیت ۷۰
- ادائیگی نماز اور ہمارے اسلاف ۷۱
- آخر کب تک میرے مسلمان بھائیو! ۷۲
- دعاء والتجاء ۷۲
- طہارت اسلام کا ایک اہم حکم ۷۲
- طہارت ظاہری اور طہارت باطنی ۷۲
- وضو کے طبی فوائد ۷۳
- وضو کی فضیلت ۷۳
- وضوء کے بعد کی مسنون دعا ۷۴
- باوضو رہنے کی عادت ڈالیے ۷۵
- نمازوں میں سُستی' منافقوں کا شیوہ ہے ۷۶
- نادان کون ۷۶
- اللہ اکبر کی عملی تصویر ۷۷
- آگ اور نفاق سے براءت ۷۸
- صف اول پر نزول رحمت اور فرشتوں کی دعائیں ۷۹
- بواعث خشوع ۷۹
- دین کی روح متابعت رسول اللہ ﷺ ۸۰
- اسلام شخصیات کا نہیں تعلیمات الٰہیہ کا نام ہے ۸۱
- سجدے مستر د وجہ: عدم اتباع ۸۲
- اتباع سنت کے ثمرات ۸۳
- اصل دین کیا ہے ۸۳
- نماز' کفارۂ ذنوب ۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- رات بھر کے قیام کا اجر و ثواب ۸۶
- روزِ قیامت مکمل روشنی کا مژدۂ جانفزا ۸۶
- باری تعالیٰ سے ملاقات کے لیے چند مفید اسباب ۸۷
- شیطان کی ایک خطرناک سازش ۸۸
- نمازیوں کے ساتھ رابطہ ۸۹
- عشاء کے فوراً بعد سونے کا اہتمام ۸۹
- عشاء کے بعد جاگتے رہنے کے نقصانات ۹۰
- نماز کے بعد اذکار ماثورہ ۹۰
- نماز کے بعد' مسجد میں ٹھہرنے کا ثواب ۹۱
- اتباع نہ کہ ابتداع ۹۳
- جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت ۹۳
- نوافل کی اہمیت ۹۴
- فرض نمازوں کے ساتھ سنن مؤکدہ کی فضیلت ۹۴
- اللہ کے لیے ذرا سوچیے تو صحیح ۹۵
- سوال: فرض نمازوں کے علاوہ مذکورہ بارہ نوافل کب ادا کیے جائیں؟ ۹۵
- نوافل کی قضا ۹۶
- حصول رحمت کے لیے چار رکعتیں ۹۶
- نوافل گھروں میں ۹۷
- نمازی کے آگے سے گزرنے کی حرمت ۹۷
- رات کے قیام کی اہمیت وفضیلت ۹۸
- وتر کی ترغیب ۱۰۰
- نماز جمعہ کا وجوب اور جمعہ کے دن کی فضیلت ۱۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جان بوجھ کر جمعہ ترک کرنا ۱۰۳
- دعاء والتجاء ۱۰۳
- بروز جمعہ کثرت سے درود پڑھنا ۱۰۳
- جمعۃ المبارک میں قبولیت دعا کی گھڑی ۱۰۴
- زکاۃ کے فرض ہونے کی تاکید ۱۰۵
- زکاۃ کے معنی ۱۰۶
- دنیوی برکت کی ایک عجیب وغریب مثال ۱۰۷
- چاندی کا نصاب ۱۰۹
- سونے کا نصاب ۱۱۰
- زکاۃ نکالنے کا طریقہ ۱۱۱
- زکاۃ کے علاوہ دیگر صدقات ۱۱۱
- زکاۃ سے اعراض و پہلو تہی پر سخت اخروی وعید ۱۱۳
- سونے چاندی کی زکاۃ نہ دینے پر وعید ۱۱۴
- ترک زکاۃ کی دنیاوی سزا ۱۱۴
- کرم وسخاوت اور اللہ جل جلالہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نیکی کے کاموں پر خرچ کرنا ۱۱۵
- صدقہ نہایت خلوص کے ساتھ خفیہ طور پر دینا ۱۱۶
- صدقات وخیرات پر احسان نہ جتلانے کی تاکید ۱۱۷
- رمضان المبارک کے خصائص وفضائل ۱۱۹
- ہم رمضان المبارک کا استقبال کیسے کریں؟ ۱۲۱
- محاسبۂ نفس ۱۲۱
- پروگرامنگ ۱۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دعاؤں کا خصوصی اہتمام ۱۲۲
- دن میں روزہ اور رات کو قیام ۱۲۲
- حسب ذیل چیزوں سے احتراز ۱۲۳
- جھوٹ سے ۱۲۳
- صرف بھوک پیاس برداشت کرنا کافی نہیں ۱۲۳
- لغو اور رفث سے ۱۲۴
- لغو ۱۲۴
- رفث ۱۲۴
- جہالت کے مقابلے میں صبر وتحمل اور درگزر سے کام لینا ۱۲۵
- قیام اللیل ۱۲۵
- قیام کی تعداد ۱۲۵
- رات کا تیسرا آخری پہر ۱۲۷
- مطلوب سرعت اور برق رفتاری نہیں تدبر وتفکر ہے ۱۲۷
- رمضان کے عشرۂ اخیر میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنا ۱۲۸
- مشروعیت اعتکاف ۱۲۹
- حقیقت اعتکاف ۱۳۰
- اعتکاف کے ضروری مسائل ۱۳۰
- خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں ۱۳۱
- ہزار مہینوں سے بہتر رات ۱۳۲
- شب قدر نہ پانے والے کی محرومی ۱۳۳
- لیلۃ القدر کے قیام کا ثواب ۱۳۳
- قدر کی رات کونسی ہے ۱۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ شب قدر معلوم نہ ہونے کا سبب ۱۴۳
○ لیلۃ القدر کے قیام کا ثواب ۱۴۴
○ لیلۃ القدر کی تلاش ۱۴۴
○ لیلۃ القدر کی چند ایک نشانیاں ۱۴۵
○ شب قدر کی خصوصی دعا ۱۴۵
○ کثرت تلاوت ۱۴۶
○ تلاوت قرآن میں خوف و بکاء کی مطلوبیت ۱۴۶
○ رمضان المبارک میں سخاوت ۱۴۷
○ صدقہ وخیرات کا مطلب ہے ۱۴۸
○ روزہ کھلوانے کا اجر ۱۴۸
○ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ۱۴۹
○ سوموار اور جمعرات کے روزے کا استحباب ۱۵۰
○ ہر مہینے تین روزے رکھنے کا استحباب ۱۵۰
○ شعبان کے روزوں کا استحباب ۱۵۱
○ عدم طعام کی صورت میں روزہ ۱۵۱
○ عاشوراء اور نویں محرم کے روزے کی فضیلت ۱۵۱
○ شش عیدی روزے ۱۵۲
○ لحہ فکریہ اور دعوتِ غور و فکر ۱۵۳
○ متلاشیان امن وسکون کے لیے کارگر نسخہ ۱۵۴
○ ذکر کے معانی واقسام ۱۵۵
○ ذکر اللہ کا ترک موت ہے ۱۵۵
○ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بابت حسن ظن رکھنا ۱۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- روز قیامت دنیاوی خوشبو نگریاں کچھ کام نہ آئیں گی ۱۴۸
- توبہ واستغفار کی کثرت اور اس کا استمرار ۱۴۸
- استغفار کے فوائد و برکات ۱۴۹
- ارتکاب معصیت نہیں' اس پر اصرار معیوب ہے ۱۴۹
- توحید کے ساتھ ساتھ استغفار کی کرم گستریاں ۱۵۰
- دعا مومن کا ہتھیار ہے ۱۵۱
- دعا کیا ہے؟ ۱۵۲
- جامع اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کیجیے ۱۵۳
- دعا کے آداب و شرائط ۱۵۳
- اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے ۱۵۴
- استطاعت رکھنے والوں پر حج کرنا فرض ہے ۱۵۵
- حج ساری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے ۱۵۵
- حج مبرور ادا کرنے والا حاجی جنتی ہے ۱۵۶
- وسائل میسر آنے کے بعد حج ادا کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں ۱۵۶
- وسائل رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں ۱۵۶
- سنت کے مطابق حج ادا کرنے سے گزشتہ تمام گناہوں کی معافی ۱۵۷
- قبولیت حج کے لیے رزق حلال شرط ہے ۱۵۸
- ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے بعد سب سے افضل عمل ۱۵۹
- حج میں اخلاص کو مدنظر رکھنا اور نمود و نمائش سے اجتناب کرنا ۱۵۹
- خلاف سنت ادا کیا گیا حج اللہ کے ہاں شرف قبولیت نہیں پاتا ۱۶۰
- پے در پے حج اور عمرہ محتاجی اور فقر دور کرتے ہیں ۱۶۱
- ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ اور دیگر نیکیوں کی فضیلت ۱۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم شرعی کے حصول کی اہمیت وفوائد ۱۶۳
سب سے پہلی وحی ﴿اِقْرَاْ﴾ پڑھ ۱۶۳
شرعی علوم کے ساتھ عصری علوم وفنون میں مہارت کی ترغیب ۱۶۴
زیور علم سے آراستہ ہونا' مرد وزن' دونوں کے لیے ناگزیر ہے ۱۶۵
چہرے کی تروتازگی اور رزق میں کشادگی ۱۶۶
علم نافع' موت کے بعد صدقہ جاریہ ۱۶۷
حصول علم' ماں کی گود سے گور تک ۱۶۷
کبھی نہ ختم ہونے والا گراں قدر سرمایہ ۱۶۸
بغیر اخلاص کسی نیکی کا کوئی فائدہ نہیں ۱۶۹
مجالس دینیہ' جنت کے باغیچے ۱۶۹
اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا ۱۷۰
ہدایت کے مینار اور اندھیروں میں روشنی بہم پہنچانے والے چراغ ۱۷۱
علم نور ہے لیکن کس کے لیے؟ ۱۷۱
1۔ وقت کی قدر ۱۷۱
2۔ تقویٰ کی راہ ۱۷۲
3۔ سبق کا دہرانا ۱۷۲
4۔ اسباق کو تحریر میں لانا ۱۷۳
5۔ ذکر واذکار اور نوافل کی کثرت ۱۷۳
6۔ محنت اور جانفشانی کے بغیر بلندیوں کو نہیں چھوا جا سکتا ۱۷۴
7۔ خدمتِ خلق ۱۷۴
8۔ طالب علم کی حیثیت سے زندگی گزارنا ۱۷۵
9۔ دعاء ومناجات ۱۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- فریضۂ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ۱۷۵
- نہ نصیحت' نہ اظہار نفرت' بلکہ مداہنت' برتنے کا انجام بد ۱۷۷
- نافرمانوں سے 'بقصد رضائے الٰہی' بائیکاٹ کی اہمیت وضرورت ۱۷۷
- ظالم کی مدد کرنا ۱۷۹
- نصیحت قبول کرنا' مؤمن کا شیوہ ہے ۱۷۹
- اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کا حکم دینا ۱۸۰
- ہر فرد اپنی اپنی جگہ ذمہ دار ہے ۱۸۱
- بیوی بچوں کو وحیٔ الٰہی کی تعلیم دلوانے کا اہتمام کریں ۱۸۲
- دعوت الی اللہ میں حکمت و دانائی کی مطلوبیت ۱۸۳
- جو شخص نیکی کا حکم دے یا برائی سے روکے لیکن خود عمل نہ کرے ۱۸۳
- دنیا میں خیر وشر' اور خشیت الٰہی ۱۸۵
- کبھی پلک تک نہیں جھپکی ۱۸۶
- اللہ کے لیے اس قساوت قلبی کو دور کیجیے ۱۸۷
- اللہ جل جلالہ پر یقین اور بھروسہ ۱۸۷
- توکل علی اللہ کی نظیرِ بے مثال ۱۸۸
- اسباب مشروعہ کو ترک کرنا توکل نہیں ۱۸۹
- اپنے سے کم نعمت والوں کی طرف دیکھو ۱۸۹
- مَا فِيْ أَيْدِيْ النَّاسْ سے بے نیاز ہو جاؤ ۱۹۰
- ہمیشہ اللہ عزوجل ہی سے مانگیں ۱۹۱
- بندگان الٰہی سے تعاون کی اپیل کرنا ۱۹۲
- بن مانگے کچھ مل جائے تو لے لو ۱۹۲
- ایک دوسرے کے حق میں غائبانہ دعا کی فضیلت ۱۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا فارمولہ ۱۹۴
- نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساری مخلوق سے زیادہ محبت کرنے کی فرضیت .. ۱۹۵
- نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامتیں ۱۹۵
- اطاعت رسول' ایمان کی علامت ہے ۱۹۶
- سفینۂ نجات ۱۹۶
- روح اسلام' جہاد فی سبیل اللہ ۱۹۷
- کفار کا ظلم و استبداد ۱۹۷
- مسلمانوں کی زبوں حالی کا سب سے بڑا سبب ترکِ جہاد ہے ۱۹۸
- ترقی و خوشحالی دینی اصولوں کو اپنانے میں مضمر ہے ۱۹۹
- نظام خلافت کا قیام' جہاد فی سبیل اللہ ہی سے ممکن ہے ۲۰۰
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ۲۰۱
- ماں باپ کے ساتھ قطع تعلقی حرام ہے ۲۰۲
- جنت کا بہترین دروازہ ۲۰۳
- والدین کی تمام ضروریات زندگی کا خیال رکھنا ۲۰۳
- نہایت سنگ دلانہ جرم ۲۰۳
- احسان بالام' احسان بالوالد کی بہ نسبت اوجب و موکد ہے ۲۰۴
- والدین کے عام حقوق ۲۰۵
- والدین کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا ۲۰۶
- بدسلوکی کے باوجود اہل قرابت سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کی تاکید ۲۰۶
- شریعت کی نظر میں صلہ رحمی کی حقیقت ۲۰۷
- صلہ رحمی' فراخیٔ رزق اور درازیٔ عمر کا سبب ہے ۲۰۸
- لوگوں کے بگڑے ہوئے معاملات کی گتھیاں سلجھانے کی تاکید ۲۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ صلح کرنا اور کرانا عند اللہ نہایت پسندیدہ عمل ہے ۲۱۰
○ تین دن سے زیادہ بول چال چھوڑنا حلال نہیں ۲۱۲
○ پڑوسی کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ۲۱۳
○ تحفہ محبت میں اضافے کا باعث ہے ۲۱۳
○ پڑوسیوں کو گزند پہنچانے پر شدید وعید ۲۱۴
○ حسن اخلاق ۲۱۵
○ جنت اور دوزخ میں لے جانے والے اعمال ۲۱۶
○ گفتگو میں تصنع کرنے' باچھیں کھولنے اور نامانوس الفاظ بولنے کی ممانعت ۲۱۶
○ مہمان کی عزت وتکریم کرنے کی تاکید ۲۱۷
○ فخر وغرور اور خود پسندی حرام ہے ۲۱۸
○ مسلمانوں کو حقیر جاننا حرام ہے ۲۱۹
○ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور برے لوگوں کی ہم نشینی سے اجتناب کرنے کی تلقین ۲۱۹
○ اللہ عزوجل کے نافرمانوں سے دوستی اور وابستگی نہیں رکھنی چاہیے ۲۲۱
○ صرف اللہ سے لو لگاؤ ۲۲۲
○ سلام کرنے کی فضیلت اور اس کے پھیلانے کا حکم ۲۲۳
○ کافر کو سلام میں پہل کرنے کی حرمت اور ان کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ ۲۲۴
○ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ۲۲۶
○ نجومیوں کی سیاہ کاریاں ۲۲۶
○ جادو کرنے اور کروانے والوں سے مکمل نجات ۲۲۸
○ جنات سے محفوظ رہنے کے طریقے ۲۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ زنا اور اس کے اسباب کی حرمت ۲۳۶
○ زانی مردوں اور عورتوں کا عبرتناک انجام ۲۳۷
○ استمناء کی حرمت ۲۳۸
○ صاحب استطاعت پر فوراً شادی کرنا واجب ہے ۲۳۸
○ تحفظ ناموس کے لیے حکمت و دانائی کے زیور سے آراستہ فرمان نبوی ﷺ ۲۴۰
○ دل کی بیماریاں ۲۴۱
○ دل کی اصلاح، پورے جسم کی اصلاح ہے ۲۴۲
○ اجنبی عورت اور بے ریش حسین بچے کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے ۲۴۳
○ مخلوط تعلیم کی تباہ کاریاں ۲۴۵
○ جنس مقابل کو بنظر شہوت دیکھنا ۲۴۶
○ اجنبی عورت یا فحش مناظر پر نظر جمانا ۲۴۶
○ پہلی نظر یا اچانک نظر پڑ جانے کا حکم ۲۴۷
○ استثنائی نظر ۲۴۷
○ غیر محرم عورت کے ساتھ مصافحہ ۲۴۸
○ ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ۲۴۸
○ رسول اللہ ﷺ سے پاکیزہ دل والا کوئی نہیں ۲۴۹
○ تواضع اور مؤمنوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی تلقین ۲۵۰
○ تواضع کیا ہے؟ ۲۵۰
○ تواضع کا مطلب ہے ۲۵۰
○ تواضع اختیار کرنے سے مال، عزت اور رفعت میں اضافہ ہوتا ہے ۲۵۱
○ تواضع کے طور پر عمدہ لباس ترک کر دینا پسندیدہ ہے ۲۵۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا ۲۵۲
○ شیطان اور کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت ۲۵۴
○ کفار کی مخالفت کے بعض اعلیٰ مظاہر ۲۵۵
○ دائیں ہاتھ سے کھانا' پینا' پکڑنا اور پکڑانا ۲۵۵
○ داڑھی اور سر کے بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا ۲۵۶
○ سارے بال مونڈنا یا سارے بال چھوڑ دینا ۲۵۶
○ شرعی لباس پہننا ۲۵۶
○ مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا ۲۵۷
○ نبی رحمت ﷺ کی داڑھی مونڈھوں سے نفرت اور بیزاری ۲۵۸
○ آداب محبت ۲۵۹
○ جارج پنجم اور اس کا محبوب ۲۵۹
○ داڑھی کا مذاق اڑانا سنگین جرم ہے ۲۶۰
○ توبہ کر لیجیے ۲۶۱
○ لباس اور حرکت و ادا وغیرہ میں مردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا حرام ہے ۲۶۱
○ مردوں کے لیے ریشم کا پہننا' اس پر بیٹھنا اور اس کا تکیہ لگانا حرام ہے ... ۲۶۲
○ جس کو خارش ہو اس کے لیے ریشمی لباس پہننے کا جواز ۲۶۳
○ چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت ۲۶۳
○ مرد کا کسی انداز میں بھی سونا پہننا ۲۶۴
○ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبۂ اطاعت رسول کا بے مثال نمونہ ۲۶۵
○ سموکنگ کا شرعی حکم ۲۶۶
○ 1۔ضرر ۲۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- 2 ہلاکت ۲۶۷
- 3۔ قتل نفس ۲۶۷
- 4۔ تبذیر ۲۶۸
- 5۔ خبث ۲۶۹
- 1۔ مادی طریقہ ۲۷۰
- 2۔ نفسیاتی طریقہ ۲۷۰
- 3۔ شرعی طریقہ ۲۷۱
- شراب نوشی ۲۷۱
- مخدرات (عقل کو بے حس کرنے والی چیزیں) ۲۷۱
- مومن کا شعار سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۲۷۳
- ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے ۲۷۳
- نشہ آور چیز حرام ہے' خواہ قلیل ہو یا کثیر ۲۷۴
- شراب نوشوں کو نصیحت ۲۷۴
- فحش کلامی اور بدزبانی سے ممانعت ۲۷۶
- زبان کو قابو میں رکھنے کی تاکید ۲۷۶
- صرف ایک کلمہ باعث رفع درجات اور باعث دخول جہنم ۲۷۷
- انسان سے اس کے اعضا کی درخواست ۲۷۷
- خاموش رہنے کی فضیلت ۲۷۸
- ٹوہ لگانے اور دوسرے کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت ۲۷۸
- مسلمانوں کے عیوب چھپانا ۲۷۹
- ساز و موسیقی کا زہر ۲۸۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- لہو الحدیث سے مراد ۲۸۱
- سماع موسیقی کا انجام بد ۲۸۱
- ظلم کی حرمت ۲۸۳
- ظلم کا انجام ۲۸۴
- بہلانے اور ہنسانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا حرام ہے ۲۸۵
- خوامخواہ جھگڑے کی مذمت ۲۸۵
- عظیم ضمانت ۲۸۶
- غصے سے ممانعت ۲۸۷
- اصل پہلوان وہ ہے جو غصے پر قابو پائے ۲۸۷
- غصے پر قابو پانے کے طریقے ۲۸۷
- درگزر اور جاہلوں سے اعراض کرنے کی تلقین ۲۸۸
- تصویر بنانے کی ممانعت اور ان کو ضائع کرنے کا حکم ۲۸۹
- عکس کے محفوظ کرنے کو تصویر کہتے ہیں ۲۹۰
- شوقیہ کتے پالنا اور دیواروں پر تصویریں آویزاں کرنا ۲۹۰
- الضرورات تبیح المحظورات ۲۹۱
- موت کا جرعہ تلخ تو لامحالہ ہر ایک کو پینا ہے ۲۹۱
- موت کو یاد کرنے اور آرزوئیں کم کرنے کا حکم ۲۹۲
- دنیا میں پردیسی یا راہ گیر کی طرح رہو ۲۹۳
- لمحہ فکریہ ۲۹۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظرِ ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''نوجوانوں کے لیے 100 نصیحتیں زیر نظر کتاب ایک نوجوان ہی کی تالیف ہے۔ یہ نوجوان جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) کا فاضل اور المعھد العلمی للبنات لاہور میں علوم شرعیہ اور عربی زبان کے استاد ہیں۔

فاضل نوجوان کی یہ کتاب پہلی اور ابتدائی کاوش ہے۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ نوجوانوں کو جن مسائل کی ضرورت ہے وہ اس کتاب میں بیان کر دیے جائیں۔ اس اعتبار سے یہ اسلامی تعلیمات کا ایک انسائیکلوپیڈیا (دائرۃ المعارف) ہے۔

ایک ہی کتاب میں اسلامی تعلیمات کا نچوڑ پیش کر دینا اور وہ بھی ایک نوآموز نوجوان کے قلم سے ایک حیرت انگیز امر اور نہایت قابل قدر ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل نوجوان کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ تاکہ وہ دین حنیف کی مزید خدمت کر سکے۔

اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور اس کو اس کے اور اس کے والدین کے لیے ذریعۂ نجات بنائے اور زیادہ سے زیادہ توفیق مرضیات سے نوازے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

(حافظ) صلاح الدین یوسف

مدیر شعبۂ تحقیق وتالیف وترجمہ

دارالسلام۔ لاہور۔ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ۔ اگست ۲۰۰۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و صحبہ و من اقتدی بھدیہ و نھج بنھجہ و سن بسنتہ الی یوم الدین. أما بعد :

زیرِ نظر کتاب بنام ''نوجوانوں کے لیے سو نصیحتیں'' ہماری نظر سے گزری' اس کی فہرست ملاحظہ کرنے کے بعد' نیز چیدہ چیدہ مقامات سے کتاب کے مطالعہ کے بعد' ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک انتہائی مفید اور قیم کتاب ہے' مؤلف کتاب عزیزم حافظ محمد انس مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ و بارك فی علمہ و عملہ و وفقہ لمزید ما فیہ حبہ و رضاہ نے انتہائی قیمتی نصائح کا انتخاب کیا اور انہیں کتاب وسنت کے دلائل سے مزین کر کے انتہائی اخلاص کے ساتھ نوجوانوں کے لیے بطورِ نصیحت پیش کر دیا' جو بالکل سلفی منہج ہے۔

مجھے یہ مختصر اور جامع کتاب' آیت قرآنی ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً﴾ کی آئینہ دار محسوس ہوئی' کیونکہ دین اسلام جس میں مکمل طور سے داخل ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے' تین چیزوں سے عبارت ہے: (۱) عقیدہ (۲) عمل (۳) اخلاق۔

اس کتاب میں پیش کردہ نصیحتوں کا موضوع بھی یہی تین چیزیں ہیں۔

آغاز کتاب میں نصیحت اور اس کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے' اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ ناصح کی نصیحت کو قبول کرنا ہی باعث برکت وسعادت ہے' اس کے بعد عقیدہ کا موضوع لیا گیا ہے' فہم توحید کی اساس کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے' اس کلمۂ طیبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صحیح معنیٰ نیز کلمہ پڑھنے کی شرائط اور وہ امور جن سے ایمان منتفی ہو جاتا ہے جنہیں علماء نے نواقضِ کلمہ قرار دیا ہے کے حوالے سے ایک نفیس بحث موجود ہے۔

توحید کے ذکر کے بعد عمل صالح پر بات کی گئی ہے' گفتگو کا آغاز عمل صالح کی قبولیت کے شرائط جیسے اہم موضوع سے کیا گیا ہے۔ اعمال میں پہلے اسلام کے بنیادی ارکان کا تذکرہ ہے اس کے بعد دیگر بہت سے رغائب اور رقائق بیان ہوئے ہیں۔

اخلاقیات کے حوالے سے بہت سے اخلاقِ رزیلہ جن میں معاشرے کا بیشتر طبقہ اور بالخصوص نوجوان ملوث ہیں' کا ذکر بھی موجود ہے اور ان سے بچاؤ اختیار کرنے کی تلقین نیز تدبیر کا ذکر ہے' اسی طرح اخلاقیات کے حوالے سے بہت سے اخلاقِ حمیدہ کا بیان نیز انہیں اختیار کرنے کی ترغیب و تحضیض سے کتاب مزین ہے' یوں زیر نظر کتاب اصول و فروع کا حسین مرقع ہے۔

ہماری نظر میں کتاب ھذا کی بہت سی خوبیاں ہیں مثلاً: اسلوب کی سلاست' سہل تراکیب اور قابل فہم عبارات وغیرہ' لیکن ان سب سے بڑھ کر سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ ہر مسئلہ قرآن و حدیث کے دلائل سے مبرہن ہے' نیز سلف صالحین کے منہج سے استفادہ کی بھی جا بجا جھلکیاں موجود ہیں۔ فجزی اللّٰہ مؤلفہ أحسن الجزاء

قبولیت کا اصل معاملہ اخلاص قلبی ہے' جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' لیکن کچھ تحریریں اور تقریریں ایسی ہوتی ہیں جن کے ایک ایک لفظ سے اخلاص جھلکتا ہے' کتاب کے مطالعہ سے ہمیں ایسا ہی محسوس ہوا' اللہ تعالیٰ اخلاص و تقویٰ کی دولت سے ہمارے دلوں کو بھر دے۔

مؤلف کتاب حافظ محمد انس مدنی حفظہ اللہ کا ایک انتہائی پاکیزہ اور سلفی خاندان سے تعلق ہے' جس کی تربیت کے آثار و نقوش ان کے علم و عمل پر نمایاں ہیں' جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل ہیں اور سلفی ذوق و منہج سے مالا مال ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے علم' عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اس مخلصانہ کاوش کو ان کے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے والدین کے اخروی میزان حسنات کا ذخیرہ بنا دے' نیز اس کتاب کے نفع کو عام کر دے۔

کتاب کے نفع سے ہماری مراد عمل ہے' نصیحت کرنے والے اور نصیحت کو سننے اور پڑھنے والے زیور عمل سے آراستہ ہو جائیں' ناصح نصیحت کر کے خود عمل نہ کرے تو اسے قولہ تعالیٰ : ﴿كبر مقتا عندالله ان تقولوا مالا تفعلون﴾ جیسی وعید شدید کا سامنا ہے' اور منصوح اگر نصیحت سن کر یا پڑھ کر عمل نہ کرے تو اسے قولہ تعالیٰ : ﴿فذكر ان نفعت الذكرىٰ ○ سيذكر من يخشى ○ و يتجنبها الاشقى ○ الذى يصلى النار الكبرى﴾ جیسی وعید شدید سے ڈرایا گیا ہے' اللهم اجعلنا من عبادك الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه۔

ہم مؤلف کتاب کی درازیٔ عمر' سلامتی عقیدہ و منہج اور اضافۂ حسنات کے لیے دعا گو ہیں' نیز اس کتاب کے نشر میں جن جن دوستوں کا کسی بھی حیثیت سے تعاون ہو' دعا کرتے ہیں کہ سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کر لے۔

اپنے معاشرہ کی بے راہ روی اور بے اعتدالی اور عقیدہ و منہج سے انحراف کی افسوسناک روش کو دیکھتے ہوئے اس کتاب کی بے حد ضرورت محسوس ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس سسکتی ہوئی انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے' وهو تعالى ولى التوفيق' و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين۔

وکتبہ/ عبداللہ ناصر الرحمانی

مستہل شوال ۱۴۲۹ھ

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝﴾ [آل عمران:3/102]

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝﴾ [النسآء:3/1]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝﴾ [الاحزاب:33/70ـ 71]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (1)

---

(1) صحیح مسلم، الجمعة، باب خطبته ﷺ فی الجمعة، ح: 867 ـ
سنن أبی داود، النکاح، باب فی خطبة النکاح، ح: 6118ـ
سنن النسائی، صلاة العیدین، باب کیف الخطبة، ح: 1579 ـ
سنن ابن ماجه، النکاح، باب خطبة النکاح، ح: 1892ـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی محبوب ترین ہستی کے نام

چونکہ اکثر مصنفین حضرات اپنی کتابوں کا انتساب اپنی محبوب ترین ہستیوں کے نام کرتے ہیں۔ مجھے بھی اس ذات گرامی سے غایت درجہ محبت ہے' اسکی محبت میرے ایمان کی تکمیل ہے۔اس لیے میں بھی اپنی اس حقیر کاوش کا انتساب' اسی کی طرف کرتا ہوں۔اور وہ ذات گرامی' جس کا نام' اتنا رفیع الشان ہے کہ

گر صد بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن جمال بے ادبی است

اور میری محبوب ترین ہستی ...... بحروبر کے مالک' مجھ جیسے پر تقصیر عاجز سمیت' ساری مخلوق کے خالق' جس کی طرف سب کی طرح ایک دن مجھے بھی لوٹ کر جانا ہے ...... جس سے بجا طور پر توقع رکھتا ہوں کہ وہ مجھے معاف فرما کر اپنے قرب کا حقدار بنا دے گا......اور وہ اللہ جل شانہ ہے......جس کی توفیق سے میں گناہ گار قلم اٹھانے کے قابل ہوا

ورنہ من آنم کہ من دانم
کہاں میں اور کہاں نکہت گل
تسنیم صبح تیری مہربانی

اُمید ہے کہ وہ اس حقیر سے نذرانے کو قبول فرماتے ہوئے اس کے بدلے مجھے روز محشر کی شرمندگی سے بچالے گا

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم را ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

تیرا پر تقصیر بندہ......اُمیدوار شفاعت وغفران رب رحمٰن وودود (محمد انس مدنی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمد باری تعالیٰ

روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنا کر اور روئے زمین کے پانیوں کی روشنائی گھول کر بھی اگر رب العالمین معبود برحق کی حمد وثنا لکھی جائے تو قلمیں گھس جائیں گی، سیاہیاں ختم ہو جائیں گی لیکن رب کے پیارے اور نہ ختم ہونے والے اوصاف کبھی ختم نہ ہوں گے۔ دنیا کی عمر کے برابر عمر پا کر بھی اگر کوئی شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ان گنت اور بیشمار نعمتوں میں سے ایک نعمت کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہے تو ناممکن ہے۔ ہر ہر سانس پر رب کی تسبیح وتکبیر پڑھتا رہے مگر اس کی پاکیزگی اور بڑائی کے مقابلے میں پھر بھی کچھ نہیں۔ ہواؤں پر اڑنے والے پرند، سوراخوں میں رہنے والے جانور، گردن جھکائے چلنے والے چوپائے، زمین پر رینگنے والے کیڑے، گھنے جنگلوں میں بادشاہت کرنے والے درند، سربفلک پہاڑوں کی چوٹیاں، بچھی ہوئی ہیں، اور پھیلی ہوئی زمین، روانی سے بہتے ہوئے دریا، موجیں مارنے والے سمندر، خاموش درخت، باادب فرشتے، ناری اور ترابی مخلوق، زناٹے بھرتی ہوئی طاقت اور ہوا، اونچا اور جھکا ہوا آسمان، چمکتے ہوئے ستارے اور سورج چاند، ہاں کائنات کا ایک ایک ذرہ جس کی تعریفوں کے بیان میں مشغول ہے، وہ ذات اقدس الہ العالمین اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی کی ہے۔ سب اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے بے نیاز، سب اس کا دیا کھانے والے اور اس کا ہاتھ تکنے والے، کسی کو ایک نتھنا پھڑکانے، ایک سانس لینے بلکہ منہ سے مکھی اڑانے کی طاقت نہیں، اس کی عظمت کے سامنے سب دبکے ہوئے، اس کے دبدبے کے سامنے سب دست بستہ، کون سا دل ہے جس کی اس ذات سے امیدیں بندھی ہوئی نہ ہوں؟ کون سا دل ہے جو اس کے خوف سے خالی ہو؟ سب کا خالق، سب کا مالک، وہی عزت وذلت کا مالک، امیری وغریبی پر قادر، سارے ملک کا تنہا مالک، مارنے والا، تندرست وبیمار کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا، بھوک کے وقت نرم وگرم غذا دینے والا، پیاس کے وقت سرد و خنک پانی دینے والا، سوتے ہوؤں کی حفاظت کرنے والا وہی ہے۔ جس کا علم محیط کُل، جس کی قدرت ہر چھوٹے بڑے پر، جس کی سمع وبصر ادراک سے دور، جو پانی کو پتھر، آگ کو باغ، دشمن کو دوست اور زحمت کو رحمت کر دینے پر قادر ہے۔ وہ وہی ہے جس کی سلطنت آسمان و زمین پر ہے۔ جس کا حکم ہر شے پر ہے، جس کا کوئی ارادہ مراد سے جدا نہیں، جس کا کوئی حکم ٹلتا نہیں، جس کا کوئی فرمان بدلتا نہیں، جس کا کوئی وزیر ہے نہ مشیر، ضد ہے نہ ند، شریک ہے نہ ساجھی، جس کی نہ اولاد نہ ماں باپ، نہ قوم نہ برادری۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ پھولوں میں خوشبو اس کی دی ہوئی، منظروں میں دلفریبی اس کی رکھی ہوئی، چہروں میں خوب صورتی اس کی پیدا کی ہوئی، میاں بیوی، اولاد، ماں باپ میں محبت اس کی عطا فرمائی ہوئی، پھلوں میں ذائقہ اس کا دیا ہوا، پتیوں میں رنگ اس کا بھرا ہوا، دریاؤں میں روانی اس نے دی، سورج، چاند میں روشنی اس نے دی، زبان کو بولنے، آنکھوں کو دیکھنے، کانوں کو سننے، دل کو سمجھنے، ہاتھوں کو پکڑنے، پاؤں کو چلنے اور معدے کو ہضم کرنے کی طاقت اسی نے دی ہے، وہ بے شمار نعمتیں ہمیں دے چکا لیکن اس کے خزانے ویسے ہی بھرپور ہیں، جیسے ان نعمتوں کو دینے سے پہلے تھے، ہم ان گنت نعمتیں اس سے لے چکے لیکن ہماری محتاجی ویسے ہی ہے، جیسی ان نعمتوں کے ملنے سے پہلے تھی۔ نہ کبھی اس کی بے نیازی ختم ہوگی اور نہ ہماری محتاجی ختم ہوگی، سب کی سننے والا، گناہگاروں پر بھی شفقت رکھنے والا، کسی کو اپنے در سے نہ پھیرنے والا، گرے پڑوں کو سہارا دینے والا، ضعیفوں اور عاجزوں کی فریاد رسی کرنے والا، مصیبتوں میں کام آنے والا، بے موسمی پھل دینے والا، بڑھاپے میں اولاد دینے والا، مردوں کو زندہ کرنے والا، دور ونزدیک کی سننے والا وہی ہے، وہ کون ہے جو تم پہ سب سے زیادہ مہربان ہے؟ وہ کون ہے جس نے ماں کے پیٹ میں تمہاری پرورش کی؟ وہ کون ہے جس نے دنیا میں آنے سے پہلے تمہاری خوراک ماں کے سینے میں جمع کر دی؟ وہ کون ہے جس نے آنکھ، کان، ناک اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان تمہیں دی؟ وہ کون ہے جو تمہیں کھلاتا پلاتا' سلاتا اور جگاتا ہے؟ بیوی' بچے' دوست' احباب اور خویش واقارب کس نے دیے؟ آسمان سے پانی اُتارنا' زمین سے اَناج اُگانا کس کے ہاتھ میں ہے؟ اس کے جس کا عرش آسمانوں پر ہے' جس کا حکم ہر جگہ ہے جس کی سلطنت چپہ چپہ پر ہے' اس کا نام ہے ''اللہ۔''

گلگشت چمن کروں کہ سیرِ صحراء دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہیں چار طرف تیرے ہزاروں جلوے
حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

درود و سلام ہو امام الانبیاءؑ
حبیب کبریاءؑ صاحب المعراج و الاسراءؑ
شمس الضحیٰ' بدرالدجیٰ' نورالھدیٰ' خیرالوریٰ'
سید الاولین والآخرین' سیدالانبیاء والمرسلین'
امام العالمین' جرنیل المجاھدین'

امامِ اعظم' قائداعظم' سالارِ اعظم' ہم سب کے رہبرورہنما' مقتدی و پیشوا' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو ہم تک من وعن پہنچایا' جنہیں غلبۂ اسلام کے لئے علم و بیان کے ساتھ ساتھ تیر وتلوار دے کر مبعوث فرمایا گیا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی امانت دی۔ انہوں نے اس امانت کو پہنچایا اور پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ قوم کے طعنے سنے' برادری کے طعنے سنے' قوم کی ماریں کھائیں۔ کبھی دعوت کے میدانوں میں اپنے آپ کو زخمی کرایا اور کبھی قتال کے میدانوں میں لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کو پہنچا کے چھوڑا۔ صَلَوٰاتُ رَبِّي وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ۔

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

محترم قارئین کرام! اس کتابچے کی تالیف وتصنیف کا بنیادی مقصد محض اللہ رب العزت کی رضا مندی کا حصول، اسلامی بھائی بہنوں کی خیر خواہی، نیز مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ پر عمل کرنا ہے۔

آیت نمبر: 1

﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الذاریات: 51/ 55]

''اور نصیحت کرتے رہیں، یقیناً یہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دے گی۔''

آیت نمبر: 2

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ [ال عمران :3/187]

''اور یاد کرو! جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے وعدہ لیا، کہ تم کتاب کو ضرور لوگوں کے سامنے بیان کرو گے، اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔''

آیت نمبر: 3

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [المائدہ:5/2]

''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہوں اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویہ ﷺ

حدیث نمبر:1

سیدنا ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ' قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ)) (1)

''دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔'' ہم نے پوچھا: ''کس کی خیر خواہی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

① اللہ تعالیٰ کی۔

② اس کی کتاب کی۔

③ اس کے رسول ﷺ کی۔

④ مسلمانوں کے حکمرانوں کی۔

⑤ عام مسلمانوں کی۔

حدیث نمبر:2

معجم الطبرانی میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ لَّمْ یَھْتَمَّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْھُمْ))

''جو شخص مسلمانوں کے کاموں کا اہتمام نہ کرے (نہ خیر خواہی کرے نہ دیکھ بھال) وہ ان میں سے نہیں ہے۔''

اور جو شخص صبح و شام اللہ رب العزت' اس کی کتاب' اس کے رسول ﷺ' آئمہ

(1) صحیح مسلم' الإیمان' باب بیان أن الدین النصیحہ۔ ح: 55

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمین اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی میں نہ گزارے تو وہ بھی ان میں سے نہیں ہے۔

حدیث نمبر:3

سیدنا ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم' رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ)) (1)

''تم میں سے کوئی شخص' اس وقت تک مکمل ایماندار نہیں ہوسکتا' جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

حدیث نمبر:4

سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

((بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ)) (2)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے' زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔''

نصیحت کیا ہے؟

میرے پیارے نوجوان بھائی! نصیحت' خیر خواہی اور وفاداری کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ناحق دوسروں کے معاملات اور امور حیات میں مداخلت کی جائے' یا کسی کے احساسات کو مجروح کیا جائے' یا کسی کی دل آزاری کی جائے یا کسی کی شان کو گھٹایا جائے' یا نصیحت کرنے کے بہانے دوسروں پر اپنی برتری ثابت کی جائے جیسا کہ بعض

(1) صحیح البخاری: الایمان' باب من الایمان ان یحب لاخیه مایحب لنفسه' ح: 45۔

(2) صحیح البخاری: الایمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین النصیحة' ح: 57۔

(3) صحیح مسلم' الایمان' باب بیان ان الدین النصیحه' ح: 56۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا خیال ہے' نہیں نہیں' بلکہ نصیحت کا مفہوم تو اس سے کہیں بلند' اعلیٰ' جامع اور بالاتر ہے۔ نصیحت تو محبت' مودت' اخوت' وفاداری اور خیرخواہی کی علامت ہے۔

جی ہاں' نصیحت دین اسلام کے سنہری اصولوں میں سے ایک اصول ہے جس کا مطلب مکارم اخلاق' بہترین اعمال' تحفظ حقوق اور عدل وانصاف کا بول بالا کرنا ہے۔ جس کے ذریعے سے شرعی حدود میں رہتے ہوئے مومنوں کی باہمی اخوت ومودت پروان چڑھتی ہے' اور برے اخلاق' گھٹیا افعال' باطل نظریات اور خودساختہ قوانین پر مبنی جاہلانہ نظام کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ نصیحت کی نوعیت وانداز مناظرہ بازی' عقل کشتی اور ذہنی دنگل نہ ہو' اس میں کج بحثیاں' الزام تراشیاں' چوٹیں اور پھبتیاں نہ ہوں' اس کا مقصود حریف مقابل کو خاموش کردینا اور اپنی زبان یا تحریر کے ڈنکے بجانا نہ ہو۔ بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو' اعلیٰ درجے کا شریفانہ اخلاق ہو' معقول اور دل لگتے لگاتے دلائل ہوں جو قاری وسامع کے دل میں اُتر جائیں۔

ایک فلاحی معاشرے کی تشکیل

پیارے نوجوان بھائی! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایک فلاحی معاشرہ اس وقت تک وجود میں نہیں آسکتا' جب تک کہ افراد معاشرہ میں ایک دوسرے کیلئے خیرخواہی اور بھلائی کے جذبات پرورش نہ پائیں۔ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ' وہ اپنے بھائیوں کی اصلاح کا بھی خیال رکھیں۔

اور جب ہر شخص اپنے بھائی کے لئے نیک خواہشات اور تمنائیں رکھے گا تو کیا ایسے ماحول میں کبھی کوئی دھوکہ' فریب' لڑائی جھگڑا' فتنہ وفساد اور قتل وغارت گری جیسے گھناؤنے جرائم پھوٹ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں' ایسے معاشرے میں تو امن وسلامتی' اخوت اور بھائی چارگی کی فضا قائم ہوگی۔

اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جس کا نقشہ قرآن مجید نے یوں کھینچا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝﴾ [سبا:1534]

"پاکیزہ شہر اور بخشنے والا رب۔"

نصیحت کرنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے' اسی مقصد عالی شان کے حصول کے لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی ضرور کرے۔ مسلمانوں کی دنیا و آخرت کی اصلاح کے لئے' ان کی صحیح رہنمائی کرے' انہیں نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

نصیحت قبول کرنی چاہیے

میرے پیارے نوجوان بھائی! آپ کو چاہیے کہ آپ فراخ دلی سے نصیحت قبول کریں' اور اس پر تنگیٔ دل کا مظاہرہ نہ کریں۔ اللہ کی قسم! ناصح (نصیحت کرنے والا) آپ سے اللہ تعالی کے لیے محبت کرتا ہے' آپ کے لیے دنیوی واخروی فوز وفلاح کا متمنی اور عذاب الٰہی کا لقمہ بننے سے آپ کے بارے میں ڈرتا ہے۔ اسی لیے وہ آپ کو اللہ مالک الملک والعلام' ذوالجلال والاکرام کے مقدس کلام قرآن مجید اور امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیارے فرمودات کی روشنی میں نصیحت کر رہا ہے۔ آپکو چاہیے کہ انشراحِ صدر کے ساتھ ان نصیحتوں کو پڑھیں اور ان کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دیں۔

پیارے بھائی! یاد رکھیں آپ کا ناصح کی نصیحت کو قبول کرنا اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے حبیب ﷺ کی اطاعت کی دلیل ہے۔ اور نصیحت سے انحراف وروگردانی درحقیقت رب العالمین کے کلام اور جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ کے انکار کے مترادف ہے۔

اصلاح نفس کا پہلا تقاضا:

پیارے نوجوان بھائی! ایک اور اہم بات' اصلاح نفس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنے عیوب اور کمزوریوں پر نظر ملامت ڈالی جائے' نہ کہ حیلے بہانے تراش کر اپنے اعمال وکردار کو بہتر اور مستحسن قرار دیا جائے' اس طرح کہ میں جو کچھ کر رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں' وہ صحیح اور درست ہے' سب لوگ اسے پسند کرتے اور ایسا کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے گناہ کا اعتراف کریں اور تکبر و ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہ کریں' کیونکہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا' وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(1)

اعترافِ گناہ کے بعد' فوراً اس سے دستبردار ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر شدید ندامت اور پشیمانی کا اظہار کریں' نیز پکا ارادہ کریں کہ (موت تو آسکتی ہے لیکن) اپنی زندگی میں انشاء اللہ اس گناہ کے قریب بھی نہ بھٹکوں گا۔

ناصح کے لیے دعاؤں کے تحائف

اپنی نیک دعاؤں میں مجھ گناہ گار کو ضرور یاد رکھیں۔ میرے پیارے نوجوان بھائی! اگر آپ ناصح کے لیے' غائبانہ دعا اور اس کا شکریہ ادا کر [illegible] اسے آپ کی اصلاح کا ذریعہ بنایا تو درحقیقت یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے' آپ کے صاحب کرم' عالی نفس ہونے اور اصحاب فضل کے احسان کا اعتراف کرنے کی دلیل ہے۔ بصورتِ دیگر ناصح (نصیحت کرنے والا) نہ تو آپ سے کسی قسم کی جزا کا طلب گار ہے اور نہ شکر گزاری ہی کا۔

شکر و دعا

((مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ))

''جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

مقدمے کے آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی صورت میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت فرما کر دنیا و آخرت میں اپنے انعامات سے نوازے!

---

(1) صحیح مسلم' باب تحریم الکبر وبیانہ' ح: 19

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ذوالجلال والاکرام کے حضور دست بدعا ہوں کہ میری اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے' اور اس کے اجر و ثواب میں میرے محترم والدین اور ان کے محترم والدین کو بھی شامل فرمائے۔ اللہ الحی القیوم سے یہ بھی التجا ہے کہ وہ مجھے' میرے والدین' میرے بھائیوں' میری اولاد' میرے سارے اعزہ واقارب اور سب مخلص مسلمانوں کو جہنم کی آگ سے بچا کر بغیر حساب و کتاب کے جنت الفردوس کا وارث بنا دے۔ ہمارے اندر تمام جنتیوں والی صفات پیدا فرما دے اور ہمیں جہنمیوں کی تمام بری صفات سے محفوظ و مامون رکھے۔

(إِنَّهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ) آمین یا رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی نبینا و حبیبنا و إمامنا محمد وعلی اله وأصحابه و أتباعه وبارك وسلم۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ (أبوالمرجان) حافظ محمد أنس مدنی

۲۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ

d_madani121@yahoo.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

سنہری نصیحتیں

میرے پیارے نوجوان بھائی! درج ذیل سطور میں دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے بڑی قیمتی اور آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل نصائح ذکر کیے جا رہے ہیں۔

پیارے بھائی! آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ انھیں غور سے پڑھیں اور پھر ان پر عمل پیرا ہو کر اللہ رب العزت سے دنیا و آخرت میں بیش بہا انعامات حاصل کریں۔ نیز ان پر عمل نہ کر کے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ہی مول لیں۔ یقیناً خوش بخت انسان وہی ہوتا ہے جو دوسروں کے وعظ و نصیحت پر کان دھرے اور اس پر عمل کرے۔ اور بد بخت وہی ہوتا ہے جو فائدے والی نفع بخش چیز سے اعراض کرے۔

کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ) کی شرائط

میرے پیارے نوجوان بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ جان لیجیے کہ کلمۂ شہادت (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) اسلام کی کنجی اور اس کا پہلا بنیادی رکن ہے، یعنی دل کی گہرائیوں کے ساتھ، اس بات کی گواہی دینا' کہ اللہ رب العالمین ہی معبود برحق ہے، اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ نیز کلمہ شہادت کا فائدہ آپ کو تب ہوگا' جب آپ مندرجہ ذیل شرطوں کو پورا کریں گے۔

پہلی شرط: علم

کلمہ طیبہ کے معنی جاننا۔ اس کے معنی میں دو چیزیں ہیں: ''نفی'' اور ''اثبات''، یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام معبودان باطلہ کی نفی اور صرف اللہ مالک الملک کے معبود برحق ہونے کا اثبات۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [محمد:19/47]

''اے نبی ﷺ! آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

نبی مکرم رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جس شخص کی موت اس حال میں ہوئی کہ اس نے لا الہ الا اللہ کے معنی جان کر اس کے تقاضوں کو پورا کیا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔''(1)

دوسری شرط: یقین

کلمہ طیبہ کے معنی پر مکمل یقین ہو' اور اس کے متعلق کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾

[الحجرات:15/49]

''مومنین تو وہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر پکا ایمان لائیں' پھر شک وشبہ نہ کریں' اور اپنے مالوں' جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں۔ یہی لوگ اپنے دعوائے ایمان میں سچے اور راست گو ہیں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

((مَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))(2)

---

(1) (مسند احمد:۳/۱۱) (2) مسند احمد:۲/ ۳۷۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص 'لا الہ الا اللہ' کی شہادت دل کے یقین کے ساتھ دے' اسے جنت کی بشارت دے دو۔''

تیسری شرط: اخلاص

اس کلمے کے معنی جاننے اور اس پر یقین کرنے کے بعد ضروری ہے کہ عبادت محض اللہ تعالیٰ ہی کی کی جائے اور اس میں کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔ نیز عبادت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جائے' اس میں ریاکاری' دکھلاوا اور شہرت مقصود نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [البينة:5/98]۔

''انھیں تو صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اور دین کو اسی کے لیے خالص رکھیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصَةً مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ)) (1)

''بروز قیامت' میری شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ پورے اخلاص کے ساتھ کہا ہوگا۔''

چوتھی شرط: صدق

کلمہ طیبہ کے معنی کو سچے دل سے تسلیم کرنا' کیونکہ ظاہری طور پر اس کلمے کو ماننا اور دل سے اس کا انکار کرنا منافقت ہے' اس لیے دل و زبان کے درمیان ہم آہنگی ضروری ہے۔ اگر ایسی بات نہ ہوئی' تو ایسی شہادت معتبر نہ ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝﴾

---

(1) صحیح مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[العنکبوت:3/29]

"یقیناً اللہ تعالیٰ انھیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں' اور انھیں بھی جان لے گا جو جھوٹے ہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○﴾

[الزمر:33/39]

"اور جو سچائی لے کر آیا' اور اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) **(1)**

"جس کسی نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت سچے دل سے دی' اسے اللہ رب العزت آگ پر حرام کردے گا۔"

پانچویں شرط: محبت

آپ کے نزدیک' اللہ تعالیٰ کی ہستی' دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو' اور آپ کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرة:157/2]

"اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗٓ﴾ [المائدة:54/5]

"اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے' تو اللہ تعالیٰ جلد

(1) صحیح البخاری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہوگی' اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی ہوگی۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا)) (1)

"تین خصلتیں ایسی ہیں' جس میں وہ ہوں وہ ان کی بدولت ایمان کی لذت اور مٹھاس محسوس کرلے گا: ایک یہ کہ اللہ رب العزت اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ان کے ماسوا ہر چیز (پوری کائنات) سے زیادہ محبوب ہو۔"

چھٹی شرط: انقیاد

ظاہری و باطنی طور پر اپنے آپ کو کلمۂ طیبہ کے تابع کر دینا' اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت اور اس کی شریعت کی پابندی کرنا' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝﴾ [البقرہ:112/2]

"سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے تو بے شک وہ اسے اس کا پورا بدلہ دے گا' اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا نہ غم اور نہ اداسی۔"

ساتویں شرط: قبولیت

اس کے لوازمات کو دل و جان سے قبول کرنا' بایں طور کہ اپنی ساری عبادات' عقائد اور معاملات خالصۃً لوجہ اللہ کرنا' اور تمام معبودان باطلہ سے کنارہ کش ہو جانا۔

(1) صحیح البخاری' الإیمان' باب: حلاوة الإیمان' ح: 16۔
صحیح مسلم' الإیمان' باب: بیان خصائل من اتصف بهن وجد حلاوة الإیمان' ح: 43۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ○ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا۟ ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍۭ ○ بَلْ جَآءَ بِٱلْحَقِّ وَصَدَّقَ ٱلْمُرْسَلِينَ﴾ [الصّٰفّٰت : 37.35/37]

''یہ وہ لوگ ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' تو یہ سرکشی کرتے' اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی باتوں پر چھوڑ دیں؟ نہیں نہیں! بلکہ نبی تو سچا دین لائے ہیں' اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔''

پیارے بھائی! یاد رکھیں کہ کلمہ شہادت کی صحت و تحقق کے لیے آپ کا ان شرطوں کو پورا کرنا از حد ضروری ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

۲ نواقض اسلام

میرے پیارے نوجوان بھائی! جس طرح بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' اور دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے' اسی طرح بعض ایسے امور ہیں جن کا ارتکاب کرنے سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے' اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو جاتا ہے' الا یہ کہ وہ سچی توبہ کرے اور نئے سرے سے اسلام قبول کرے تو اللہ تعالیٰ سچی توبہ کے بعد اس کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے' ایسے نواقض اسلام درج ذیل ہیں:

اولاً: شرک کرنا

عبادات میں سے کوئی عبادت' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے صرف کرنا' مثلاً: غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا' غیر اللہ سے مدد مانگنا' غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا یا نذر و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیاز دینا اور غیر اللہ کے لیے رکوع وسجود کرنا' نیز درج صفات اللہ رب العزت کے سوا کسی اور میں جاننا: داتا' گنج بخش' دستگیر' بگڑی بنانے والا' کھوٹی قسمت کھری کرنے والا' غوثِ اعظم' لجپال' غریب نواز' مشکل کشا' حاجت روا وغیرہ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَادُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا ۝﴾ [النساء:4/48]

''اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا اسے کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے' ہاں شرک کے علاوہ' جس کے چاہے گناہ معاف فرما دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔'' نیز فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝﴾ [المائدہ :5/73]

''یقین مانو! جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے' اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ)) (1)

''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا' وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہو' وہ جہنم میں جائے گا۔

دوم: خالق ومخلوق کے درمیان واسطے مقرر کرنا

جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ واسطے بنا لیے اور ان سے یا ان کے

(1) صحیح مسلم' الایمان' باب : من مات لا یشرك باللہ شیئا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے سے دعائیں مانگیں، شفاعت طلب کی اور اسی پر بھروسہ کیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝﴾ [یونس :18/10]

''اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکیں، اور نہ نفع دے سکیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں، آپ کہہ دیجئے! کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔''

سوم: منکرین حق کی طرف مائل ہونا

مشرکوں کو کافر نہ سمجھنے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرنے یا ان کے مذہب اور طریقۂ کار کو اسلام کے مقابلے میں صحیح سمجھنے سے کلمۂ شہادت کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝﴾

[النساء :52.51/4]

''کیا آپ نے انھیں نہیں دیکھا جنھیں کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے، جو بتوں اور باطل معبودوں کا اعتقاد رکھتے ہیں اور کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان والوں سے زیادہ راہِ راست پر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت فرمادے تو تو اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم: تعلیمات اسلام کو بنظر کراہت دیکھنا

اسلام کو یا اس کی بعض ان تعلیمات کو ناپسند کرنا جن کے ثابت ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝﴾ [محمد:9.8/47]

''اور جو لوگ کافر ہوئے' ان کے لیے ہلاکت ہو' یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیے۔''

پنجم: شعائر اسلام کا مذاق اڑانا

قرآن مجید' صحیح حدیث' یا احکام اسلام میں سے کسی اجماعی حکم کا مذاق اُڑانا' یا اللہ رب العزت یا اس کے رسول ﷺ کے بارے میں بدزبانی' یا ان کی توہین کرنا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ ۝﴾ [التوبه :66.65/9]

''کہہ دیجیے: کیا اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتیں اور اس کے رسول ﷺ ہی تمھارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔''

ششم: دشمنان دین کا ساتھ دینا

کافروں اور مشرکوں کی مسلمانوں کے خلاف مدد کرنا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾ [آل عمران 3:28]

''مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں رہے گا' مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

ہفتم: ارتداد فی الدین

یہ عقیدہ رکھنا کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کو بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [آل عمرن 3:85]

''اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے' اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔''

ہشتم: احکامات دینیہ پر عمل نہ کرنا

اللہ تعالیٰ کے دین سے مکمل طور پر اعراض کرنا' نہ سیکھنا اور نہ اس پر عمل پیرا ہونا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [السجدة 32:44]

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا وعظ کیا جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لیتا ہے' یقین جانو! ہم گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

نہم: غیر شرعی امور کا ارتکاب

شیطانی اور غیر فطری طریقے اختیار کر کے جادو کا عمل کرنا' چاہے اس کا مقصد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاوند بیوی میں نفرت پیدا کرنا ہو یا کوئی اور سو جو بھی ایسا عمل کرے گا وہ خارج از اسلام قرار پائے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾

[البقرة :2/102]

''وہ دونوں فرشتے جب کسی کو تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ دیکھ! ہم محض ایک آزمائش ہیں پس تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔''

دہم: تحلیل وتحریم میں خواہشات نفس کی پیروی کرنا

اللہ جل جلالہ اور پیغمبر ﷺ کی حرام کردہ چیزوں میں سے کسی چیز کو حلال ومباح سمجھنا' مثلاً یہ کہنا کہ سود خوری حلال ہے' یا زنا یا شراب نوشی' یا جوا وغیرہ حلال ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝﴾ [النحل :16/116-117]

''کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ' بہتان باندھ لو' سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔ انھیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔''

۳ ایمان کس چیز کا نام ہے؟

میرے پیارے نوجوان بھائی! ایمان صرف اعتقاد یا زبانی کلامی کسی چیز کا اقرار کر لینے کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان تین چیزوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1. قَوْلٌ بِاللِّسَان: زبان سے اقرار، 2. وَتَصْدِيقٌ بِالْجَنَان: دل سے گواہی یعنی عقیدے کی حد تک پختہ یقین اور 3- عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ: اور اعضاء و جوارح کے ساتھ عمل۔ (1)

آپ اسے یوں سمجھیں کہ ایک مسلمان زبان سے اقرار کرتا اور دل سے گواہی تو دیتا ہے کہ نماز پڑھنی چاہیے لیکن جب مؤذن کی صدائے دلنواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے تو وہ دنیاوی مصروفیات کو چھوڑ کر ادائے نماز کے لیے مسجد کی طرف نہیں آتا' بتائیے بھلا ایسا شخص اپنے آپ کو مومن کہلوانے کا حق رکھتا ہے؟ یقیناً آپ کا جواب ''نہیں'' میں ہوگا' اور وہ اس لیے کہ ایسے شخص نے ایمان کے تیسرے لازمی جز کو پورا نہیں کیا جو عمل ہے' علیٰ ہذا القیاس دین کے دوسرے احکامات کو لے لیجیے' جیسے:

داڑھی' لباس' حجامت' غمی' خوشی اور لین دین وغیرہ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الحجرات :14/49]

''دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے' آپ کہہ دیجئے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے' لیکن تم یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) فرمانبردار ہو گئے کیونکہ ابھی تک تمھارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا' تم اگر اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرنے لگو گے' تو اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا' بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا' مہربان ہے۔

ایمان سب سے قیمتی خزانہ ہے

پیارے بھائی! اس جہانِ رنگ و بو میں' سب سے قیمتی دولت ایمان کی ہے' اس کی

(1) فتح الباری: 1/ 75' کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ: بنی الاسلام علی خمس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کے لیے ہجرت تک کو مشروع قرار دیا گیا ہے، یعنی اگر گھر بار، جائیداد، رشتہ داری، خویش واقارب، کاروبار، بیوی اور بچے سب کچھ چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیا جائے لیکن ایمان کو نہ چھوڑا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین!

پیارے بھائی! مت بھولیے کہ اس پُرفتن دور میں ایمان پر اثر انداز ہونے والی اشیاء بہت زیادہ ہیں۔ ان سے کنارہ کشی اختیار کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کی راہ اپنا کر اپنے ایمان کو تروتازگی بخشیں، اور اس میں اضافہ کریں۔ اس لیے کہ ایمان کم وبیش ہوتا رہتا ہے، اور اس کی حفاظت بھی ضروری ہے۔

ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے

اگر آپ ایمان کے کم یا زیادہ ہونے پر تجربہ کرنا چاہیں، تو ایک دفعہ کسی سوز دل رکھنے والے عالمِ دین سے درس سنیں۔ امتِ مسلمہ کی حالتِ زار اور اسلام کا تقاضا، جنت کے نظارے اور جہنم کی وعیدیں توجہ سے سنیں، قبرستان کی زیارت کریں، پھر دیکھیں کہ آپ کی دلی حالت کیسی نرم اور شوق والی ہوتی ہے، اسی طرح گانے بجانے والی کسی محفل یا فلم بنی جیسا گندا کام، یا کسی فاحشہ عورت کا خیال دل میں آنے پر دیکھیں کہ آپ کے دل کی حالت کیسی ہوتی ہے؟

اس لیے میرے پیارے نوجوان بھائی! اس قیمتی دولت کے ضائع ہو جانے سے ڈریں اور اپنی جان سے زیادہ اس کی حفاظت کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنَ الْقُلُوْبِ قَلْبٌ إِلَّا وَلَهُ سَحَابَةٌ كَسَحَابَةِ الْقَمَرِ، بَيْنَا الْقَمَرُ مُضِيءٌ إِذْ عَلَتْهُ سَحَابَةٌ فَأَظْلَمَ، إِذْ تَجَلَّتْ عَنْهُ فَأَضَاءَ)) (1)

"جس طرح چاند کے سامنے بادل آجاتا ہے اسی طرح ہر دل پر بھی بادل سا

(1) سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني، ح2268 ورواه أبو نعيم في الحلية، 196/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجاتا ہے' آپ دیکھتے ہیں کہ چاند چمک رہا ہوتا ہے کہ اچانک بادل کا ٹکڑا اس کے اوپر آکر اسے تاریک کر دیتا ہے' پھر جب وہ ٹکڑا ہٹ جاتا ہے تو چاند پھر روشن ہو جاتا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ جیسے بادل کا ٹکڑا چمکتے ہوئے چاند کے آگے آکر اسے تاریک کر دیتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شریعت سے روگردانی ایسا تاریک بادل ہے جو دل کے نورِ ایمان کے سامنے آکر اسے تاریک کر دیتا ہے' اور انسان وحشت و حیرانی میں رہ جاتا ہے' عبادات کا ذوق ختم ہو جاتا ہے' اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کم ہو جاتی ہے۔

پھر جب وہ توبہ کرے اور اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لیے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو ایمان پھر روشن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایمان کی نگہداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۴ مقصدِ تخلیقِ انسانیت

میرے پیارے نوجوان بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے' اس بات کو جان لیجیے کہ ہماری پیدائش کا اصل مقصد' اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرنا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذّٰريٰت :56/51]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو' صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے (کہ یہ میری اطاعت' توحید کا اقرار' پرچم اسلام کو بلند اور میرے دین کے غلبے کے لیے جدوجہد کریں)۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ' فَقَالَ لِي: يَا مُعَاذُ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَدرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ أَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ أَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّكِلُوْا)) (1)

''ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت (بندگی) کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ حق ہے کہ جو بندہ شرک کا مرتکب نہ ہو، وہ اسے عذاب نہ دے۔ (معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! (اجازت ہو تو) لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں (اور عمل کرنا چھوڑ دیں)۔''

پیارے بھائی! واضح ہوا کہ انسان کو صرف اللہ رب العزت کی عبادت، اس کی رضا کے حصول، اپنی اخروی زندگی کو سنوارنے اور سدھارنے، اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنے اور اس کی جنتوں، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ اس دنیا میں آئے، کھایا پیا، سیر سپاٹے کیے، خوب انجوائے کیا اور موت کے آنے پر قصہ ختم۔ نہیں نہیں، بلکہ اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت و رہنمائی کی پابندی کرنی ہے، اور پھر اس کا نتیجہ نکلے گا، اچھائی کا اچھا اور برائی کا بُرا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں رہیں گے،

(1) صحیح بخاری، الجهاد والسیر، باب اسم الفرس والحمار، ح: 6267، و صحیح مسلم، الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعًا، ح: 30۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لیے جنت اور جنت کے انعامات دوسری زندگی میں' اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مگن رہیں گے' ان کے لیے جہنم اور جہنم کے عذابات۔ والعیاذ باللہ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَھُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُھُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُھُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ [یونس :10/26-27]

''اور اللہ تعالیٰ سلامتی والے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے' جن لوگوں نے نیک کام کیے ان کے لیے بھلائی ہے اور مزید (دیدارِ الٰہی) ہے اور ان کے چہروں کو سیاہی اور ذلت نہیں ڈھانپے گی' یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ) اور جن لوگوں نے برے کام کیے تو برائی کا بدلہ اس (برائی) کے برابر ہی ہے۔ اور ان کو ذلت ڈھانپ لے گی' کوئی انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا نہیں ہوگا' یوں لگے گا کہ ان کے چہروں پر تاریک رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے ہیں' وہی دوزخی ہیں' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ.

5 عبادت کسے کہتے ہیں؟

عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مراسم عبودیت جن کے ذریعے سے لوگ عبادت کرتے چلے آئے ہیں' جیسے: دعا' خوف' امید' نماز' روزہ' قربانی' نذر و منت اور دیگر اقسام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کو کمال محبت و سرافگندگی اور خوف و امید کے ملے جلے جذبے کے ساتھ اللہ مالک الملک والعلام ذو الجلال والاکرام کے لیے خالص کر دیا جائے' اور اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کے سامنے' انتہائی تذلل و عاجزی اور کمال خضوع و خشوع اختیار کیا جائے۔

اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝﴾ [الانبیاء :90/21]

''بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے اور ہمیں رغبت (رحمت کی امید اور ہمارے عذاب) سے ڈرتے ہوئے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی نیاز مند تھے۔''

جان لیجیے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کہ لفظِ عبادت ''عَبْدٌ'' سے مشتق (اخذ کیا گیا) ہے اور عربی میں ''عَبْدٌ'' غلام کو کہا جاتا ہے' اور غلام وہی ہوتا ہے جو چوبیس گھنٹے کا غلام ہو' دن کا اجالا ہو یا رات کا اندھیرا' صبح ہو یا شام' جس لمحے اور جس وقت آقا بلائے' غلام فوراً حاضر ہو جائے' جو حکم آقا صادر کرے وہ فوراً اس کی تعمیل کرے۔

تو میرے پیارے بھائی! ثابت یہ ہوا کہ عابد کہلوانے کا وہی انسان حقدار ہوتا ہے' جو ہر لمحے ہر وقت اور ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مدنظر رکھے اور ان پر عمل کرے۔ خوشی ہو یا غمی' خلوت ہو یا جلوت' عبادت ہو یا سیاست' زراعت ہو یا تجارت' غرض ہر میدان میں' ہر شعبۂ زندگی میں اور ہر وقت احکاماتِ الٰہی کی اطاعت کرے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾

[الأنعام:163،162/6]

''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں' اور مجھے اس بات یعنی توحید کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔"

مصوّر کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
اِدھر حکم ربی ہو اُدھر گردن جھکائی ہو

پیارے بھائی! اس نہج اور طرز پر بسر ہونے والی زندگی پوری کی پوری اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوگی' پھر آپ کا سونا اور جاگنا' چلنا اور پھرنا' کھانا اور پینا' تجارت اور زراعت' بچوں سے پیار اور اہلیہ کے حقوق پورے کرنا حتیٰ کہ گناہ سے بچنے کی نیت سے بیوی سے صحبت کرنا' یہ سب کچھ دنیاداری نہیں بلکہ عین عبادت ہوگی۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

((يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) **(1)**

"جب ہم میں سے کوئی ہم بستری کر کے شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس کے لیے ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ' اگر وہ حرام طریقے سے شہوت پوری کرے تو کیا اس پر گناہ ہوگا؟ اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس کے لیے ثواب ہے۔"

٦ افضل عبادت' فرائض کی پابندی

پیارے نوجوان بھائی! سب سے بہتر عبادت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرض کردہ امور کی بجا آوری ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(1) مختصر صحیح مسلم' للألبانی' ح:545۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ)) (1)

''میرا تقرب اور محبت حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ فرائض ہیں۔''

یاد رکھیے! فرائض کو نظر انداز کر کے اور کوئی چیز ایسی نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کی جا سکے۔

ارکانِ اسلام

فرائض میں سب سے اہم ارکانِ دین نماز' روزہ' حج اور زکاۃ ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ' وَإِقَامِ الصَّلَاةِ' وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ' وَحَجِّ الْبَيْتِ' وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) (2)

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: 1۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں (وہی حاجت روا' مشکل کشا اور بگڑی بنانے والا ہے' زندگی اور موت کا وہ مالک ہے' اولاد دینے والا' رزق بہم پہنچانے والا اور نفع ونقصان کا وہی مالک ہے' صرف وہی مختارِ کل ہے' باقی سب عاجز بندے ہیں' کوئی نبی' ولی' فرشتہ یا بزرگ' اللہ تعالیٰ کی ذات' یا صفات' اور حقوق وافعال میں اس کا ہمسر وشریک نہیں' وہ اپنی ذات کی طرح صفات میں بھی یکتا ہے) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' 2۔ نماز قائم کرنا' 3۔ زکاۃ ادا کرنا' 4۔ بیت اللہ کا حج کرنا 5۔ رمضان کے روزے رکھنا۔''

پیارے بھائی! ان پانچوں ارکان کو دین اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے جس

(1) صحيح البخاري' الرقاق' باب التواضع' ح:6502۔

(2) صحيح البخاري' الإيمان' باب دعاؤكم إيمانكم' ح:8' وصحيح مسلم' الايمان' باب بيان أركان الاسلام ودعائمه العظام' ح:16۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح عمارت کے استحکام کے لیے بنیادوں کی گہرائی اور مضبوطی ضروری ہے' اسی طرح اسلام کی پختگی بھی گہرے اور مضبوط ایمان کے بغیر ناممکن ہے' اور جس طرح عمارت کی تزئین و آرائش کے لیے سجاوٹ کا سامان ضروری ہوتا ہے' اسی طرح اسلام کی آرائش بھی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بلکہ بعض اہل علم کے بقول اعمال کے بغیر ایمان کا وجود ہی عنقا ہے' اسی لیے اس حدیث میں پیارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر ہے۔''

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کی عدم موجودگی میں یہ عمارت ہی سرے سے غائب ہو جائے گی۔

۷ قبولیت اعمال کی شرطیں

میرے پیارے بھائی! ہم جو نمازیں پڑھتے' روزے رکھتے' حج کرتے اور زکاۃ دیتے ہیں' یا ان کے علاوہ جو دوسرے نیک اعمال کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیے کہ ہمارے ان اعمال کی قبولیت کا انحصار کن کن امور پر ہے؟ یا بالفاظ دیگر وہ کون کون سی شرطیں ہیں جو قبولیت عمل کے لیے ناگزیر ہیں؟ جن کی رعایت رکھے بغیر' اللہ تعالیٰ نیک اعمال قبول کرتے ہیں' اور نہ ان کی جزا ہی دیتے ہیں۔ وہ امور یا شرطیں' چار ہیں:

1۔ صحتِ عقیدہ اور شرک سے اجتناب:

پیارے بھائی! اگر نیک عمل کرنے والے کا عقیدہ صحیح نہ ہو تو اس کی شب زندہ داری اور ریاضت و عبادت سب اکارت جاتی ہے کیونکہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کی سورۂ فرقان آیت نمبر 23 میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم ان کے کیے ہوئے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے' اور ان کے سب کیے دھرے کو غبار کی طرح اُڑا دیں گے۔''

مؤمن موحّد اور مشرک کبھی یکساں نہیں ہو سکتے

پیارے بھائی! آیئے مندرجہ ذیل ان دو حدیثوں پر غور کرتے ہیں:

توحید کی برکتیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَیْنَ مَاکَلْبٌ یُطِیفُ بِرَکِیَّۃٍ قَدْ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْہُ بَغِیٌّ مِّنْ بَغَایَا بَنِیْ إِسْرَائِیلَ' فَنَزَعَتْ مُوْقَھَا فَاسْتَقَتْ لَہٗ بِہٖ' فَسَقَتْہُ' فَغُفِرَ لَھَا بِہٖ)) (1)

''ایک وقت ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا' اسے پیاس مارے دے رہی تھی کہ اچانک اسے بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے دیکھا' پس اس نے اپنا موزہ اُتارا اور اس کے ذریعے سے اُس نے اس کے لیے (کنویں سے) پانی کھینچا اور اسے پلا دیا' پس اس کے اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔''

شرک کی نحوستیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِبْنُ جَدْ عَانَ کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ یَصِلُ الرَّحِمَ' وَیُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ' فَھَلْ ذٰلِکَ نَافِعُہٗ؟ قَالَ: لَا یَنْفَعُہٗ لِأَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ یَوْمًا: ﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ﴾)) (2)

---

(1) صحیح البخاری' المساقاۃ' باب فضل سقی الماء' ح:2363' وصحیح مسلم' السلام' باب فضل ساقی البھائم المحترمۃ وإطعامھا' ح:2244۔

(2) صحیح مسلم' الایمان' باب الدلیل علیٰ أنّ من مات علی الکفر لاینفعہ عمل' ح:214۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ کے رسول ﷺ! جدعان کا بیٹا زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا اور مسکین کو کھانا کھلاتا تھا' کیا یہ اعمال اسے فائدہ دیں گے؟ (روزِ قیامت اس کی بخشش ہو جائے گی؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے (یہ اعمال) کچھ فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے کبھی یوں نہیں کہا: اے میرے رب! قیامت کے دن میرے گناہ معاف فرمانا۔''

درج بالا دونوں حدیثوں پر غور کرنے کے بعد' انجام کے اعتبار سے جو نتیجہ سامنے آتا ہے' وہ یہ ہے کہ عقیدۂ توحید کی برکتوں سے دیگر گناہوں کی معافی ملتی ہے' جبکہ عقیدۂ توحید کے بغیر کیے گئے نیک اعمال قیامت کے دن کوئی فائدہ نہ دیں گے۔

عقیدۂ توحید کے تقاضے:

میرے پیارے بھائی! صحت عقیدہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر مکمل وغیر متزلزل ایمان ہو' اس کے بارے میں یہ اعتقاد آپ کے دل میں راسخ ہو کہ ہر قسم کی قولی' مالی اور بدنی عبادات کا مستحق صرف وہی اللہ رب العزت ہے۔ اس معبودِ برحق کے سوا اس پوری کائنات میں دوسری کوئی ہستی ایسی نہیں جو لائق عبادت ہو' ہر قسم کے نفع ونقصان کا مالک اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ رزق دینا' اولاد عطا کرنا' بارش برسانا' مرض لگانا' شفا بخشنا وغیرہ اسی کی قدرت واختیار میں ہے۔

وہی اللہ وحدہ لا شریک لہ' مشکل کشا' حاجت روا' بگڑی بنانے والا' داتا' دستگیر' گنج بخش' غریب نواز' لجپال' غوث اعظم' کھوٹی قسمت کھری کرنے والا' ہر پوشیدہ وظاہر کا جاننے والا' مدبر الأمور اور مصرّف الکون ہے۔ تمام طاقتیں' شفاعتیں' عزتیں اور دنیا وآخرت کے خزانے اسی کے پاس ہیں۔ صرف وہی عالم الغیب اور ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

﴿إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ۝﴾ [یٰس: 82/36]

''وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے' اسے اتنا فرما دینا کافی ہے کہ'' ہو جا''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔“

پیارے بھائی! یاد رکھیے کہ یہ ایمان اور عقیدہ توحید اگر زبانی حد تک رہے اور عملی زندگی میں انھیں اختیار نہ کیا جائے تو یہ بھی سود مند نہیں

زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اخلاص اپنانے اور ریا کاری سے اجتناب کرنے کا بیان:

قبولیت اعمالِ صالحہ کی دوسری شرط:

اخلاص یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک کام کریں، وہ صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہو، کسی دوسرے کی خوشنودی ہرگز مقصود نہ ہو اور نہ اس کارِ خیر میں یہ جذبہ ہی کار فرما ہو کہ اگر میں یہ کام کروں گا تو لوگ مجھے بڑا پرہیز گار، عابد و زاہد سمجھیں گے، مجھے بڑا خدا ترس، غریب پرور اور سخی کہیں گے۔

مجھے بڑا عالم وفاضل اور خوش الحان قاری مانیں گے، یا مجھے بڑا شیر دل اور بہادر و شجاع قرار دیا جائے گا، اپنے عمل کے بارے میں، دنیا والوں سے یہ تمنائیں ہرگز نہ رکھی جائیں بلکہ ہر عمل عند اللہ مقبول تب ہی ہوتا ہے، جب پورے اخلاصِ نیت کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے سرانجام دیا جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ [المؤمن :65/40]

”جو زندہ ہے، جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشور کشائی کا انجام

ایک دفعہ ایک شخص نبیٔ اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اجر و ثواب اور شہرت کے لیے جہاد کرے۔ تو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا شَيْءَ لَهُ. ''اس کے حصے میں کچھ بھی ثواب نہیں آئے گا۔'' اس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا' اور نبی ﷺ نے بھی یہی کلمات تین مرتبہ دہرائے اور پھر فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَاكَانَ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ)) (1)

''اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو اخلاص کے ساتھ محض اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیا جائے۔''

نیز نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ' نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)) (2)

''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ منادی کرادے گا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کی بجائے' لوگوں کے دکھلاوے کے لیے عمل کیا تو آج وہ انھی لوگوں کے پاس جا کر اس کا ثواب طلب کرے جنھیں دکھانے کے لیے اس نے وہ کام کیا تھا۔

---

(1) سنن نسائی' حدیث: 2943' السلسلة الصحيحة 52۔

(2) جامع ترمذی' 2521' ابن ماجه' 4203' موارد الظمآن' باب ماجاء في الرياء' ح: 2499-2500' حسنه الترمذی ووافقه الألبانی' انظر: المشكاة' 5318۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت رسول ﷺ کی پیروی:

قبولیت عمل کی تیسری شرط "اتباع رسول ﷺ" ہے۔ مطلب یہ کہ آپ جو بھی عمل کریں، وہ بعینہٖ رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہونا چاہیے، تب ہی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد :33/47]

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔" گویا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کا، نہ صرف یہ نقصان ہے کہ عمل قبول نہ ہوگا بلکہ دیگر اعمال بھی اکارت ہو جائیں گے۔

پیارے بھائی جان! نبیٔ اکرم ﷺ کی اطاعت واتباع، پیروی اور تابعداری ہی ہدایت کا معیار ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ [النور :54/24]

"اگر تم نبیٔ اکرم ﷺ ہی کی اطاعت کرو گے، تو ہدایت پا جاؤ گے۔"

اسی طرح قرانِ مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر :7/59]

"رسول اللہ ﷺ جو کچھ تمھیں دیں، وہ لے لو، اور جس سے منع کر دیں، اس سے باز رہو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

آپ ﷺ کی اطاعت واتباع اور فرمانبرداری ہی میں، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع رسول ﷺ کا وسیع مفہوم:

پیارے بھائی! ایک مومن کے صرف اعمال ہی نہیں بلکہ دلی خواہشات' آرزوئیں اور تمنائیں بھی نبیٔ اکرمؐ ﷺ کی تعلیمات' ہدایات اور احکام کے تابع ہونی چاہئیں اور اسے کسی صورت میں بھی اس سے سرمو انحراف نہیں کرنا چاہیے بلکہ آپ کے فیصلے اور حکم کو بلا چون و چرا تسلیم کر لینا چاہیے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۝﴾ [الاحزاب :36/33]

''اور کسی مسلمان مرد و عورت کو' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے بعد' اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی' جو بھی نافرمانی کرے گا' وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝﴾ [آل عمران :31/3]

''آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا' رحیم ہے۔''

کلمۂ طیبہ کا مفہوم

پیارے بھائی! کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا مفہوم بھی یہی ہے کہ عبادت صرف اللہ رب العالمین کی جو معبود برحق ہے' اور طریقۂ عبادت صرف محمد ﷺ کا جو تمام جہان والوں کے لیے رہبر و رہنما' اسوہ و نمونہ ہیں' جو امام اعظم' قائد اعظم' سالارِ دو عالم اور ہادیٔ دو جہاں ہیں۔ صلوات ربی وسلامہ علیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری ساری امت جنتی ہے مگر......!

شافع محشر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى - قِيلَ: وَمَنْ يَأْبَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) (1)

''میری ساری امت جنت میں جائے گی' سوائے ان افراد کے جو انکار کردیں گے' پوچھا گیا: یارسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کریگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی' وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی' اس نے (جنت میں جانے سے) انکار دیا۔''

سنت سے کیا مراد ہے؟

میرے پیارے بھائی! رسول اللہ ﷺ کے قول وعمل کا نام ہی سنت ہے اور جو مسلمان آپ ﷺ کی صحیح اور ثابت شدہ سنتوں کے مطابق زندگی گزار رہا ہو' وہی اہل سنت والجماعت ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار بھی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ)) (2)

''جس نے میری اطاعت کی' اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔''

دین کسی کی ذاتی خواہش کا نام نہیں ہے

اور جو شخص عبادات کے معاملے میں من مانی کرے' نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کو مدنظر نہ رکھے' اور بعض ایسے کاموں کو بھی دین اور ثواب سمجھ کر بجالائے جو آپ ﷺ

(1) صحيح البخاري' الاعتصام' باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ' ح:7680۔

(2) صحيح البخاري' 2957' وصحيح مسلم' 1222۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نہ کیے ہوں تو وہ کام' میرے پیارے بھائی! باعثِ اجروثواب نہیں بلکہ موجب عتاب وعذاب ہیں کیونکہ ہر وہ کام جو نبیٔ اکرم ﷺ کے عہدِ مسعود کے بعد دین میں داخل کیا گیا ہو' مگر حقیقتاً دین سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو تو ایسے ہی کام کو شرعی اور فقہی اصطلاح میں ''بدعت'' کہا جاتا ہے جس کی سخت مذمت کی گئی ہے۔

شریعتِ اسلامیہ میں بدعتِ حسنہ کا کوئی تصوّر نہیں ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کہا کرتے: **(فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد ﷺ' وشر الامور محدثاتھا' وکل بدعة ضلالة)** (1) ''یقیناً بہترین بات' اللہ تعالیٰ کی بات ہے' اور بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے' اور بدترین کام (دین میں) نئے پیدا کردہ کام ہیں اور ایسا ہر نیا کام (بدعت) گمراہی ہے۔''

جس عمل پر محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر نہ ہو وہ مردود ہے

نیز فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) (2)

''جس نے ہمارے اس دین (اسلام) میں (اپنی طرف سے) کوئی نئی بات انجام دی جو اس میں سے نہیں' تو وہ مردود ہے۔''

پیارے بھائی! اس حدیث مبارکہ میں' ایک نہایت اہم ضابطہ اور قاعدہ بیان کیا گیا ہے' بدقسمتی سے مسلمانوں نے اس حدیث کو اور اس میں بیان کردہ اصول اور ضابطے کو کوئی اہمیت نہیں دی جس کا نتیجہ ہے کہ بدعات عام ہیں بلکہ اصل دین ہی بدعات ورسومات کو سمجھ لیا گیا ہے اور نہایت شدّ ومد سے ان پر عمل کیا اور کرایا جاتا ہے۔

(1) صحیح مسلم' الجمعة' باب تخفیف الصلاة والخطبة' ح: 867۔

(2) صحیح البخاری' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود' ح: 2698 وصحیح مسلم' باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الأمور' ح: 1718۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات پھیلنے کی وجوہات

پیارے بھائی! اس کی ایک وجہ تو جہالت اور دین سے بے خبری ہے۔ دوسری وجہ: مذکورہ ضابطے کا عدم فہم ہے' حالانکہ یہ ضابطہ نہایت واضح ہے جو مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ ہر وہ کام جسے نیکی اور ذریعۂ تقرب سمجھ کر کیا جائے' حالانکہ اس پر کتاب وسنت کی کوئی دلیل نہ ہو' یا وہ نصوصِ شریعت کی اس تعبیر سے مختلف ہو جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام رحمہم اللہ نے کی' جو اسلام کا بہترین دور ہے' اور خیر القرون کے تعامل کی تائید سے بھی وہ محروم ہو تو ایسے تمام کام بدعت ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔

کیا یہ بھی بدعت ہے؟

البتہ وہ کام جو نیا تو ضرور ہے مگر جزوِ دین شمار نہیں کیا جاتا' اسے بدعت نہیں کہا جائے گا۔ اس طرح تمام قسم کی مفید ومباح ایجادات' بدعت کی تعریف میں سے خارج ہو جاتی ہیں جو اگرچہ عہد نبوت کے بہت بعد وجود میں آئیں' مگر انھیں کارِ ثواب' باعثِ تقرب إلی اللہ عزوجل اور دین کا جز تو کسی نے قرار نہیں دیا' مثلاً: بس' کار' موٹر سائیکل کی سواری کرنا' اذان وجماعت اور خطبے کے لیے لاؤڈ سپیکر کا استعمال' روشنی کے لیے ٹیوب یا بلب کا استعمال' عینک لگانا' گھڑی باندھنا وغیرہ' امورِ بدعت کے ضمن میں نہیں آتے۔

پیارے بھائی! بدعت تو صرف وہی کام ہوتا ہے جو نیا بھی ہو' اور جسے دین کا جز یا باعثِ ثواب بھی سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں نبیٔ اکرم ﷺ کی پیروی کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین!

رزقِ حلال

4۔ پیارے بھائی! قبولیت عمل کی چوتھی شرط رزقِ حلال ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾

[المؤمنون :51/23]

وقال: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾

[البقرة :2/ 172]

ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يديه الى السماء، يا رب! يارب! ومطعمه حرام، ومشربه حرام، وملبسه لحرام، وغذى بالحرام فأنى يستجاب لذلك. (1)

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے فرمایا: ''اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمھیں دی ہیں، ان میں سے کھاؤ۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا، جو طویل سفر کرے، اس کے بال پراگندہ اور خود غبار آلود ہوں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر یارب! یارب! کہے، مگر اس کی حالت یہ ہو کہ اس کا کھانا پینا، لباس اور غذا (ہر چیز) حرام کی ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟''

حرام خور کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی

پیارے بھائی! اس حدیثِ مبارکہ میں رزقِ حلال کو قبولیت اعمال کی شرط قرار دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود پاکیزہ ہے، اور پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے، پراگندہ حال مسافر جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، اگر اس کی غذا اور لباس حرام کا ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے؟ گویا رزقِ حلال اعمالِ صالحہ کی قبولیت کے لیے بنیادی شرط ہے۔

(1) صحیح مسلم، الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الطیّب وتربیتها، ح :1015۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ)) (1)

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول کرتا ہے نہ مالِ خیانت میں سے صدقہ۔''

اللہ کریم! ہمیں حلال کمانے اور کھانے کی توفیق دے' اور حرام سے محفوظ رکھے۔ آمین!

۸ نمازِ پنج گانہ کی حفاظت

میرے پیارے نوجوان بھائی! پنجگانہ نمازوں کی ان کے مقررہ اوقات پر محافظت کیجئے' یہ سب سے بہترین' افضل اور اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں سے ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا' قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ' قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) (2)

''کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

نماز کی حکمت

میرے پیارے بھائی! اس کائنات کے خالق و مالک کے ان گنت احسانات کا عملی اظہارِ تشکر اور عجز و خاکساری کے ساتھ اپنی جبین نیاز اس کی چوکھٹ پر جھکا دینے کا

(1) صحیح مسلم' الطهارة' باب وجوب الطهارة للصلاة' ح: 224۔

(1) صحیح بخاری' المواقیت' باب فضل الصلاة لوقتها' ح: 527' وصحیح مسلم' الایمان' باب بیان کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الاعمال' ح:85۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام نماز ہے' گویا بندہ اپنے رب کے در پر جھک کر یہ اقرار کرتا ہے کہ جسم و جان کی عطاء اور بخشش کے علاوہ' بے شمار مادی احسانات وانعامات اور ہدایت و رہنمائی کے الطاف واکرام بھی اسی کی جانب سے ہیں' اور پھر بندہ اپنے محسن و مشفق مالک سے التجا کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمتوں سے اسے ہمیشہ نوازتا رہے۔ میرے پیارے بھائی! نماز سے افراد کا قلب و ذہن بدلتا ہے' اور کردار و سیرت کی نئی تشکیل ہوتی ہے' خصوصاً باجماعت نماز سے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اتحاد و اتفاق کے سانچے میں ڈھلتی ہے' زندگی میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے' اطاعت امیر کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ لیل ونہار میں اوقات کی پابندی سے زندگی ترقی کی طرف رواں دواں ہوتی ہے' صحت وصفائی سے روح نکھرتی اور سنورتی ہے۔

نماز کی اہمیت

اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ اگر صرف لفظِ ''صلاۃ'' ہی کو اس کے دوسرے مشتقات سے الگ کر کے دیکھا جائے تو قرآن حکیم کی مختلف سورتوں میں تقریباً 67 مرتبہ اس لفظ کا ذکر آیا ہے۔ اور ہر جگہ سیاق وسباق کی عبارتیں جدا ہیں۔

نماز باجماعت کی فضیلت اور ترک پر وعید

پیارے بھائی! واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی فولادی طاقت کی تربیت' روزانہ پانچ بار اجتماعی نماز سے ملتی ہے' اس لیے پیارے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں:

((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)) (1)

''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ ہے۔''

اور کہیں پر تربیت سے متنبہ کرتے ہوئے پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ'

(1) صحیح بخاری' الأذان' باب فضل صلاة الجماعة' ح: 645۔
وصحیح مسلم المساجد' باب فضل صلاة الجماعة' حدیث: 650۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ)) (1)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں، کہ اس کے لیے اذان دی جائے، پھر میں کسی ایک آدمی کو حکم دوں، کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ اور میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو مسجد میں نہیں آتے) اور ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔''

پیارے بھائی! باجماعت نماز پر اس قدر زور اس لیے دیا گیا ہے تاکہ مسلمان اس اہم تربیت سے کسی طرح محروم نہ رہ جائیں کیونکہ انھوں نے نسلِ انسانیت کے لیے رہبری اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا ہے، اس کے ساتھ ساتھ باطل قوتوں کو بھی زیر کرنا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

ادائیگی نماز اور ہمارے اسلاف

پیارے بھائی! ہمارے اسلاف تو میدانِ جنگ میں بھی جماعت کا التزام کرتے اور صف بندی سے رب کائنات کے آگے جھک جاتے تھے، مگر افسوس صد افسوس! ہم نے اپنے اسلاف کے نقشِ قدم سے روگردانی کی، دنیا کی دولت نے ہمیں دین سے باغی بنا دیا، ہم نے نماز، روزے کو خیرباد کہہ دیا، ہم نے اسلامی روایات کو چھوڑ دیا، ہمارا جماعتی نظام پراگندہ ہو گیا اور ہماری صفیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئیں۔

کس قدر تم پہ گراں، صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے؟ ہاں نیند تمھیں پیاری ہے

---

(1) صحیح البخاری الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ح: 644۔
وصحیح مسلم، المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، ح:651۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبعِ آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے
تم ہی کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں

آخر کب تک میرے مسلمان بھائیو!

غفلت کی نیند کے کب تک مزے لیتے رہو گے؟ دشمن نے تمھاری ناک میں دم کر رکھا ہے، وہ تمھیں غلامی کے پھندوں میں جکڑنا چاہتا ہے، تمھاری زمینوں پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی فکر میں ہے، روزانہ تمھارے کتنے بھائی جامِ شہادت نوش کر جاتے ہیں، کیا قومیں اس طرح زندہ رہتی ہیں؟

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر

دعا والتجا

پیارے بھائی! آئیے ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ [ابراھیم: 41/14]

''اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دیجیے، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرمالیجیے، اے میرے پروردگار! مجھے، میرے ماں باپ اور دیگر مؤمنین کو بخش دیجیے جس دن حساب ہونے لگے۔''

۹ طہارت اسلام کا ایک اہم حکم

طہارت ظاہری اور طہارت باطنی

میرے پیارے نوجوان بھائی! طہارت اسلام کا ایک حکم ہی نہیں بلکہ ایمان کا اہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جز ہے' آدابِ بندگی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بندۂ عاجز' خالقِ کائنات کے حضور جب کھڑا ہو' تو وہ جسم وروح دونوں کی طہارت کے ساتھ کھڑا ہو' اسلام کے نزدیک باطن کی طہارت یہ ہے کہ آپ شرک وکفر' حسد وبغض' حرص وطمع' فخر وغرور جیسے رذائل سے پاک ہوں۔ اور ظاہر کی طہارت یہ ہے کہ آپ بول وبراز (پیشاب وپاخانہ)' نجاست اور گندگی سے صاف ہوں۔ رب کریم کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝﴾ [البقرة :222/2]

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

وضو کے طبی فوائد

پیارے بھائی! وضو سے نہ صرف ظاہری طور پر نظافت وطہارت اور پاکیزگی کا سامان ہوتا ہے بلکہ اس سے ایک خاص قسم کی' روحانی نشاط وانبساط کی کیفیت بھی حاصل ہوتی ہے' اور اس کے ساتھ ساتھ طبی نقطۂ نظر سے بھی بہت سے فوائد وثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی صفائی سے وہ روشن ہوتی ہیں' منہ اور دانتوں کی صفائی سے' معدے کی بہت ساری بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے' سر کے مسح سے دورانِ خون متوازن ہوتا ہے' اور یہ بلڈ پریشر کا شافی علاج ہے۔ وضو کرنے کے بعد تھکا ماندہ جسم تروتازہ اور چست ہو جاتا ہے' اور پھر اس کے نتائج اس طرح بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

وضو کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)) (1)

(1) صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب فضل الوضوء والغر المحجلين من آثار الوضوء' ح:136' وصحيح مسلم' الطهارة' باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل' ح:246۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری امت کے لوگوں کو قیامت کے دن اس حال میں پکارا جائے گا کہ وضو کے نشانات سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی یہ روشنی بڑھانے کی طاقت رکھے' تو وہ ضرور ایسا کرے۔"

یعنی اعضائے وضو کو ان کی مقدار سے زیادہ (ہاتھوں کو کندھوں تک اور پاؤں کو پنڈلی تک) دھونے کی کوشش کرے تاکہ روشنی میں مزید اضافہ ہو۔

نیز پیارے رسول ﷺ نے وضو کی فضیلت کو اجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ)) (1)

"جس شخص نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے (میرے طریقے کے مطابق) وضو کیا تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔"

وضو کے بعد کی مسنون دعا

اس لیے میرے پیارے نوجوان بھائی! نماز کے لیے وضو عمدہ طریقے سے رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق کریں۔ ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوئیں اور وضو سے فراغت کے بعد صدقِ دل سے یہ کلمات کہیں:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) (2)

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس

(1) صحیح مسلم' الطهارة' باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء' ح: 245۔

(2) صحیح مسلم' الطهارة' باب: الذكر المستحب عقب الصلاة' ح: 234۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ہیں۔"

اس عمل کے کرنے پر آپ کے لیے رسول اکرم ﷺ کی لسانِ مبارک سے یہ خوشخبری ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ))

"تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔"

باوضو رہنے کی عادت ڈالیے

علاوہ ازیں ہمہ وقت باوضو رہیے کیونکہ یہ آپ کے لیے سعادت کی علامت ہے، جب آپ اس حال میں ذکرو اذکار، درود شریف کا ورد اور قرآن حکیم کی تلاوت کریں گے، بس، ویگن یا کسی قسم کی سواری پر سفر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہیں گے تو آپ کا نامۂ اعمال کتنا وزنی ہو جائے گا، اللہ اکبر! ذرا یہ واقعہ پڑھیے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن فجر کی نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا:

((يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ۔ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ))(1)

"اے بلال! مجھے تم اپنا وہ عمل بتاؤ، جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید والا کیا ہے؟ اس لیے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی آواز

(1) صحيح البخاري، التهجد، باب فضل الوضوء بالليل والنهار، ح: 1149۔
وصحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضي الله عنه، ح: 2458۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنی ہے تو انھوں نے جواب دیا: ”میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید والا نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی وضو (یا غسل) کیا تو اس کے ساتھ جتنی نماز میرے مقدر میں تھی' میں نے ضرور پڑھی۔“

بعض دوسری روایات میں صراحت ہے کہ دو رکعت نماز پڑھتے۔

۱۰ نمازوں میں سُستی منافقوں کا شیوہ ہے

میرے پیارے نوجوان بھائی!

مسجد میں جا کر باجماعت نماز کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لینا صحیح نہیں ہے' ایسا کرنے سے بالآخر یہ ہوتا ہے کہ انسان سست ہو جاتا ہے' اور اس سے اعراض وغفلت اس کی عادت بن جاتی ہے جو نہایت خطرناک امر ہے۔ نماز میں سستی کرنا' لیٹ پڑھنا' یا وقت گزار کر پڑھنا' یا بلا وجہ دو نمازوں کو اکٹھا کرنا یا ہمیشہ نمازوں کی دو ایک رکعت ضائع کر دینا' سنگین جرم ہے' یہ سب صورتیں نماز میں غفلت کی ہیں جن سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝﴾ [الماعون :7-4/107]

”ان نمازیوں کے لیے افسوس اور ویل (تباہی' بربادی اور جہنم کی گہری وادی) ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ جو ریاکار ہیں۔ اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔“

نادان کون؟

﴿فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝﴾ [مریم :59/19]

”پھر ان 'انعام یافتہ بندگانِ الٰہی' کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ضائع کر دی' اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے' سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔"

پھر فرمایا:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝﴾ [مریم :60/19]

"بجز ان کے جو توبہ کر لیں' اور ایمان لائیں' اور نیک عمل کریں' ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور انکی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔" ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ))

میرے پیارے نوجوان بھائی! یاد رکھیے باجماعت نماز سے گریز کرنا صرف منافقین کا شیوہ ہے' اور جماعت سے الگ رہنے والا اس بکری کی طرح ہے' جو ریوڑ سے الگ رہتی ہے اور بھیڑیے کا شکار ہو جاتی ہے۔ الگ رہنے والے کو بھی شیطان آسانی سے اپنے وساوس کا شکار کر لیتا' اور اس پر غالب آ جاتا ہے۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ' فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ' فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةِ)) (1)

"جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں جن میں (باجماعت) نماز کا اہتمام نہ کیا جائے تو ان پر شیطان یقیناً غالب آ گیا ہے' پس تم جماعت کو لازم پکڑو' یقیناً بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے۔"

اللہ اکبر کی عملی تصویر

اس لیے پیارے بھائی! آپ کو چاہیے کہ جیسے ہی مؤذن کی صدائے دلنواز آپ

(1) سنن ابی داؤد' الصلاۃ' باب التشدید فی ترک الجماعۃ' ح:548' اسے ابن خزیمۃ (1486)' ابن حبان (موارد:425)' حاکم (1/ 246) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کانوں میں پڑے تو آپ اپنی تمام مصروفیات چھوڑ کر اقامت ذکر اللہ اور باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف کھنچے چلے آئیں' خود نبی اکرم ﷺ کا بھی یہی عمل ہوتا تھا' چنانچہ اماں عائشہ طاہرہ' مطہرہ' عفیفہ' کائنات بنت الصدیق ؓ فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ' فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ)) (1)

"پیارے رسول ﷺ کا شانۂ نبوت میں ہمارے ساتھ محوِ گفتگو ہوتے اور گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے لیکن جیسے ہی مؤذن کی صدائے دلنواز سنتے تو یوں کھڑے ہو جاتے گویا کہ آپ ہمیں جانتے ہی نہ ہوں۔"

أَقْبِلْ عَلٰى صَلَوَاتِكَ الْخَمْسِ
كَمْ مُصْبِحٍ وَعَسَاهُ لَا يُمْسِي
وَاسْتَقْبِلِ الْيَوْمَ الْجَدِيْدَ بِتَوْبَةٍ
تَمْحُوْ ذُنُوْبَ صَحِيْفَةِ الْأَمْسِ

"اپنی پانچوں نمازوں پر توجہ کرو کیونکہ کتنے صبح کرنے والے شام سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ اور ہر نئے دن کا استقبال توبہ و استغفار سے کرو جس سے تمہارے کل والے صحیفے کے تمام گناہ مٹ جائیں گے۔"

۱۱ آگ اور نفاق سے براءت

میرے پیارے نوجوان بھائی! آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ تکبیر اولیٰ کبھی فوت نہ ہونے پائے' اس کا اہتمام کریں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: 1-بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ' 2-وَبَرَاءَةٌ مِّنَ

(1) صحيح البخاري' الأذان' باب من كان في حاجة أهله فأقيمت الصلوة فخرج' ح:676-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النِّفَاقِ)) (1)

''جس نے چالیس دن نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیں' اس کے لیے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے: 1۔ جہنم سے' 2۔ نفاق سے۔''

صف اول پر نزول رحمت اور فرشتوں کی دعائیں

پیارے بھائی! فرشتے پہلی صف والوں کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ لہٰذا اس فضیلت کو بھی حاصل کرنے میں سستی نہ کریں۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَّلِ))

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

نیز نماز ادا کرتے ہوئے آپ کی کیفیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آپ کا جسم پرسکون ہو' دل ڈر رہا ہو' آنکھیں جھکی ہوئی ہوں اور پہلو زم پڑ چکے ہوں' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرۃ: 238/2]

''اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وادب سے کھڑے ہوا کرو۔'' نیز فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾

[المؤمنون: 2.1/23]

''یقیناً وہ مومن فلاح پا گئے۔ جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے والے ہیں۔''

بواعث خشوع

پیارے بھائی! نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے لیے بنیادی بات یہ ہے کہ

(1) سنن أبي داود' الصلاة' باب تسوية الصفوف' ح:664 اسے ابن خزيمة (1551'1556) اور ابن حبان (موارد:386) نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے دل میں اس بات کا گہرا یقین پیدا ہو جائے کہ جس کے آگے میں اپنی جبینِ نیاز جھکا رہا ہوں' وہ میرا خالق اور معبودِ حقیقی ہے' میں اس کا بندہ اور غلام ہوں' وہ آقا اتنا مہربان اور مشفق ہے کہ اس نے مجھے یہ زندگی اور زندگی کی تمام نعمتوں سے نوازا ہے اور شب وروز اس کے احسانات کی مجھ پر بارش ہوتی رہتی ہے۔ جب دل اس خیال سے سرشار ہو جائے گا تو آپ کے جسم کا رُواں رُواں عجز وخلوص کے ساتھ اپنے رب کے حضور بچھ جائے گا۔ ایسی نماز ہی میں سُرور وگداز پیدا ہوگا' یہی نماز خشوع وخضوع کا باعث ہوگی اور یہی نماز فوز وفلاح کا مژدہ بنے گی۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) (1)

''مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے یہ تصور کرنا چاہیے کہ میں خود اپنے مالک کو دیکھ رہا ہوں۔ لیکن اگر خلوص کا یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم اتنا تصور ضرور ہو کہ میں اپنے خالق ومالک کی نظروں میں ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔''

اسی لیے امام الانبیاء ﷺ بھی حسنِ عبادت کی توفیق مانگا کرتے تھے:

((رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) (2)

''اے میرے رب! مجھے اپنا ذکر وشکر کرنے اور حسنِ عبادت کی توفیق عطا فرما۔''

۱۲ دین کی روح اتباع رسول ﷺ ہے

پیارے بھائی! بلا شبہ نماز ایک مکمل عبادت ہے جو بدنی' قولی اور قلبی عبادات کا حسین امتزاج ہے لیکن اس کی قبولیت کا انحصار اس بات پر ہے کہ اسے رسول اللہ ﷺ

(1) صحيح مسلم' الايمان' باب بيان الإيمان والاسلام والاحسان' ووجوب الإيمان بإثبات قدر الله سبحانه وتعالىٰ' ح: 8۔

(2) سنن أبي داود' الوتر' بابٌ في الاستغفار' ح:1522 وسنن النسائي' السهو' باب: 60' ح:1304۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کی اہمیت کے پیشِ نظر' اسے نسبتاً دوسری چیزوں کے زیادہ واضح شکل میں پیش کیا' اور اپنے قول وعمل سے اس کا عام پرچار کیا' یہاں تک کہ ایک بار نبی' اکرم ﷺ نے منبر پر نماز کی امامت فرمائی' قیام اور رکوع منبر پر کیا (نیچے اتر کر سجدہ کیا' پھر منبر پر چڑھ گئے) اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا:

((إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي)) (1)

''میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے تاکہ تم نماز ادا کرنے میں میری اقتدا کرو اور میری نماز کی کیفیت معلوم کر سکو۔''

نیز نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی زیادہ زوردار الفاظ میں اپنی اقتدا کو واجب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) (2)

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اسلام شخصیات کا نہیں تعلیماتِ الٰہیہ کا نام ہے

پیارے بھائی! دینِ اسلام کسی کی خواہش' پسند' ذاتی سوچ' قیاس اور اجتہاد کا نام نہیں ہے' دین تو صرف ایک ہی چیز کا نام ہے' اور وہ ہے سنت' کس کی؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝﴾ [محمد:33/47]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو' اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔''

---

(1) صحيح البخاري' الجمعة' باب الخطبة على المنبر' ح: 917' وصحيح مسلم' المساجد باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة' ح: 544۔

(2) صحيح البخاري' الأذان' باب في الأذان للمسافر' ح: 631۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی یہ ہے کہ اگر تمھارا عمل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے دائرے میں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا' اور اگر اطاعت کے دائرے میں نہیں ہوگا تو قبول نہیں کرے گا' چاہے وہ عمل سونے کا ہو یا چاندی کا' اس عمل کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں تو صرف ایک ہی عمل قبول ہوتا ہے' اور وہ ہے وہ عمل جو پیغمبر ﷺ کی سنت کے مطابق ہو' جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو ورنہ اس کے سوا کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔

اتباع رسول نہ ہونے پر سجدے مسترد

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنْ هٰذَا الدِّيْنِ الْأَمَانَةُ، وَإِنَّ اٰخِرَ مَا يَبْقَى مِنْ هٰذَا الدِّيْنِ الصَّلَاةُ، وَرُبَّ مُصَلٍّ لَّا صَلَاةَ لَهُ)) (1)

''اللہ رب العزت زمین کی اس پشت سے دین کی پہلی چیز جو اٹھائے گا' ناپید اور ختم کرے گا' وہ امانت ہوگی اور آخری چیز جو (زمین پر) اس دین کی باقی رہے گی' وہ نماز ہے (لوگ آخر تک نمازیں پڑھتے رہیں گے) لیکن نمازیوں کی اکثریت اُن لوگوں پر مشتمل ہوگی جو نمازیں تو پڑھیں گے لیکن ان کو ان کی نمازوں کا کوئی ثواب اور کوئی اجر نہیں ملے گا۔''

اسی طرح معجم طبرانی میں رسول اللہ ﷺ کی ایک اور حدیث ہے:

((وَإِنَّ رَجُلًا لَيُصَلِّي سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ)) (2)

''ایک شخص ساٹھ سال نمازیں پڑھتا ہے مگر اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔''

---

(1) صحيح الجامع الصغير۔

(2) سنن نسائی الطهارة باب ثواب من توضا كما امر حديث 144' وسنن ابن ماجه' اقامة الصلاة والسنة فيها' باب ما جاء في أن الصلاة كفارة' حديث: 1386۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پیارے بھائی! غور کیجئے' آخر کیا وجہ ہے کہ نمازیں کیوں قبول نہیں ہورہیں؟ ساٹھ سال کی نمازیں کیوں ضائع ہورہی ہیں؟ نیکیاں کیوں برباد ہورہی ہیں؟ وجہ یہ ہے کہ نیکیوں میں ہم یہ تو دیکھتے ہیں کہ ظاہری عمل کیا ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کیا ہے؟ آپ کا طریقہ کیا ہے؟

اتباع سنت کے ثمرات

میرے عزیز بھائی! اب ذرا اس حدیث مبارکہ پر بھی غور کریں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ غُفِرَلَهٗ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ)) (1)

''جو شخص ایک بار وضو کرے میرے طریقے کے مطابق' اور ایک بار نماز پڑھ لے میرے طریقے کے مطابق' (صرف ایک بار کا وضو اور ایک بار کی نماز لیکن طریقہ کس کا؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا' (تو کیا ملے گا؟ کیا حاصل ہوگا؟ فرمایا:)

''جب وہ نماز پڑھ کے نکلے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے عمر بھر کے سارے گناہوں کو معاف کردے گا۔''

میرے بھائی! تقابل آپ خود کرلیں' ایک طرف ساٹھ سال کی نمازیں ہیں' قبول نہیں ہورہیں کیونکہ پیغمبر ﷺ کے طریقے کے خلاف ہیں اور دوسری طرف ایک نماز ہے' ایک وضو ہے لیکن طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے' اس کا اجر یہ ہے کہ عمر بھر کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔''

اصل دین کیا ہے؟

اصل اہمیت کس چیز کی ہے؟ دین کی روح اور دین کا ذوق کیا ہے؟ دین کا ذوق

(1) سنن نسائی' الطهارة' باب ثواب من توضأكما أمر' حديث : ١٤٤ و سنن ابن ماجه' اقامة الصلاة و السنة فيها' باب ماجاء في ان الصلاة كفارة حديث۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پیارے بھائی! رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی ہے' اس لیے نمازوں کو سیکھیے' نمازوں کی متابعت' حفاظت اور ان کا اہتمام کیجیے۔

نماز' کفارۂ ذنوب

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ)) (1)

''پانچوں نمازوں کی مثال اس بڑی گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہہ رہی ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو''

مطلب یہ کہ جس طرح پانچ مرتبہ نہانے سے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہتا' بالکل اسی طرح نمازوں کی بروقت اور باجماعت ادائیگی سے انسان کے گناہ دھل جاتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

میرے پیارے نوجوان بھائی! میری نہایت خلوص سے یہ درخواست ہے کہ آپ اپنی نمازیں پیارے رسول ﷺ کے نمونے کی روشنی میں پڑھا کریں تاکہ ان نمازوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول عام حاصل ہو کیونکہ جس طرح نبی' اکرم ﷺ کی ذات روئے زمین کے تمام بزرگوں اور اماموں سے اعلیٰ وارفع ہے' اسی طرح آپ کی تعلیم اور سنت بھی روئے زمین کے تمام طریقوں سے اعلیٰ وارفع ہے' چونکہ ہر شخص کی براہ راست کتب حدیث تک رسائی ممکن نہیں ہے' اس لیے آپ ﷺ کی نماز کی کیفیت کو جاننے کے لیے نماز سے متعلق کوئی اچھی سی کتاب گھر میں ضرور رکھنی چاہیے جس سے بچے اور بڑے فائدہ اٹھا سکیں۔

عاجز کی نظر میں' ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ کی کتاب ''نماز نبوی ﷺ'' جیسے کتاب

---

(1) صحيح مسلم' المساجد' باب المشي الى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات' ح: 668۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسنت کے عالمی ادارہ ''دار السلام'' کو شائع کرنے کی سعادت نصیب ہوئی' اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۱۳

پیارے نوجوان بھائی! تمام نمازوں میں بالعموم اور نمازِ فجر میں بالخصوص' سستی اور کوتاہی کا ارتکاب کرنے سے اپنے آپ کو بچائیں' ایسا نہ ہو کہ یہ فعل سرزد ہونے سے منافقین کے ساتھ مشابہت ہو جائے جن کے لیے یہ نماز بہت بوجھل اور گراں بار ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْيَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)) (1)

''بے شک منافقوں پر دو نمازیں بوجھل ہیں: 1۔نمازِ عشاء 2۔نمازِ فجر۔اور اگر انھیں پتہ چل جائے کہ ان میں کتنا اجر وثواب ہے تو انھیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑھے' تو وہ ضرور ان نمازوں میں آئیں۔''

نیز فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ' فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) (2)

''جس نے صبح کی نماز پڑھی' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے (حفاظت) میں آجائے گا' کہیں ایسا نہ ہو' کہ تم اللہ تعالیٰ کے اُس بندے کو تنگ کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمے کے متعلق کچھ طلب کرلے' کیونکہ جس شخص سے اللہ تعالیٰ نے سوال کرنا ہوگا' اللہ رب العزت اسے پکڑ لے گا' پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ

---

(1) صحیح مسلم' المساجد' باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید' ح:651۔

(2) صحیح مسلم' المساجد' باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ' ح: 657۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جھونک دے گا۔"

رات بھر کے قیام کا اجر وثواب

پیارے بھائی! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے پر اللہ رب العزت ساری رات کی عبادت وقیام کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) (1)

"جس نے جماعت سے عشاء کی نماز پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات کا قیام کیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔"

یقیناً یہ عظیم فائدہ حاصل کرنے کے لیے تھوڑی سی جدو جہد کی ضرورت ہے۔

روز قیامت مکمل روشنی کا مژدۂ جانفزا

پیارے بھائی! جو شخص نیند میں خواب و استراحت کے مزے اور نرم و گرم بستر کا لطف چھوڑ کر نماز کی طرف چل پڑتا ہے، رات کی تاریکی میں رضائے الٰہی کی تلاش میں روانہ ہوتا ہے تو اسے اپنی اس مخلصانہ کاوش سے مسرور ہونا چاہیے، اور نبوی خوش خبری سن کر اس پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (2)

"اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے،

---

(1) صحيح مسلم، المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، حديث: 656۔

(2) سنن ابن ماجه، المساجد والجماعات، باب المشي إلى الصلاة، حديث: 781۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انھیں قیامت کے دن مکمل نور حاصل ہوگا۔"

باری تعالیٰ سے ملاقات کے لیے چند مفید اسباب

میرے پیارے نوجوان بھائی! ذیل میں چند ایک ایسے امور ذکر کیے جا رہے ہیں جو صلاۃ الفجر کی بروقت اور باجماعت ادائیگی میں آپ کے لیے ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

1۔ اللہ رب العزت کی عظمت وجلالت کا نقش آپ کے دل و دماغ پر اس قدر گہرا ہونا چاہیے کہ آپ اس کی محبت میں سرشار اس کے ساتھ ملاقات کے لیے خوشی خوشی نرم و گداز بستر کو چھوڑ کر مسجد کی طرف چل پڑیں۔

2۔ سونے کے وظائف واذکار کی پابندی کریں۔

3۔ سونے سے پہلے مضبوط ارادہ کر کے سوئیں کہ انشاء اللہ فجر کی نماز مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرنی ہے۔

4۔ باوضو ہو کر طہارت کی حالت میں سوئیں۔

5۔ نمازِ عشاء کے فوراً بعد سو جائیں۔

6۔ رات کو کھانا کم کھائیں کیونکہ زیادہ کھانا معدے کو بھاری کر دیتا ہے جس کی وجہ سے صبح بیداری کے وقت کافی مشقت محسوس ہوتی ہے۔

7۔ سونے سے پہلے کسی شخص کو تاکید کر دیں کہ وہ آپ کو نمازِ فجر کے لیے بروقت جگا دے۔

8۔ صبح جب آپ نیند سے بیدار ہوں تو فوراً نیند سے جاگنے کی دعا پڑھیں:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ)) (1)

"تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب نے اکٹھے ہونا ہے۔"

---

(1) صحیح البخاری، الدّعوات، باب مایقوله إذا نام، حدیث: 6312۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔فوراً بستر چھوڑ کر طہارت حاصل کریں اور دو رکعت فجر کی سنتیں ادا کر کے مسجد تشریف لے جائیں۔

10۔کہیں ایسا نہ ہو کہ بروقت بیدار ہونے کے باوجود آپ غفلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوبارہ سو جائیں، پھر ممکن ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد، نماز فجر کا وقت ختم ہونے پر ہی بیدار ہوں۔

شیطان کی ایک خطرناک سازش

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ، ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ، عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانًا)) (1)

''شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر، جب وہ سوتا ہے، تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر وہ منتر پڑھتا (افسوں پھونکتا) ہے: تیرے لیے رات بہت لمبی ہے، پس خوب سو۔ جب وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو بھی کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں، اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے، ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔''

(1) صحيح البخاري، تهجد، باب عقد الشيطن على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل، حديث:1162، صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب ماروى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، حديث:776۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازیوں کے ساتھ رابطہ

11۔نمازِ فجر باقاعدگی کے ساتھ' کسی ایک ہی مسجد میں ادا کریں تاکہ جب کبھی آپ نماز کے لیے مسجد میں نہ آسکیں تو آپ کے حلقۂ احباب کے نمازی آپ کے متعلق دریافت کرسکیں۔

أَلَا يَا نَفْسُ وَيْحَكِ سَاعِدِيْنِيْ
بِسَعْيٍ مِّنْكِ فِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ
لَعَلَّكِ فِي الْقِيَامَةِ أَنْ تَفُوْزِيْ
بِطِيْبِ الْعَيْشِ فِيْ تِلْكَ الْعَلَالِيْ

''خبردار اے میرے نفس! تجھ پر افسوس' تو میری مدد کیا کر' اور رات کے اندھیروں میں مسجد کی طرف چلا کر' شاید کہ قیامت کے دن کامیابی سے ہمکنار ہوکر' بلند وبالا جنتوں میں زندگی پر لطف اور خوش گوار ہو۔''

۱۴ عشاء کے فوراً بعد سونے کا اہتمام

میرے پیارے نوجوان بھائی! نمازِ عشاء کے بعد رات گئے تک بے جا جاگتے رہنا خلافِ شریعت ہے' اس لیے نمازِ عشاء کے فوراً بعد سو جانے کا اہتمام کریں۔

سیدنا ابوالمنہال سیار بن سلامۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا)) (1)

''رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے کو اور عشاء کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔''

(1) صحيح البخاري' مواقيت الصلاة' باب مايكره من النوم قبل العشاء' ح: 568۔ و صحيح مسلم' المساجد' باب استحباب التبكير بالصبح' حديث:647۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشاء کے بعد جاگتے رہنے کے نقصانات

عزیز بھائی! عشاء سے قبل سونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح عشاء کی نماز فوت ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور عشاء کے بعد جائز بات چیت بھی' اس لیے ناپسندیدہ ہے کہ اس سے سونے میں تاخیر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آپ کے لیے تہجد یا فجر میں اُٹھنا مشکل ہو جائے گا۔ اس صورت میں گویا نمازِ فجر کے فوت ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے' علاوہ ازیں آپ کا عشاء کی نماز کے فوراً بعد سو جانا اس لحاظ سے بھی بہتر ہے کہ اس دن کی سرگرمیوں کا اختتام نماز پر ہوگا جو افضل ترین عمل ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جب عشاء کے بعد بات چیت ناپسندیدہ ہے تو دوسرے کام بھی جن میں کوئی دینی فائدہ اور شرعی غرض نہیں ہے' ناپسندیدہ ہیں۔ جیسے: کھیل کود' تاش بازی' شطرنج وغیرہ اور آج کل کی عالمی لعنت ٹیلی ویژن اور ویڈیو دیکھنا' یہ ساری چیزیں تو ویسے بھی حرام ہیں۔

15 نماز کے بعد اذکار ماثورہ

نماز سے فراغت کے بعد مسنون اذکار کی پابندی کریں' جیسے 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہَ' 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ' 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر' اور ایک مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہنا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَحْرِ))(1)

''جو شخص بھی نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے اور پھر سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے پڑھتا ہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

نماز کے بعد کے دیگر اذکار جاننے کے لیے کتاب ''حِصْنُ الْمُسْلِمْ'' از: فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی حفظہ اللہ کی طرف رجوع کریں۔

نماز کے بعد' مسجد میں ٹھہرنے کا ثواب

نیز مسجد سے نکلنے میں جلدی نہ کریں' اس لیے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بتلایا ہے کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا' ایسے تین اعمال میں سے ایک ہے جن کے درج ذیل فضائل ہیں:

1۔ مقرّب اور برگزیدہ فرشتے ان اعمال کے تحریر کرنے اور آسمان کی طرف لے جانے میں مسابقت کی خاطر آپس میں جھگڑتے ہیں۔

2۔ ان اعمال کا نام کفارات ہے۔

3۔ ان اعمال کو ادا کرنے والا جب تک زندہ رہے گا' عافیت سے زندہ رہے گا اور اس کو موت بھی عافیت سے آئے گی۔

4۔ ان اعمال کی حفاظت کرنے والا' اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے' جس طرح کہ وہ اپنی ماں کے ہاں پیدا ہونے کے دن تھا۔ ان باتوں کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے' انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(1) صحیح مسلم' الذکر والدعاء' باب فضل التسبیح والتھلیل' حدیث:597

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ.
وَالْكَفَّارَاتُ:
1۔ اَلْمَكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔
2۔ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ،
3۔ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ۔
وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) (1)

''رات کو میرے رب تبارک وتعالیٰ بہترین صورت میں' میرے پاس جلوہ افروز ہوئے' راوی نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا:
حالتِ خواب میں (اللہ رب العزت کی زیارت حالتِ خواب میں ہوئی)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے محمد! کیا تمھیں وہ باتیں معلوم ہیں جن میں برگزیدہ فرشتے آپس میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے کہا: ''ہاں' کفارات میں اور کفارات یہ ہیں:
1۔ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا۔
2۔ باجماعت نماز ادا کرنے کی خاطر پیدل چل کر جانا۔
3۔ دل کے نہ چاہنے کے باوجود' مکمل وضو کرنا۔
اور جس نے یہ اعمال کیے' وہ زندگی عافیت سے بسر کرے گا' اور اس کو موت بھی عافیت سے آئے گی' اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جیسا کہ اپنی ماں کے ہاں جنم لینے کے دن تھا۔''

---

(1) جامع الترمذی' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ' سورۃ صٓ: 40/ 194' شیخ البانی ﷫ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی' 98/3' و صحیح الترغیب والترھیب 194/1۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اکبر! ان تین اعمال کا اجر وصلہ کس قدر جلیل القدر اور عظیم الشان ہے۔ اے رب رحیم وکریم! ہمیں ان تین اعمال کی حفاظت کرنے والوں میں شامل فرمائیے۔ آمین یارب العالمین!

اتباع نہ کہ ابتداع

علاوہ ازیں نماز کے فوراً بعد صرف کلمۂ طیبہ کے ورد اور خود ساختہ صلاۃ وسلام کا اجتماعی طریقہ غیر مسنون طریقہ ہے جس میں کوئی ثواب نہیں' ایسا کرنے سے بچیں' اس لیے کہ مسلمان اتباع کا پابند ہے' ابتداع (دین میں نئی باتیں ایجاد کرنا) اس کا حق نہیں۔

۱۶ جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت

پیارے بھائی! فرائض کی ادائیگی کے ساتھ' اپنی خوشی سے مزید نوافل کا اہتمام بھی کریں۔ یاد رکھیں کہ ان پر مداومت (ہیشگی) جنت میں جانے کا باعث ہے۔

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

((كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ' فَقَالَ لِيْ: سَلْ' فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ' قَالَ: فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) (1)

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات گزارتا تھا۔ آپ کے لیے وضو کا پانی اور آپ کی (دیگر) ضروریات (مسواک وغیرہ) لاتا تھا۔ (ایک رات خوش ہو کر) آپ نے مجھے فرمایا: (کچھ دین ودنیا کی بھلائی) مانگ؟ (مجھ سے دعا کروا)' میں نے کہا: بہشت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز؟ میں نے کہا: بس یہی' پھر آپ نے

(1) صحيح مسلم' الصلاة' باب فضل السجود والحث عليه' حديث: 489

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''پس اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر۔''
یعنی نوافل کثرت سے پڑھ' اس طرح جنت میں تیرے درجات بلند ہوں گے اور تجھے میری رفاقت نصیب ہو جائے گی۔

نوافل کی اہمیت

علاوہ ازیں روزِ قیامت فرائض میں رہ جانے والی کوتاہیوں کا ازالہ نوافل سے کیا جائے گا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((إِنَّ أَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْئًا۔ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: أُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ مِنْهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ أَعْمَالِهِ عَلٰى هٰذَا)) (1)
''بے شک وہ عمل جس کے متعلق قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے حساب لیا جائے گا' اس کی نماز ہے' اگر وہ درست ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب اور سرخ رو ہوگا' اور اگر نماز خراب ہوئی تو بلا شبہ وہ ناکام و نامراد ہوگا' پس اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ عزوجل فرمائے گا: دیکھو! کیا میرے بندے کے نامہ اعمال میں کچھ نوافل ہیں کہ اس کے ذریعے سے فرائض کی کمی کو پورا کر دیا جائے؟ پھر اس کے سارے اعمال کا حساب اسی طریقے پر ہوگا۔''

فرض نمازوں کے ساتھ سنن مؤکدہ کی فضیلت

بنابریں فرض نمازوں کے علاوہ' ہر فرض نماز سے قبل اور بعد جو نوافل (سنتیں)

(1) صحیح سنن ترمذی' ابواب الصلاۃ' باب ماجاء أن أول مایحاسب به العبد یوم القیامۃ' حدیث: 413۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' ان کی بھی بالخصوص پابندی کریں۔

ام المومنین ام حبیبہ رملۃ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ' إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))(1)

''جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ أَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا۔آمین یا رب العالمین!

اللہ کے لیے ذرا سوچیے تو صحیح

پیارے بھائی! آج اگر ہم میں سے کسی کو ماڈل ٹاؤن' ڈیفنس وغیرہ کے کسی ماڈریٹ علاقے میں ایک کنال پلاٹ کی آفر کی جائے تو یقیناً ہر کوئی اسے حاصل کرنے کے لیے جو کہا جائے گا' اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔ عالیشان محل تو ہمیں اللہ جل جلالہ کی جنتوں میں بنا بنایا مل رہا ہے جو سدا بہار رہنے والا ہے' بلا شبہ اسے حاصل کرنے کے لیے سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ضروری ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے' جنت بھی' جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں' نہ نوری ہے' نہ ناری ہے

سوال: فرض نمازوں کے علاوہ مذکورہ بارہ نوافل کب ادا کیے جائیں؟

جواب: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ' أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ' وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا' وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ

---

(1) صحيح مسلم' صلاة المسافرين' باب السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن' حديث: 728۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ))(1)

''جو شخص دن اور رات میں (فرض کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے' اس کے لیے بہشت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے:) چار رکعت ظہر سے پہلے' دو رکعت اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد' اور دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔''

نوافل کی قضا

پیارے بھائی! ان نوافل کا بھرپور اہتمام کریں' اور اگر کبھی فرض نماز سے پہلے ادا کی جانے والی سنتیں لیٹ ہو جائیں یا فرض نماز شروع ہو جانے کی وجہ سے رہ جائیں تو انھیں فرض نماز کے بعد ادا کر لیا کریں' جیسے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا)) (2)

''نبیٔ اکرم ﷺ نے جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو انھیں ظہر کے (فرضوں کے) بعد پڑھتے تھے۔''

حصولِ رحمت کے لیے چار رکعتیں

نیز نمازِ عصر سے پہلے بھی چار سنتوں کا اہتمام کریں کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے حق میں نبیٔ اکرم ﷺ نے دعائے رحمت فرمائی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

(1) سنن ترمذی' الصلاۃ' باب ماجاء فیمن صلّٰی فی یوم ولیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ' حدیث:415۔ اسے امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے' اور اس کی اصل صحیح مسلم میں ہے۔

(2) صحیح سنن ترمذی' ابواب الصلاۃ' باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظهر' حدیث: 426۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)) (1)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے۔''

نوافل گھروں میں

میرے پیارے نوجوان بھائی! یاد رکھیے مندرجہ بالا نوافل اور دیگر سنتیں، جو فرض نمازوں کے علاوہ ہیں، گھر میں ادا کرنی چاہئیں، کیونکہ اس میں، ایک تو انسان ریا کاری سے محفوظ رہتا ہے، دوسرا اس سے گھروں میں برکت نازل ہوتی ہے۔ اور جس گھر میں نوافل کی ادائیگی کا اہتمام نہیں ہوتا، وہ قبرستان کی طرح ہوتا ہے، جس طرح قبریں عمل اور عبادت سے خالی ہوتی ہیں، ایسے گھر بھی عمل وعبادت سے محروم ہوتے ہیں جو بہت بڑی محرومی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)) (2)

''تم اپنی نمازوں میں سے کچھ حصہ اپنے گھروں کے لیے کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔'' کچھ حصے سے مراد نوافل اور سنتیں ہیں۔

۱۷ نمازی کے آگے سے گزرنے کی حرمت

پیارے نوجوان بھائی! نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے، اس سے احتیاط کریں۔

سیدنا ابوالجہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ

(1) سنن ابی داؤد، الصلاة، باب الصلاة قبل العصر، حديث:1271، وسنن ترمذی، أيضًا، حديث: 430 اسے ابن خزیمة(1193) اور ابن حبان (موارد:616) وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔

(2) صحیح البخاری، الصلاة، باب كراهية الصلاة فی المقابر، حديث: 432، وصحیح مسلم، صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة فی بيته، حديث: 777۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔قَالَ الرَّاوِيُ: لَا أَدْرِي قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً)) (1)

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ علم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے؟ تو وہ چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے اپنے لیے بہتر سمجھے گا۔ حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ نے چالیس دن، چالیس مہینے یا چالیس سال فرمایا تھا۔''

نمازیوں کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ سترے یا ستون کے بغیر عام گزرگاہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھیں، اس سے یا تو گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، یا مسئلے سے ناواقف لوگ آگے سے گزرتے رہتے ہیں، اگر سترہ وغیرہ نہ ہو تو تین میٹر یا تین صف یا مزید احتیاط کے طور پر چار پانچ صف کے فاصلے سے نمازی کے آگے سے گزرنا چاہیے۔

۱۸ رات کے قیام کی اہمیت وفضیلت

میرے پیارے نوجوان بھائی! بارگاہِ الٰہی میں عجز و نیاز کا بہترین وقت آخر شب ہے۔ شب بیداری (قیام اللیل، نمازِ تہجد) اور سحر خیزی کی تاکید کرتے ہوئے نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ)) (2)

''تہجد ضرور پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے، اور تمھارے لیے

(1) صحيح البخاري، الصلاة، باب إثم المارّ بين يدي المصلّي، حديث:510، وصحيح مسلم، الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلّي، حديث:507۔

(2) صحيح ابن خزيمة، حديث: 1135، اسے حافظ عراقی نے حسن جبکہ امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب کے قرب کا وسیلہ، گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ اور (مزید) گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔"

نیز فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرِ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟
مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟
مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟)) (1)

"اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے جب کہ ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور فرماتا ہے:
کوئی ہے جو مجھے پکارے، میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس کو بخش دوں؟"

قرآن مجید میں شب بیداری (قیام اللیل) کو اہل ایمان وتقویٰ کی خاص صفت اور ان کا معمول بتلایا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝﴾ [الذاريات: 17/51]

"(اہل ایمان وتقویٰ دنیا میں) رات کو کم ہی سویا کرتے تھے۔"

پیارے بھائی! کچھ شک نہیں کہ یہ نماز روح کی غذا اور تقویٰ کی دلیل ہے، اس سے نماز کا ذوق اور لطف حاصل ہوتا ہے، لہٰذا تہجد کی پابندی کرنی چاہیے اور طبیعت کو شب بیداری کا عادی بنانا چاہیے۔

ہو صداقت کے لیے مرنے کی جس دل میں تڑپ
پہلے اپنے پیکر خاکی میں جاں پیدا کرے

---

(1) صحيح بخاري، التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، حديث: 1145، وصحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، حديث: 758۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھونک ڈالے یہ زمین و آسمان مستعار
اپنی خاکستر سے پھر اپنا جہاں پیدا کرے
سوئے گردوں نالۂ شب گیر کا بھیجے سفیر
رات کے تاروں میں اپنا رازداں پیدا کرے

وتر کی ترغیب

علاوہ ازیں وتر بھی ضرور پڑھا کریں' دیکھیں یہ بات درست ہے کہ نماز وتر سنتِ مؤکدہ ہے' تاہم اس میں تساہل وتغافل صحیح نہیں۔ کیونکہ سنت رسول ﷺ کی پیروی ہر مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ' وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ))(1)

''نماز وتر فرض کی طرح لازمی نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے مقرر فرمایا ہے (یہ سنت ہے) آپ نے فرمایا :اللہ تعالی وتر ہے (مطلب اپنی ذات وصفات اور افعال میں یکتا ہے' اس کا کوئی ثانی نہیں) اور وتر کو پسند فرماتا ہے' پس اے اہل قرآن !تم وتر پڑھا کرو۔''

۱۹ نماز جمعہ کا وجوب اور جمعے کے دن کی فضیلت

پیارے نوجوان بھائی !خطبہ ونماز جمعۃ المبارک ہر مسلمان عاقل' بالغ' مکلّف اور مقیم پر فرض ہے' فرض نمازوں کی طرح نماز جمعہ کی بھی بڑی اہمیت ہے' اور یہ نماز دوسری

(1) حسن۔سنن ابی داود' الصلاۃ' باب الوتر' حدیث: 1416' سنن ترمذی' ابواب الصلاۃ' باب ماجاء فی ان الوتر لیس بحتم' حدیث:453۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض نمازوں سے کہیں زیادہ افضل ہے‘ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصلَوات الخمس‘ والجمعة الی الجمعة‘ ورمضان الی رمضَانَ‘ مکَفرات ما بینهن‘ اذا اجتنبت الکبائر))(1)

’’پانچوں نمازیں‘ ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک‘ اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک‘ درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں‘ جب کہ بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔‘‘

اس لیے پیارے بھائی! جمعۃ المبارک کے روز جس قدر جلدی ممکن ہو‘ نماز جمعہ کے لیے تیاری کرنی چاہیے‘ کیونکہ جو جتنی جلدی جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) (2)

’’جب جمعہ کا دن ہوتا ہے‘ تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں‘ جو سب سے پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ (پہلی گھڑی میں آنے والے کا ثواب اس قدر ہے‘ جیسے اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ قربان کیا‘ دوسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب اتنا ہے‘ جیسے اس نے گائے کی قربانی دی۔ تیسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب ایسا ہے‘ جیسے اس نے مینڈھے کی قربانی دی) پھر جیسے مرغی صدقہ کی‘ پھر جیسے انڈا صدقہ کیا‘ پھر جب

---

(1) صحیح مسلم‘ الطهارة‘ باب فضل الوضوء والصلاة عقبه‘ حدیث: 233۔

(2) صحیح البخاری‘ الجمعة‘ باب الاستماع إلی الجمعة‘ حدیث: 887 و صحیح مسلم‘ الجمعة‘ باب فضل التهجیر یوم الجمعة‘ حدیث: 850۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام منبر پر آ جاتا ہے' تو فرشتے اپنے رجسٹر سمیٹ دیتے ہیں' اور خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔''

پیارے بھائی! نمازِ جمعہ کے لیے مسجد کی طرف جانے سے پہلے' خوب اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرلیں' مسواک کریں' تیل یا خوشبو وغیرہ بھی لگالیں' صاف ستھرا سفید لباس زیبِ تن کر کے مسجد کی طرف جائیں' خطیب صاحب کے منبر پر براجمان ہونے تک خوب نوافل پڑھیں اور ان کے منبر پر جلوہ افروز ہو جانے کے بعد مکمل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ خطبۂ جمعۃ المبارک سماعت فرمائیں۔ اس دوران ہر قسم کے لغو' فضول اور بے مقصد کاموں اور باتوں سے اجتناب کریں' لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے یا دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے سے بھی احتیاط کریں' اور لیجئے اس عمل پر اجرِ عظیم کی نوید ملاحظہ فرمائیے:

سیدنا اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا)) (1)

''جو آدمی جمعہ کے روز نہایا اور سر بھی دھویا اور بہت سویرے گھر سے نکلا' پیدل چل کر گیا اور سوار نہیں ہوا' امام کے قریب ہو کر بیٹھا' توجہ سے خطبہ سنا اور کوئی فضول حرکت نہیں کی' اس کے لیے ایک ایک قدم پر سال بھر کے روزے اور قیام کا ثواب ہے۔''

پیارے بھائی! غور فرمائیے' اگر آپ خطبۂ جمعہ کے لیے بروقت تشریف لائیں' اور پیدل چل کر آئیں تو ہر قدم پر آپ کو ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملے گا'

(1) سنن ابی داؤد' الطهارة' باب فی الغسل یوم الجمعة' حدیث: 345' وسنن النسائی' الجمعة' باب فضل المشی إلی الجمعة' حدیث: 1383 وصححه الالبانی رحمه الله۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اگر سو قدم چل کر آیا تو اسے سو سال کے روزوں اور قیام کا ثواب' شاید اتنی تو اس کی عمر بھی نہ ہو' اور دیگر اعمال صالحہ کے ساتھ' یہ عمل اس کی نجات کا ضامن بن جائے۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم۔

جان بوجھ کر جمعہ ترک کرنا

نیز یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ مسلسل جمعے کی نمازوں کا ترک ایک ایسا خطرناک فعل ہے کہ اس سے دلوں پر مہر لگ سکتی ہے جس کے بعد انسان کے لیے فلاحِ اخروی کی اُمید ختم ہو جاتی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کے تختوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ)) (1)

''لوگ جمعے چھوڑنے سے باز آجائیں' ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا' پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔''

دعاء والتجاء:

اے اللہ رب العزت! ہر جمعۃ المبارک کو ہمارے لیے مبارک بنا دے۔ اور ہمیں اس کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانے کا اہل بنا دے۔ آمین یارب العالمین!

۲۰ بروز جمعہ کثرت سے درود پڑھنا

سردار کائنات' سرور دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے دین و دنیا کی تمام سعادتوں کا ذریعہ ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ نبی

(1) صحيح مسلم' الجمعة' باب التغليظ في ترك الجمعة' حديث: 865۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ پر روزانہ' بالخصوص جمعۃ المبارک کے روز درود وسلام پڑھتا رہے' ایسا کرنے میں کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا' نہ زیادہ محنت ومشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) (1)

"قیامت والے دن میرے سب سے زیادہ قریب (میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار) وہ شخص ہوگا جو لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا۔"

نیز فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا)) (2)

"جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔"

درود کے بہترین الفاظ وہی ہیں جو نماز میں پڑھے جانے والے درود ابراہیمی میں ہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بتلایا ہوا درود ہے۔

۲۱ جمعۃ المبارک میں قبولیت دعا کی گھڑی

میرے پیارے نوجوان بھائی! اللہ رب العزت نے جمعۃ المبارک کے دن کو ایک اضافی اعزاز سے نوازا ہے کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کی گئی دعا اللہ جل جلالہ ضرور قبول فرماتا ہے' اس لیے جمعے کے دن کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعاء ومناجات کا اہتمام کریں تاکہ آپ اس مبارک گھڑی کو پاسکیں جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(1) سنن ترمذی' ابواب الصلاۃ' باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ' حدیث: 484' اسے ابن حبان (موارد:238) نے صحیح کہا ہے۔

(2) صحیح مسلم' الصلاۃ' باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ' حدیث: 384۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((یوم الجمعۃاثنا عشرساعۃ'فیھا ساعۃ لا یوجد مسلم یسال اللہ فیھا شیئاالا اعطاہ ایاہ فالتمسوھااخرساعۃ بعد العصر)) (1)

''جمعے کا دن بارہ گھڑیوں پر مشتمل ہے'ان میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان بھی اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے سوال کر رہا ہو'اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے' تم اسے نماز عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔''

۲۲ زکاۃ کے فرض ہونے کی تاکید

پیارے بھائی! زکاۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے تیسرا رکن ہے' فرمانِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ:1۔شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ' وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' 2۔وَإِقَامِ الصَّلَاةِ' 3۔وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ' 4۔وَالْحَجِّ'5۔وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) (2)

اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں:

1۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

2۔ نماز قائم کرنا۔

3۔ زکاۃ ادا کرنا۔

4۔ حج کرنا (اگر استطاعت ہو۔

(1) سنن ابی داود'الصلاۃ'باب الاجابۃایۃساعۃھی فی یوم الجمعۃ'حدیث:1048' وسنن النسائی'الجمعۃ'باب وقت الجمعۃ۔والمستدرک للحاکم1/ 279' اسے امام حاکم'امام ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(2) صحیح البخاری' الایمان' باب بیان ارکان الاسلام' حدیث: 16۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

زکاۃ کے معنی

سوال: زکاۃ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: لغوی اعتبار سے زکاۃ کے ایک معنی بڑھوتری اور اضافے کے اور دوسرے معنی پاک صاف ہونے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح کے مطابق زکاۃ میں دونوں ہی مفہوم پائے جاتے ہیں۔ زکاۃ کی ادائیگی سے بقیہ مال پاک صاف ہو جاتا ہے اور عدم ادائیگی سے اس میں غرباء و مساکین کا حق شامل رہتا ہے جس سے بقیہ مال ناپاک ہو جاتا ہے' جیسے کسی جائز اور حلال چیز میں ناجائز اور حرام چیز مل جائے تو وہ جائز اور حلال چیز کو بھی حرام کر دیتی ہے۔

ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ)) (1)

"اللہ تعالیٰ نے زکاۃ اسی لیے فرض کی ہے کہ وہ تمھارے بقیہ مال کو پاک کر دے۔"

قرآن مجید میں بھی یہ بات بیان کی گئی ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ [التوبة 9: 103/9]

"(اے پیغمبر!) ان کے مالوں سے صدقہ لے کر اس کے ذریعے سے ان کی تطہیر اور ان کا تزکیہ کر دیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ زکاۃ وصدقات سے انسان کو طہارت و پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ طہارت کس چیز سے؟ گناہوں سے اور اخلاقِ رذیلہ سے۔

مال کی زیادہ محبت انسان کو خود غرض' ظالم' متکبر' بخیل' بددیانت وغیرہ بنا دیتی ہے' جبکہ زکاۃ مال کی شدت محبت کو کم کر کے اسے اعتدال پر لاتی ہے اور انسان میں رحم و کرم'

(1) سنن أبي داود' الزكاة' باب في حقوق المال' حديث: 1664۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی واخوت' ایثار وقربانی اور فضل واحسان کے جذبات پیدا کرتی ہے' اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم پر زکاۃ ادا کرتا ہے تو اس سے یقیناً اس کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ [هود :114/11]

''بلا شبہ نیکیاں' برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

زکاۃ کے دوسرے معنی بڑھوتری اور اضافے کے ہیں' زکاۃ ادا کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقعہ ہوتی نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں اس میں اضافہ ہوتا ہے' بعض دفعہ تو اللہ تعالیٰ ظاہری اضافہ ہی فرما دیتا ہے' اور اگر ایسا نہ بھی ہو تو مال میں معنوی برکت ضرور ہو جاتی ہے۔ معنوی برکت کا مطلب ہے' خیر وسعادت کے کاموں کی زیادہ توفیق ملنا' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے نیکی کے کام خود کرواتا ہے' یہ اپنے تھوڑے سے مال سے مساجد ومدارس تعمیر کرتے یا ان کی تعمیر میں تعاون کرتے ہیں۔ معاشرے کے نادار اور بے سہارا افراد کی کفالت اور خبر گیری کرتے ہیں۔ جبکہ توفیق خیر سے محروم لوگ' چاہے وہ کروڑ پتی اور ارب پتی ہوں' ان سعادتوں اور فضل واحسان کی ان کرم گستریوں سے محروم ہی رہتے ہیں۔ اسی لیے ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ' وَمَازَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا' وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) (1)

''صدقے سے مال میں کمی نہیں آتی' عفو ودرگزر سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے سربلند اور اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے فروتنی اور عاجزی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے رفعت وبلندی عطا فرماتا ہے۔''

دنیوی برکت کی ایک عجیب وغریب مثال

اللہ اکبر! دنیا میں اللہ تعالیٰ کس طرح بعض دفعہ برکت عطا فرماتا ہے اور اپنے

(1) صحیح مسلم' البرّ والصلة' باب استحباب العفو والتواضع' حدیث: 2588۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوں کو خصوصی امداد سے نوازتا ہے' اس کی ایک مثال صحیح حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: أَسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ' فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ' فَأَفْرَغَ مَاءَهُ' فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ' فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ' فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ' لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ' فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ' لِمَ سَأَلْتَنِي عَنِ اسْمِي؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ' يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ' لِاسْمِكَ' فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا' فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَ آكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ)) **(1)**

''ایک وقت ایک آدمی لق ودق صحرا سے گزر رہا تھا کہ اس نے آسمان سے ایک آواز سنی: (اے بادل!) فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر' پس بادل کا ایک ٹکڑا وہاں سے الگ ہوا' اور ایک پتھریلی زمین پر اس نے پانی برسایا' پھر ایک نالی میں ساری نالیوں کا پانی جمع ہو کر آگے کو بہنے لگا' وہ صحرانورد اس پانی کے ساتھ چلتا رہا تا آنکہ اس نے ایک آدمی دیکھا' جو اپنے باغ میں کھڑا اپنے بیلچے سے پانی اِدھر اُدھر پھیر رہا تھا' اس نے اس باغبان سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا نام بتلایا تو وہ وہی نام تھا جو اس نے بادل سے سنا تھا' باغبان نے اس نو وارد سے پوچھا: بھائی! تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا: بات یہ ہے کہ میں نے اس بدلی میں جس کا پانی برس کر تیرے باغ میں آیا

(1) صحیح مسلم' الزھد' باب فضل الانفاق' حدیث: 2984۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ کم از کم نصاب ہے' یعنی اس سے کم میں زکاۃ عائد نہیں ہوگی' اس سے زیادہ جتنی چاندی ہوگی۔ مذکورہ حساب سے اس کی رقم بنا کر زکاۃ ادا کی جائے۔

سونے کا نصاب

اسی طرح زکاۃ دینا اس شخص پر بھی فرض ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زائد سونا ہو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث میں ہے:

((وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ، حَتّٰى تَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا۔ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ)) (1)

''اور سونے میں تجھ پر کچھ نہیں' جب تک کہ وہ بیس دینار نہ ہو جائیں' پس جب وہ بیس دینار ہو جائیں' اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار زکاۃ ہو گی۔''

اس روایت کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر بعض محققین نے متابعات وشواہد کی بنیاد پر حسن قرار دیا ہے' شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ارواء الغلیل (289/3) میں بعض احادیث وآثار اور ان کے شواہد بیان کیے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سونے کے نصاب کے لیے مذکورہ حدیث صحیح بنیاد ہے۔

ایک دینار کا وزن ہے:	4/25 گرام۔
5 دینار کا وزن:	21/25 گرام۔
20 دینار کا وزن:	85 گرام۔

یہ سونے کا نصاب ہے' چاہے ڈلی ہو یا زیورات کی شکل میں۔ (2)

(1) سنن أبي داود' الزكاة' باب في زكاة السائمة' حديث: 1573۔

(2) الروضة الندية (حاشيه) 472/1 بحواله "الأموال في دولة الخلافة" عبدالقيوم زلوم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

یہ کم از کم نصاب ہے' یعنی اس سے کم میں زکاۃ عائد نہیں ہوگی' اس سے زیادہ جتنی چاندی ہوگی۔ مذکورہ حساب سے اس کی رقم بنا کر زکاۃ ادا کی جائے۔

سونے کا نصاب

اسی طرح زکاۃ دینا اس شخص پر بھی فرض ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زائد سونا ہو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث میں ہے:

((وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ، حَتّٰى تَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا۔ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ)) (1)

"اور سونے میں تجھ پر کچھ نہیں' جب تک کہ وہ بیس دینار نہ ہو جائیں' پس جب وہ بیس دینار ہو جائیں' اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار زکاۃ ہو گی۔"

اس روایت کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر بعض محققین نے متابعات وشواہد کی بنیاد پر حسن قرار دیا ہے' شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ارواء الغلیل (289/3) میں بعض احادیث وآثار اور ان کے شواہد بیان کیے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سونے کے نصاب کے لیے مذکورہ حدیث صحیح بنیاد ہے۔

ایک دینار کا وزن ہے:	4/25 گرام۔
5 دینار کا وزن:	21/25 گرام۔
20 دینار کا وزن:	85 گرام۔

یہ سونے کا نصاب ہے' چاہے ڈلی ہو یا زیورات کی شکل میں۔ (2)

(1) سنن أبی داود' الزکاۃ' باب فی زکاۃ السائمۃ' حدیث: 1573۔

(2) الروضۃ الندیۃ (حاشیہ) 472/1 بحوالہ "الأموال فی دولۃ الخلافۃ" عبدالقیوم زلوم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکاۃ نکالنے کا طریقہ

اس میں چالیسواں حصہ (ربع العشر) زکاۃ ہے' یعنی بیس دینار میں نصف دینار' (2 ماشہ 2 رتی' یا 2 گرام ایک سو ستاسی ملی گرام) چالیس دینار میں ایک دینار۔

دوسرا طریقہ زکاۃ نکالنے کا یہ ہے کہ جب سونا ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو تو زکاۃ دیتے وقت فی تولہ سونے کی قیمت معلوم کر لی جائے' اور جتنی رقم بنے' اس میں سے ڈھائی فیصد (فی ہزار' 25 روپے) کے حساب سے زکاۃ ادا کر دی جائے' یہ آپ کے اخلاق اور مال کی تطہیر کا ذریعہ ہے۔

۲۳ زکاۃ کے علاوہ دیگر صدقات

پیارے بھائی! زکاۃ کے علاوہ بھی ضرورت مندوں پر خوب صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ)) (1)

''بلا شبہ مال میں زکاۃ کے علاوہ دیگر حق بھی ہے۔''

پیارے بھائی! یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسلام کا مطالبہ صرف زکاۃ ہی پر ختم نہیں ہو جاتا' بلکہ صاحب استطاعت کو ہر ضرورت کے موقعے پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہنا چاہیے۔ قرآن مجید نے اسی لیے متعدد مقامات پر ''زکاۃ'' کی بجائے ''انفاق'' کا لفظ استعمال کیا ہے جو عام ہے' اور زکاۃ اور دیگر صدقات دونوں کو محیط ہے' متقین کی صفات میں بتایا گیا ہے:

﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ [البقرة : 3/2]

''اور وہ ہمارے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(1) جامع الترمذي' الزكاة' باب ماجاء أن في المال حقًّا سوى الزكاة' حديث: 659۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) (1)

"قیامت کے دن مومن پر اس کے صدقے کا سایہ ہوگا۔"

نیز آپ نے فرمایا:

((وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ)) (2)

"صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا ڈالتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔"

صدقہ وخیرات کرنے والے کے لیے فرشتہ دعائے برکت کرتا ہے' رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ' فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ! اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا' وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) (3)

"ہر صبح دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں' ان میں سے ایک کہتا ہے:
یا اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما' جبکہ دوسرا کہتا ہے:
یا اللہ! خرچ نہ کرنے والے کا مال تلف کر دے۔"

معلوم ہوا کہ زکاۃ ادا کر دینے کے بعد بھی کوئی دینی ضرورت پیش آئے یا کوئی ضرورت مند سامنے آئے تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے سے دریغ نہ کیا جائے' بصورتِ دیگر اخلاق کریمہ سے بے اعتنائی کرتے ہوئے ضرورت مندوں سے سنگ دلانہ برتاؤ کرنا اور ان سے رحم وکرم کا معاملہ نہ کرنا بھی عند اللہ جرم ہو سکتا ہے۔

---

(1) مسند أحمد 4/ 233۔

(2) جامع الترمذی' الإیمان' باب ماجاء فی حرمة الصلاة' حدیث: 2616۔

(3) صحیح البخاری' الزکاة' باب: 27' حدیث: 1442۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴ زکاۃ سے اعراض و پہلوتہی پر سخت اخروی وعید

پیارے بھائی! انسان کے اندر داعیۂ عمل پیدا کرنے کے لیے نفسیاتی طور پر دو قوتیں ہیں: ایک محبت اور دوسری خوف' بعض کو جذبۂ محبت' ترغیب وتحریص آمادۂ عمل کر دیتا ہے اور بعض کے قوائے عمل' تازیانے اور خوف کے بغیر متحرک نہیں ہوتے' بہر حال زکاۃ وصدقات سے اعراض وانکار کی صورت میں جہاں دنیا میں مال ودولت سے برکت ختم ہو جاتی ہے' وہاں آخرت میں انسان کو شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اس سلسلے میں نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ. مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ. يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَابَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [ال عمران :180/3]

''جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا' لیکن اس نے اس کی زکاۃ نہ دی تو وہ دولت قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی مثل بنا دی جائے گی' جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (یہ دونوں نشانیاں سخت زہریلے سانپ کی ہیں) وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا' پھر وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کھینچے گا' اور کہے گا:

میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔''

یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حاصل کردہ مال میں بخل کرتے ہیں (زکاۃ ادا نہیں کرتے) یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے' (نہیں) بلکہ یہ ان کے حق میں (انجام کے لحاظ سے) بدتر ہے۔ یہ مال جس میں وہ بخل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں (اور اس کی زکاۃ بھی نہیں نکالتے) قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔"(1)

سونے چاندی کی زکاۃ نہ دینے پر وعید

قرآن مجید کی درج ذیل آیت بھی انھی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اپنے سونے' چاندی اور مال ودولت میں سے زکاۃ نہیں نکالتے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○﴾ [التوبہ :35.34/9]

"اور جو لوگ سونا' چاندی بطور خزانہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ جس دن ان کی دولت کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا' پھر اس سے ان کے ماتھے' ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا:) یہ ہے تمھاری وہ دولت جسے تم نے جوڑ کر رکھا تھا' پس تم اپنی اس دولت اندوزی کا آج مزہ چکھو۔"

لیکن اس وعید سے وہ لوگ خارج ہیں جو اپنے مال میں سے زکاۃ نکالتے اور صدقہ وخیرات کرتے رہتے ہیں' جیسا کہ حدیثِ مبارکہ اور اثر میں اس کی صاف وضاحت آئی ہے جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

ترک زکاۃ کی دنیاوی سزا

پیارے بھائی! اس اُخروی عقوبت کے علاوہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اس قوم کو جو زکاۃ کی ادائیگی سے اعراض کرتی ہے' اِمساکِ باراں اور قحط سالی جیسے عذابوں سے

(1) صحيح البخاري' الزكاة' باب إثم مانع الزكاة' حديث: 1403-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوچار کر دیتا ہے' جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكٰوةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ)) (1)

''جو قوم بھی زکاۃ سے انکار کرتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے بھوک اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

((وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكٰوةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ' وَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا)) (2)

''جو لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے' وہ بارانِ رحمت سے محروم کر دیے جاتے ہیں' اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش کا نزول نہ ہو۔''

۲۵ کرم وسخاوت اور اللہ جل جلالہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نیکی کے کاموں پر خرچ کرنا

میرے پیارے نوجوان بھائی! قلتِ مال کے باعث صدقہ وخیرات کرنے سے گریز مت کریں' صدقہ خواہ کتنا ہی معمولی ہو' اگر محض رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے تو وہ انسان کی نجات کا سبب بن سکتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) (3)

---

(1) رواه الطبراني في الاوسط' حديث: 4577'6788' وصحيح الترغيب والترهيب للألباني: 1/ 467۔

(2) سنن ابن ماجة' الفتن' باب العقوبات' حديث: 4019' وحسّنه الألباني في الصحيحة: 2/ 7-8' حديث: 106۔

(3) صحيح البخاري' الزكوٰة' باب اتقو النّار ولو بشق تمرة' حديث: 1417' و صحيح مسلم' الزكاة' باب الحث على الصدقة' حديث: 1016۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صدقہ کر کے جہنم سے بچ جاؤ' خواہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔''

نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا:

کون سا صدقہ اجر میں زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا:

((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلَ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)) (1)

''زیادہ اجر و ثواب والا صدقہ وہ ہے جو تندرستی کی حالت میں اس وقت کیا جائے جب انسان کے اندر دولت کی چاہت اور اسے اپنے پاس رکھنے کی حرص ہو اور اسے خرچ کرنے کی صورت میں محتاجی کا خطرہ اور (روک رکھنے کی صورت میں) دولت مندی کی امید ہو' ایسا نہ ہو کہ تم سوچتے اور ٹالتے رہو یہاں تک کہ دستِ اجل تمھارا گلا آن دبوچے' اور اس وقت تم مال کے بارے میں وصیت کرنے لگو کہ اتنا مال فلاں کو اور اتنا مال فلاں کو (اللہ کے لیے) دے دیا جائے' حالانکہ اس وقت وہ مال (تمھاری ملکیت سے نکل کر) فلاں (وارثوں) کا ہو چکا ہو۔''

۲۶ صدقہ نہایت خلوص کے ساتھ خفیہ طور پر دینا

پیارے نوجوان بھائی! صدقہ و خیرات میں اخلاص کو مدنظر رکھیں' اور ریا کاری سے پرہیز کریں' کیونکہ پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا رب کے غصے کو بجھا دیتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) (2)

---

(1) صحیح مسلم' الزکاۃ باب بیان أنّ أفضل الصّدقۃ صدقۃ الصحیح الشحیح' حدیث:1032۔

(2) جامع الترمذی' الایمان' باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ' حدیث: 2616۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا ڈالتا ہے' جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔“

صدقہ جب خلوص دل سے اور محض رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے تو معمولی صدقہ بھی انسان کی نجات کا سبب بن سکتا ہے' اس لیے صدقہ خفیہ طور پر کیجئے' نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا (عرش کا) سایہ نصیب فرمائے گا' جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا' ان سات آدمیوں میں سے ایک آدمی وہ ہوگا:

((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)) (1)

”وہ شخص جس نے چھپ کر صدقہ کیا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ کسی غریب کو زکاۃ دے کر یا اس کی امداد کر کے ڈھنڈورا نہیں پیٹا' لوگوں کو نہیں بتایا' اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف اسی شخص کو ہے جس کو اس نے زکوۃ دی یا اس کے ساتھ تعاون کیا۔

البتہ اس سے صرف وہ صورت مستثنیٰ ہے جہاں بطورِ ترغیب کے لوگوں کے ساتھ صدقہ کیا جائے تاکہ اسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی خرچ کرنے پر آمادہ ہوں' ایسی بعض صورتوں میں خفیہ صدقہ کرنے کی بجائے علانیہ طور پر صدقہ کرنا بہتر ہے' تاہم اس میں نمود ونمائش اور ریاکاری کا جذبہ شامل نہ ہو' اگر نمود ونمائش کے جذبے کی آمیزش ہوگئی تو سارا عمل ہی برباد ہو جائے گا۔

۲۷ صدقات وخیرات پر احسان نہ جتلانے کی تاکید

کسی پر صدقہ کر کے' یعنی اسے زکاۃ دے کر یا اس کے ساتھ تعاون کر کے' اس پر

(1) صحیح البخاری' الزکاۃ' باب الصّدقة بالیمین' حدیث: 1423۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان نہ جتلایا جائے اور نہ ایسا رویہ اختیار کیا جائے جس میں اس کی تذلیل وتحقیر ہو اور وہ تکلیف محسوس کرے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟ صَدَقَـٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ﴾

[البقرة :264/2]

''اے ایمان والو! اپنے صدقات احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع نہ کرو۔''

پیارے بھائی! اس سے معلوم ہوا کہ احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے سے صدقہ ہی ضائع ہو جاتا ہے، نیز رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔ قَالَ أَبُوذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَلْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)) (1)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین شخصوں سے نہ کلام کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک ہی کرے گا اور انکے لیے دردناک عذاب ہوگا۔رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا، تو حدیث کے راوی سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ ناکام ونامراد ہوئے اور خسارے میں رہے، اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک وہ جو اپنا ازار (شلوار، پاجامہ اور دھوتی وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ دوسرا احسان کر کے احسان جتلانے والا۔اور تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا سودا بیچتا ہے۔''

(1) صحيح مسلم، الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمنّ بالعطية، حديث: 106۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پیارے بھائی! عام طور پر لوگ مذکورہ دونوں باتوں کی پروانہیں کرتے جس کی وجہ سے بہت سے سفید پوش لوگ ضرورت مند ہونے کے باوجود اسی طرح ایک غریب رشتہ دار اپنے دوسرے مال دار رشتے دار سے مستحق ہونے کے باوجود اس ڈر سے زکاۃ یا صدقہ وصول نہیں کرتا کہ دینے والا بعد میں انھیں احسان جتلا کر یا لوگوں میں ڈھنڈورا پیٹ کر ان کی تذلیل اور ان کی عزت و وقار کو مجروح کرے گا۔

۲۸ رمضان المبارک کے خصائص وفضائل

پیارے نوجوان بھائی! اللہ رب العزت نے رمضان المبارک کو بہت سے خصائص وفضائل کی وجہ سے دوسرے مہینوں کے مقابلے میں ایک ممتاز مقام عطا کیا ہے' جیسے:

- اس ماہِ مبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ﴾ [البقرة :2/185]

- اس کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر (شب قدر) ہوتی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝﴾ [القدر :97/3]

''شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

ہزار مہینے 83 سال 4 مہینے بنتے ہیں۔ عام طور پر ایک انسان کو اتنی عمر بھی نہیں ملتی' یہ امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اسے اتنی فضیلت والی رات عطا فرمائی۔

- ((وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) (1)

''رمضان کی ہر رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔''

---

(1) جامع الترمذي' الصوم' باب ماجاء في فضل شهر رمضان' حديث: 682' وسنن ابن ماجة' الصّيام' باب ماجاء في فضل شهر رمضان' حديث:1642۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)) (1)

"رمضان کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (بڑے بڑے سرکش) شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"

✿((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ (وَشَرَابَهُ) مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ، أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)) (2)

روزے کی بابت اللہ عزوجل فرماتا ہے: "یہ عمل (چونکہ) خالص میرے لیے ہے، اس لیے میں ہی اس کی جزا دوں گا، (کیونکہ) روزے دار صرف میری خاطر اپنی جنسی خواہش، کھانا اور پینا چھوڑتا ہے۔

روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اسے روزہ افطار کرتے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔ اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔"

✿((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (3)

"جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت (اخلاص)

---

(1) صحیح البخاری، الصوم، حدیث: 1898، وصحیح مسلم، الصیام، حدیث: 1079۔

(2) صحیح البخاری، الصوم، باب فضل الصوم، حدیث: 1894، و صحیح مسلم، الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: 164۔

(3) صحیح البخاری، الصوم، باب من قیام رمضان إیمانًا واحتسابًا ونیة، حدیث: 1901۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

ہم رمضان المبارک کا استقبال کیسے کریں؟

پیارے بھائی! یہ اس مہینے کی چند خصوصیات اور فضیلتیں ہیں' اب ہمیں سوچنا ہے کہ ہم کیسے اس کا استقبال کریں؟ کیا ویسے ہی جیسے ہر مہینے کا استقبال ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں اور غفلت کیشیوں سے کرتے ہیں؟ یا اس انداز سے کہ ہم اس کی خصوصیات اور فضائل سے بہرہ ور ہوسکیں' اور جنت میں داخلے کے اور جہنم سے آزادی کے مستحق ہو سکیں؟ اس لیے میرے پیارے بھائی! درج بالا آخری دو سوالوں کے مثبت جواب کے لیے مندرجہ ذیل باتوں پر خصوصی توجہ کریں:

محاسبۂ نفس

1۔ رمضان کے ساتھ ملاقات سے پہلے اپنا حساب وکتاب صاف کر لیں' تمام گناہوں اور برائیوں سے سچی توبہ کریں اور انھیں فی الفور ہمیشہ کے لیے ترک کر دیں۔ جو کوئی والدین کی نافرمانی کر رہا تھا' وہ ان کو راضی کرے۔ جو کوئی گانے سنتا تھا' وہ اس سے توبہ کرے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سننے کے لیے تیار کرے۔ جو کوئی سود کھاتا تھا' اس کو چھوڑ دے اور صرف وہ چیز کھائے جو حلال کمائی سے حاصل ہو' اس طرح ہر مسلمان پر فرض ہے کہ رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے اپنا محاسبہ کرے۔

پروگرامنگ

2۔ پورے مہینے کے لیے منصوبہ بندی کریں' جیسے ایک تاجر فائدے کے موسم سے جتنا ہو سکے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے' بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندے رمضان کا استقبال کرتے ہیں کہ غفلت کے پردے چاک کر دیتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کے ساتھ یہ عزم صادق کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ماہ مبارک کی عظمتوں اور سعادتوں سے ایک مرتبہ پھر نوازا ہے تو ہم اس موقع کو غنیمت سمجھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اس کی فضیلتیں حاصل کریں گے اور اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے، اعمال صالحہ بجالانے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹنے میں صرف کریں گے۔

دعاؤں کا خصوصی اہتمام

3۔ رمضان میں کثرت سے دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے روزے، نماز تراویح ونوافل اور ہر وہ کام آسان کردے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سبب بنے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس کام سے بچائے جس سے آپ کے روزے میں نقصان واقع ہو' کیونکہ دعا عظیم عبادت ہے' دعا بھی کریں اور اس کے لیے انتھک جدوجہد بھی' علاوہ ازیں اپنے آپ کو چیک کریں کہ کیا آپ کی ایمانی کیفیت وہی ہے جو سلف صالحین کی ہوتی تھی؟ وہ چھ ماہ ملاقاتِ رمضان اور بقیہ چھ ماہ قبولیتِ اعمالِ رمضان کی اللہ رب العالمین کے حضور خوب التجائیں کیا کرتے تھے۔

۲۹ دن میں روزہ اور رات کو قیام

پیارے نوجوان بھائی! ماہِ رمضان المبارک سستی' نیند اور غفلت کا نہیں بلکہ دن کو روزے رکھنے اور رات کو قیام کرنے کا مبارک مہینہ ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيٰطِينُ)) (1)

"جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"

(1) صحيح البخاري، الصوم، باب هل يقال رمضان أول شهر رمضان، حديث: 1899، و صحيح مسلم، أول كتاب الصيام، حديث: 1079۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رمضان کی خصوصی فضیلت ہے' اسی کا نتیجہ ہے کہ رمضان میں اہل ایمان کا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اس میں تلاوت قرآن' ذکر و عبادت اور توبہ واستغفار کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔

۳۰ حسب ذیل چیزوں سے احتراز

پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے' جان لیجیے کہ روزے دار کے لیے حسب ذیل چیزوں سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔

جھوٹ سے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ)) (1)

''جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ عزوجل کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے' یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے روزے کی کوئی اہمیت نہیں۔''

جھوٹ اور اس پر عمل سے اجتناب کا مطلب ہے کہ روزے میں نہ جھوٹی بات کی جائے' نہ دجل وفریب پر مبنی کوئی حرکت' جیسے دکان میں بیٹھ کر گاہکوں سے جھوٹ بولنا' ان کو دھوکہ اور فریب دینے کی کوشش کرنا' جیسا کہ بدقسمتی سے بے شمار دکاندار ان حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہیں' یہ حرکتیں ہر وقت ہی ممنوع ہیں لیکن روزہ رکھ کر ان حرکتوں کا ارتکاب تو بہت بڑی جسارت اور غفلت شعاری کا عجیب مظاہرہ ہے۔

صرف بھوک پیاس برداشت کرنا کافی نہیں

ایسے ہی لوگوں کی بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(1) صحيح البخاري' الصوم' باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم' حديث: 1903۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ)) (1)

”کتنے ہی روزے دار ہیں جن کو سوائے پیاس کے روزہ رکھنے سے کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی شب بیدار ہیں جن کو بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

لغو اور رفث سے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَإِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ)) (2)

”روزہ صرف کھانے پینے (کو چھوڑنے) سے نہیں ہے، روزہ تو لغو اور رفث سے بچنے کا نام ہے۔“

لغو:

ہر بے فائدہ اور بے ہودہ کام کو کہتے ہیں، جیسے: ریڈیو اور ٹی وی کے لچر اور بے ہودہ پروگراموں کو سننا اور دیکھنا ہے، تاش، شطرنج اور اس قسم کے دوسرے کھیل ہیں، فحش ناول، افسانے اور ڈرامے ہیں۔ دوست احباب کے ساتھ خوش گپیاں، چغلیاں، بے ہودہ مذاق اور دیگر ناشائستہ حرکتیں ہیں۔

رفث:

جنسی خواہشات پر مبنی باتیں اور حرکتیں ہیں۔ یہ لغو و رفث روزے کی حالت میں بالخصوص منع ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ تمام لغویات اور قبائح (بری باتوں) سے اجتناب اور تمام خوبیوں سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جائے۔

(1) مسند احمد: 2/ 441، وسنن الدارمی، الرقائق، باب فی المحافظة علی الصوم، حدیث: 2716، وقال الالبانی رحمہ اللہ: إسنادہ جید، مشکوۃ للألبانی: 1/ 626۔

(2) صحیح ابن خزیمة: 3/ 242، حدیث: 1996۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ جہالت کے مقابلے میں صبر وتحمل اور درگزر سے کام لینا

پیارے بھائی! روزے دار کے لیے جس طرح کھانا پینا اور بیوی سے قربت منع ہے' اسی طرح روزے کی حالت میں اپنی زبان اور اپنے دیگر اعضاء کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ' فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)) (1)

''جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ دل لگی کی باتیں کرے اور نہ شوروغل کرے' پس اگر کوئی اس کو گالی گلوچ دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے: میں تو روزے دار ہوں۔''

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بحالتِ روزہ اگر کوئی آپ سے لڑنے جھگڑنے کی کوشش کرے اور گالی گلوچ کر کے اشتعال دلائے' تو آپ اس جہالت کے مقابلے میں صبر وتحمل اور عفو ودرگزر سے کام لیں' مشتعل ہونے کی بجائے یہ یاد رکھیں کہ میں روزے دار ہوں' مجھے ان چیزوں سے اجتناب کرنا ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے' اپنی زبان کو اللہ جل جلالہ کے ذکر اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رکھیں' اور دوسرے فریق کو بھی اپنے عمل سے یہ وعظ ونصیحت کریں کہ روزے کی حالت میں بالخصوص جدال وقتال سے بچنا اور قوتِ برداشت سے کام لینا چاہیے۔

۳۲ قیام اللیل

میرے پیارے نوجوان بھائی! رمضان المبارک کے خصوصی اعمال ووظائف میں

---

(1) صحیح البخاری' الصوم' باب ھل یقول: إنّی صائم اذا شتم؟ حدیث: 1904' و صحیح مسلم' باب حفظ اللّسان للصّائم' حدیث: 1151۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا عمل قیام اللیل (راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی بارگاہ میں عجز و نیاز کا اظہار کرنا) ہے۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے عباد الرحمٰن (رحمٰن کے بندوں) کی جو صفات بیان فرمائی ہیں' ان میں ایک یہ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○﴾ [الفرقان :64]

''اور ان کی راتیں اپنے رب کے سامنے قیام وسجود میں گزرتی ہیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (1)

''جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کی حالت میں' ثواب کی نیت (اخلاص) سے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔''

قیام کی تعداد

راتوں کا قیام نبی اکرم ﷺ کا بھی مستقل معمول تھا' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان میں (راتوں کو) کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

آپ نے جواب دیا:

((مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً)) (2)

''رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے' خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور۔''

---

(1) صحیح البخاری' صلاۃ التراویح' باب فضل من قام رمضان' حدیث: 2009' و صحیح مسلم' صلاۃ المسافرین' باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح' حدیث: 759۔

(2) صحیح البخاری' التھجّد' باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ' حدیث: 1147۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینِ عظام رحمہم اللہ بھی اس کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور ہر دور کے اہل علم وصلاح اور اصحاب زہد وتقویٰ کا یہ امتیاز رہا ہے۔ خصوصاً رمضان المبارک میں اس کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے۔

رات کا تیسرا آخری پہر

رات کا تیسرا آخری پہر اس لیے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے' اور اہلِ دنیا سے خطاب کرکے فرماتا ہے:

((مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِیْبَ لَهٗ؟ مَنْ یَّسْئَلُنِیْ فَأُعْطِیَهٗ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَأَغْفِرَ لَهٗ؟)) (1)

''کون ہے جو مجھ سے دعا کرے' تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟''

مطلوب سرعت اور برق رفتاری نہیں تدبر وتفکر ہے

علاوہ ازیں تراویح' نفلی نماز ہے' اور ایک مومن نوافل ادا کرتا ہے تو اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا خصوصی قرب حاصل کرنا ہوتا ہے' لیکن عام مساجد میں جس طرح قرآن مجید تراویح میں پڑھا اور سنا جاتا ہے اور جتنی سرعت اور برق رفتاری سے رکوع' سجود اور قومہ وغیرہ کیا جاتا ہے' کیا اس طرح قرآن کریم اور نماز کا حلیہ بگاڑنے سے اللہ تعالیٰ کے قرب کی توقع کی جاسکتی ہے؟

نہیں' ہرگز نہیں' تیزی اور روانی میں قرآن کریم کے سارے اعجاز' فصاحت وبلاغت اور اس کے انذار وتبشیر کا بیڑا غرق کردیا جائے اور اسی طرح نماز کی ساری روح مسخ کردی جائے اور پھر امید رکھی جائے کہ ہمیں اجر وثواب ملے گا' اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے گا اور ہم اس کے خصوصی قرب کے مستحق ہوجائیں گے' یہ سراسر بھول اور فریب

(1) صحیح البخاری' التہجد' باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل' حدیث:1145۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسی ہے' شیطان کا بہکاوا اور اس کا وسوسہ ہے' ہماری نادانی اور جہالت ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ رمضان کے قیام اللیل (تراویح) کی وہ فضیلت ہمیں حاصل ہو جو نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی ہے:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (1)

''جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

تو اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآنِ مجید میں حسنِ تجوید اور ترتیل کا اور اسی طرح نمازوں میں ارکانِ اعتدال کا اہتمام کریں' جیسا کہ ان دونوں باتوں کی تاکید ہے' اس کے بغیر قرآن مجید کا پڑھنا' سننا کارِ ثواب ہے' نہ تراویح و تسبیوں ہی کے اہتمام کی کوئی اہمیت ہے۔

۴۳

ویسے تو پورا رمضان ہی نیکیوں کا موسم بہار اور عبادت و طاعت کا خصوصی مہینہ ہے لیکن اس کا آخری عشرہ تو اس موسمِ عبادت کا نقطۂ عروج ہے۔

رمضان کے عشرۂ اخیر میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنا

نبی اکرم ﷺ اس عشرۂ اخیر میں عبادت کے لیے خود کمر کس لیتے' اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دیتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ' وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ' وَشَدَّ الْمِئْزَرَ)) (2)

---

(1) صحیح البخاری' صلاۃ التراویح' باب فضل من قام رمضان' حدیث: 2009۔

(2) صحیح البخاری' فضل لیلۃ القدر' باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان' حدیث: 2024۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب (رمضان کا آخری) عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور (عبادت کے لیے) کمر کس لیتے۔''

ایک دوسری روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِى غَيْرِهٖ)) (1)

''رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں جتنی محنت کرتے تھے، اور دنوں میں اتنی محنت نہیں کرتے تھے۔''

اس محنت اور کوشش سے مراد ذکر و عبادت کی محنت اور کوشش ہے، اس لیے پیارے نوجوان بھائی! ہمیں بھی نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ان دس دنوں اور راتوں میں خوب محنت اور جدوجہد کر کے اپنے رب کو راضی کرنے کی سعی اور کوشش کرنی چاہیے۔

مشروعیت اعتکاف

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان دس دنوں میں اعتکاف کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ رات دن مسجد کے ایک گوشے میں گزارتے اور دنیوی معمولات اور تعلقات ختم فرما دیتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ)) (2)

''رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔''

---

(1) صحیح مسلم، الإعتكاف، حديث: 1175۔

(2) صحيح البخاري، الاعتكاف، باب الاعتكاف فى العشر الاواخر، حديث: 2025، وصحيح مسلم، الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الاواخر من رمضان، حديث: 1171۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا)) (1)

"نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے مگر جس سال آپ کا انتقال ہوا' آپ نے 20 دن اعتکاف فرمایا۔"

حقیقت اعتکاف

پیارے بھائی! اعتکاف کے معنی ہیں: "جھک کر یکسوئی سے بیٹھے رہنا" اس عبادت میں انسان صحیح معنوں میں سب سے کٹ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے گھر میں یکسو ہو کر بیٹھ جاتا ہے' اس کی ساری توجہ اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے' چنانچہ وہ اس گوشۂ خلوت میں بیٹھ کر توبہ واستغفار کرتا' نوافل پڑھتا' ذکر وتلاوت اور دعاء ومناجات کرتا ہے اور یہ سارے ہی کام عبادات ہیں' اس اعتبار سے اعتکاف گویا مجموعۂ عبادات ہے۔

اعتکاف کے ضروری مسائل

میرے عزیز! اس موقعے پر اعتکاف کے ضروری مسائل بھی سمجھ لینا مناسب ہے:

1۔ اس کا آغاز 20 رمضان المبارک کی شام سے ہوتا ہے' مُعْتَكِفْ (اعتکاف کرنے والا) مغرب سے پہلے مسجد میں آجائے' اور صبح فجر کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف (مُعْتَكَفْ) میں داخل ہو۔

2۔ معتکف کو بلا ضرورت مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

3۔ اسے بیمار کی مزاج پرسی' جنازے میں شرکت اور اسی قسم کے دیگر رفاہی اور معاشرتی امور میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔

4۔ البتہ بیوی آکر مل سکتی ہے' خاوند کے بالوں میں کنگھی وغیرہ کر سکتی ہے' خاوند

(1) صحیح البخاری' الاعتکاف' باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان' حدیث: 2044۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اسے چھوڑنے کے لیے' اگر وہ اکیلی ہو' گھر تک جا سکتا ہے' اسی طرح اگر کوئی انتظام نہ ہو اور گھر بھی قریب ہو تو اپنی ضروریاتِ زندگی کے لیے گھر جا سکتا ہے۔

5۔ غسل کرنے اور چارپائی استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے۔

6۔ اعتکاف جامع مسجد میں کیا جائے' یعنی جہاں جمعے کی نماز ہوتی ہے۔

خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں

عورتیں بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں لیکن ان کے لیے اعتکاف بیٹھنے کی جگہیں مساجد ہی ہیں نہ کہ گھر' جیسا کہ بعض مذہبی حلقوں میں گھروں ہی میں اعتکاف بیٹھنے کا سلسلہ ہے' نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اعتکاف بیٹھتی رہی ہیں اور ان کے خیمے مسجد نبوی ہی میں لگتے تھے' جیسا کہ صحیح بخاری میں وضاحت موجود ہے' اور قرآن کریم کی آیت:

﴿وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ [البقرہ :187/2]

سے بھی واضح ہے۔

اس لیے عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنے کا رواج بے اصل اور قرآن وحدیث کی تصریحات کے خلاف ہے' تاہم چونکہ نفلی عبادت ہے' بنا بریں جب تک کسی مسجد میں عورتوں کے لیے الگ جگہ نہ ہو' جہاں مردوں کی آمدورفت کا سلسلہ بالکل نہ ہو' اس وقت تک عورتوں کو مسجدوں میں اعتکاف نہیں بیٹھنا چاہیے۔

ایک فقہی اصول ہے:

((دَرْءُ الْمَفَاسِدِ أَوْلَى مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ))

''خرابیوں سے بچنا اور ان کے امکانات کو ٹالنا بہ نسبت مصالح حاصل کرنے کے زیادہ ضروری ہے۔''

اس لیے جب تک کسی مسجد میں عورت کی عزت وآبرو محفوظ نہ ہو' وہاں اس کے لیے اعتکاف بیٹھنا مناسب نہیں۔ کیونکہ اعتکاف' نفلی عبادت ہے اور عصمت کا تحفظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض۔ نفل کے شوق میں فرض سے غفلت صحیح نہیں۔

۳۴ ہزار مہینوں سے بہتر رات

میرے پیارے نوجوان بھائی!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رمضان المبارک میں لیلۃ القدر ہوتی ہے جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ [القدر : 3/97]

''شب قدر' ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

ہزار مہینے کے 83 سال 4 مہینے بنتے ہیں۔ عام طور پر انسانوں کی عمریں اس سے کم ہوتی ہیں۔ لیکن امت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی یہ کتنی مہربانی ہے کہ وہ سال میں ایک دفعہ اسے لیلۃ القدر سے نواز دیتا ہے' جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے 83 سال کی عبادت سے بھی زیادہ اجر وثواب حاصل کر سکتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُرِىَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ' فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ لَّا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِىْ بَلَغَ غَيرُ هُمْ فِى طُولِ الْعُمُرِ فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ' خَيرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ)) (1)

''انھوں نے بعض معتمد علماء سے یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ سے پہلے لوگوں کی عمریں دکھلائی گئیں تو آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ آپ کی امت کی عمریں ان سے کم ہیں اور اس وجہ سے وہ ان لوگوں سے عمل میں پیچھے رہ جائے گی جن کو لمبی عمریں دی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ازالہ اس طرح فرمادیا

(1) مؤطا امام مالك' الاعتكاف' باب ماجاء فى ليلة القدر: 1/ 321' طبع مصر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ امت محمدیہ ﷺ کے لیے لیلۃ القدر عطا فرمادی جو ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔"

شب قدر نہ پانے والے کی محرومی

جو اس کی بھلائی سے محروم رہا' وہ بڑا ہی حرماں نصیب ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے شروع ہونے پر فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ)) (1)

"یہ ماہِ مبارک تمھارے پاس آ گیا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' جو اس سے محروم رہا' وہ ہر طرح کی خیر سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے وہی محروم رہتا ہے جو بالکل محرم ہوتا ہے۔"

قدر کی رات کونسی ہے

پیارے بھائی! آخری عشرے کی دس راتوں میں سے جو پانچ طاق راتیں ہیں' اکیسویں' تیئسویں' پچیسویں' ستائیسویں' انتیسویں' ان میں سے کوئی ایک طاق رات' شب قدر ہوتی ہے۔

شب قدر معلوم نہ ہونے کا سبب

اسے مخفی رکھنے میں بھی یہی حکمت معلوم ہوتی ہے' کہ ایک مومن اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے پانچوں راتوں میں اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کرے' اگر اس کو متعین کر دیا جاتا تو لوگ صرف اسی رات کا قیام کرتے۔ ویسے بعض علماء کا خیال یہ رہا

(1) سنن ابن ماجة' الصيام' باب ماجاء في فضل شهر رمضان' حديث: 1644' وقال الالبانی رحمہ اللہ: إسناده حَسَنٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ متعین طور پر ستائیسویں شب ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے' احادیث صحیحہ سے اس کے تعین کی تائید نہیں ہوتی۔

لیلۃ القدر کے قیام کا ثواب

نبی اکرم ﷺ نے اس کی فضیلت میں بیان فرمایا ہے:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (1)

''جس نے شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا (اللہ تعالیٰ کی عبادت کی) 'اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔''

لیلۃ القدر کی تلاش

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اسے تلاش کرنے کی تاکید بھی فرمائی ہے' چنانچہ فرمایا:

((إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ' وَإِنِّي نَسِيتُهَا (أَوْ أُنْسِيتُهَا) فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ)) (2)

''مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی لیکن (اب) اسے بھول گیا (یا مجھے بھلا دیا گیا)' پس تم اسے رمضان کے آخری دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

یعنی ان طاق راتوں میں خوب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تاکہ تم لیلۃ القدر کی فضیلت پا سکو۔ اس لیے آدمی خود بھی مستعد رہے اور اپنے گھر والوں کو بھی تیار کرے' جیسے سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ)) (3)

---

(1) صحیح البخاری' فضل لیلۃ القدر' باب (1) حدیث: 2014۔

(2) صحیح مسلم' الصیام' باب فضل لیلۃ القدر والحث علی طلبھا...... الخ' حدیث: 1167۔

(3) صحیح مسلم' حدیث: 1174۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گزارتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔''

لیلۃ القدر کی چند ایک نشانیاں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شب قدر بڑی آسانی سے گزرنے والی رات ہے' نہ اس میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور نہ ٹھنڈک ہی۔ اس کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی سرخی مدھم ہوتی ہے۔''(1) نیز فرمایا:

((صَبِيحَةِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَا شُعَاعَ لَهَا كَأَنَّهَا طَسْتٌ حَتّٰى تَرْتَفِعَ))(2)

''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی' وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی ہو۔''

شب قدر کی خصوصی دعا

اس رات میں اللہ تعالیٰ کی صفت غفاری کے حوالے سے اللہ جل جلالہ سے معافی مانگی جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے کہا:

((أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ' مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي: أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي)) (3)

---

(1) مسند الطيالسي' 349' و صحيح ابن خزيمه' 3/ 231' و مسند البزار' 6/ 486' شیخ البانی کے شاگرد رشید الشیخ سلیم الہلالی نے اسے حسن کہا ہے۔(صفة صوم النبي ﷺ ص: 90-

(2) صحيح مسلم' صلاة المسافرين' باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح' حديث: 762-

(3) جامع الترمذي' الدعوات' باب في فضل سؤال العافية والمعافاة' حديث: 3513 وقال: حديث: حسنٌ صحيح' وهوكما قال-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ کے رسول ﷺ! بتلایئے اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات قدر کی رات ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

"اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تو مجھے معاف فرما۔"

۳۵ کثرت تلاوت

میرے پیارے نوجوان بھائی! چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان المبارک میں ہوا'

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ [البقرة : 185/2]

اس لیے قران کریم کا رمضان المبارک سے نہایت گہرا تعلق ہے' یہی وجہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں نبی اکرم ﷺ جبریل امین کے ساتھ قرآن کا دور اور مدارسہ (ایک دوسرے کو قرانِ کریم کی منزل سنانا' جیسے قرآن کریم کے دو حافظ ایک دوسرے کو اپنا آموختہ سناتے ہیں) فرمایا کرتے تھے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ)) (1)

"جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملتے اور آپ سے قرآن کا دور کرتے تھے۔"

تلاوت قرآن میں خوف و بکاء

اس لیے آپ بھی کثرت تلاوت کا خوب اہتمام کریں' قرآن مجید کی تلاوت غور وتدبر سے کریں' اس کے معانی ومطالب کو سمجھیں تاکہ تلاوت قرآن میں خوف وبکاء کی کیفیت پیدا ہو سکے' نیز اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کو قلب وذہن میں مستحضر رکھیں۔

(1) صحيح البخاري' كتاب بدء الوحي' حديث: 6' و صحيح مسلم' الفضائل' باب كان النبي ﷺ أجود الناس' حديث: 2308

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں قرآن مجید کو محض تاریخ وقصص کی کتاب نہ سمجھا جائے بلکہ اسے کتاب ہدایت سمجھ کر پڑھا جائے' آیات وعدو وعید اور انذار وتبشیر پر غور وفکر کیا جائے۔

جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت اور اس کی بشارتوں اور نعمتوں کا بیان ہے' وہاں اللہ تعالیٰ سے ان کا سوال کیا جائے' اور جہاں اس کے انذار وتخویف اور وعدو وعید کا تذکرہ ہو' وہاں ان سے پناہ مانگی جائے۔

ہمارے اسلاف اس طرح غور وتدبر سے قرآن پڑھتے' تو ان پر بعض دفعہ ایسی کیفیت اور رقت طاری ہوتی کہ بار بار وہ ان آیتوں کی تلاوت کرتے اور خوب بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے۔ خود پیارے حبیب ﷺ اس طرح غورو تدبر سے قرآن کریم پڑھتے' اور اس سے اثر پذیر ہوتے کہ جن سورتوں میں قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہے' آپ نے ان کے بارے میں فرمایا:

((شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا قَبْلَ الْمَشِيبِ)) (1)

''مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں (سورۂ واقعہ' مرسلات اور عم یتساء لون) نے بوڑھا کر دیا ہے۔''

۳۶ رمضان المبارک میں سخاوت

پیارے بھائی! رمضان المبارک کے خصوصی اعمال ووظائف میں ایک عمل صدقہ وخیرات کرنا بھی ہے' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ' وَكَانَ أَجْوَدَ مَايَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ' فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ' كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ)) (2)

---

(1) جامع الترمذي' تفسير القرآن' باب ومن سورة الواقعة' حديث: 3297' و صحيح الجامع الصغير 1/ 692' والمعجم الكبير للطبراني: 17/ 286' وانظر: الصحيحة للألباني' حديث: 955۔

(2) صحيح مسلم' الفضائل' باب جوده ﷺ' حديث: 2308۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی اکرم ﷺ سخاوت کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے' اور آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔ اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کے لیے) آپ سے جب جبریل علیہ السلام ملتے' تو آپ کی سخاوت اتنی زیادہ اور اتنی عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے' بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

صدقہ وخیرات کا مطلب ہے:

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے فقراء ومساکین' یتامیٰ وبیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا افراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا' بے لباسوں کو لباس پہنانا' بھوکوں کو غلہ فراہم کرنا' بیماروں کا علاج ومعالجہ کرنا' یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی کرنا' معذوروں کا سہارا بننا' مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلا دینا اور اس طرح کے دیگر افراد کے ساتھ ہمدردی وتعاون کرنا۔

سلف صالحین میں اطعامِ طعام کا ذوق وجذبہ بڑا عام تھا' اور یہ سلسلہ بھوکوں اور تنگ دستوں ہی کو کھانا کھلانے تک محدود نہ تھا بلکہ دوست احباب اور نیک لوگوں کی دعوت کرنے کا شوق بھی فراواں تھا۔ اس لیے کہ اس سے آپس میں پیار ومحبت میں اضافہ ہوتا ہے اور نیک لوگوں کی دعائیں حاصل ہوتی ہیں جن سے گھروں میں خیرو برکت کا نزول ہوتا ہے۔

۳۷ روزہ کھلوانے کا اجر

پیارے بھائی! روزے کھلوانا بہت بڑی نیکی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّائِمِ شَیْءٌ)) (1)

''جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا تو اس کو بھی روزے دار کی مثل اجر ملے گا' بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کرے۔''

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)) (2)

''جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا' یا کسی مجاہد کو سامانِ حرب دے کر تیار کیا تو اس کے لئے بھی اس کی مثل اجر ہے۔''

رمضان المبارک میں عمرہ کرنا

نیز رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار یہ ایمان افروز سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا:

((فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ' فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ)) (3)

''جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرنا' اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے۔'' **سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم۔**

اور بخاری شریف کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((حَجَّةٌ مَّعِيْ)) (4)

---

(1) جامع الترمذی' الصوم' باب ماجاء فی فضل من فطر صائمًا' حدیث: 807' اسے ابن خزیمۃ(2064)اور ابن حبان(موارد: 895) نے صحیح کہا ہے۔

(2) شرح السنۃ' باب ثواب من فطر صائما' حدیث :1819۔

(3) صحیح البخاری' العمرۃ' باب عمرۃ فی رمضان' حدیث: 1782' و صحیح مسلم' الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان' حدیث: 1256۔

(4) صحیح البخاری' جزاء الصید' حدیث: 1863۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

اس مقام پر اس عورت کا نام بھی' ام سنان انصاریہ بیان کیا گیا ہے۔

۳۸ سوموار اور جمعرات کے روزے کا استحباب

پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے' جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے صرف رمضان المبارک ہی کے فرض روزے نہیں رکھتے بلکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ہر وقت نفلی روزوں کا بھی اہتمام کرتے ہیں' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ ہر سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)) (1)

''سوموار اور جمعرات کو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں' پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں۔''

ہر مہینے تین روزے رکھنے کا استحباب

ہر مہینے کے ایامِ بیض (چاند کی 13-14 اور 15 تاریخ) کا روزہ رکھتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)) (2)

''مہینے تین دن کے روزے رکھنا' سارا سال روزے رکھنے کے برابر ہے (یا ہمیشہ روزے رکھنا ہے)۔''

---

(1) سنن ترمذی' أبواب الصوم' باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس' حدیث: 737' وقال: حدیث حسن' وصححه الالبانی' حواله مذکور۔

(2) صحیح البخاری' الصوم' باب صیام ثلاثة ایام من کل شهر' حدیث: 1159

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبان کے روزوں کا استحباب

ماہ شعبان کے اکثر ایام روزوں کے ساتھ گزارتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا)) (1)

''نبی اکرم ﷺ شعبان میں سوائے چند دنوں کے باقی دنوں کے روزے رکھتے تھے۔''

تاہم مسلمانوں کے لیے حکم یہی ہے کہ نصفِ اوّل میں تو وہ روزے رکھ سکتے ہیں لیکن شعبان کے نصفِ ثانی میں انھیں روزہ رکھنے سے روک دیا گیا ہے تاکہ ان کی قوت وتوانائی رمضان کے فرض روزوں کے لیے برقرار رہے۔ نبی اکرم ﷺ کو روحانی قوت زیادہ حاصل تھی، اس وجہ سے روزہ آپ کے لیے کمزوری کا باعث نہیں ہوتا تھا، اسی لیے آپ صوم وصال (مسلسل بغیر افطار کیے روزے رکھنے) کا بھی اہتمام کرلیا کرتے تھے لیکن اپنی امت کو آپ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔

عدم طعام کی صورت میں روزہ

علاوہ ازیں جب کبھی گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو اُس دن بھی نبی ﷺ روزہ رکھ لیتے۔

عاشوراء اور نو محرم کے روزے کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ عاشورے (دس محرم) کے دن روزہ رکھتے بلکہ زندگی کے آخری سال آپ نے فرمایا:

((لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ)) (2)

---

(1) صحیح البخاری، الصوم، باب صوم شعبان، حدیث: 1979، و صحیح مسلم، الصیام، باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان، حدیث: 782بعد 1156۔

(2) صحیح مسلم، الصیام، باب ای یوم یصام فی عاشوراء، حدیث: 1134۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو 9 محرم کا روزہ (بھی) ضرور رکھوں گا۔''

بلکہ ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے حکم دیا:

''تم عاشورے کا روزہ رکھو' اور یہود کی مخالفت کرو' اور (اس کے ساتھ) ایک دن قبل یا بعد کا بھی روزہ رکھو۔''(1)

اس لیے اب دو روزے رکھنے مسنون ہیں' 9۔10 محرم یا10۔11 محرم کا روزہ۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشوراء کے روزے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)) (2)

''یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

افسوس! کہ بعض مسلمان محرم کی 9۔10 تاریخ کو اس سنت پر تو عمل نہیں کرتے لیکن اپنی طرف سے گھڑی ہوئی بہت سی بدعات پر نہایت سختی سے عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

شش عیدی روزے

نبی اکرم ﷺ ماہِ شوال کے چھ روزے رکھتے۔ ان روزوں کی اس اعتبار سے بڑی اہمیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ' ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالَ' كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) (3)

''جس نے رمضان کے روزے رکھے' اس کے بعد چھ (نفلی) روزے رکھے

(1) مسند احمد' 4/ 1 2طبع جدید' بہ تحقیق' احمد شاکر مصری' ومجمع الزوائد'3/ 188۔

(2) صحیح مسلم' الصیام' باب استحباب صیام ثلاثة ایام' حدیث: 1162۔

(3) صحیح مسلم' الصیام' باب استحباب صوم ستة ایام من شوال إتباعًا لرمضان' حدیث: 1164۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ پورے زمانے کے روزے کی مانند ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزے اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا کے تحت 300 اور چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہوں گے' اور قمری سال کے 360 دن ہی ہوتے ہیں' یوں گویا ایک مسلمان صائم الدھر (ہمیشہ روزے رکھنے والا) شمار ہوگا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ یہ چھ روزے بھی رکھ لینے چاہئیں تاکہ وہ عند اللہ صائم الدھر شمار ہو۔ یہ چھ روزے متواتر رکھ لیے جائیں یا ناغہ کر کے' دونوں طرح جائز ہیں تاہم شوال کے مہینے میں رکھنے ضروری ہیں۔

لمحہ فکریہ اور دعوتِ غور و فکر

اللہ رب العزت ایک مہینے کے مسلسل روزوں کی مشق سے مسلمان معاشروں اور ملکوں میں ایسا ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں جس میں نیکی غالب اور بدی مغلوب ہو' خیر کی کارفرمائی ہو اور شر کو رونمائی کا موقعہ نہ ملے' حق پر چلنے والے سرخرو ہوں اور باطل پر چلنے والے روسیاہ۔ لیکن افسوس صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں صورتِ حال اس کے برعکس ہے' نیکی مغلوب اور بدی غالب ہے۔ شر خوب پھل پھول رہا ہے اور خیر سکڑتی اور سمٹتی جا رہی ہے' حق کی قوتیں کمزور ہو رہی ہیں اور باطل قوتیں دندنا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ نیکی کرنے والے منہ چھپاتے پھر رہے ہیں اور برائی کرنے والے ڈنکے کی چوٹ پر خوب دھڑلے سے برائیاں کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم سالہا سال سے رمضان المبارک کے روزے رکھتے چلے آ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود نیکی کا عمومی ماحول نہیں بن رہا۔ ہمارے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو رہی اور ہم اخلاق کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں ایسا کیوں ہے؟

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم ایک رسم کے طور پر روزہ رکھ لیتے ہیں' اور اس کی روح کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ایک محدود وقت کے دوران میں تو ہم کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں لیکن محرماتِ ابدی سے اجتناب ضروری نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے۔گویا تقویٰ کی اصل حقیقت سے ہم محروم ہی رہتے ہیں' اس کا نتیجہ یہ ہے کہ روزے سے ہماری ایمانی قوت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا' نہ عقیدۂ آخرت کا صحیح استحضار ہی حاصل ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہی ہمارے دلوں میں راسخ ہوتا ہے۔

جب کہ برائیوں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایمان مستحکم' آخرت پر ایمان مضبوط' اور اللہ تعالیٰ کا خوف عناں گیر ہو۔ جب ایسا ہو جاتا ہے تو پھر انسان نہ صرف یہ کہ خود برائی کا ارتکاب نہیں کرتا بلکہ برائی کو ہوتا ہوا دیکھنا بھی اس کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ ایمان اور تقویٰ اسی جذبہ وشعور کا نام ہے' آج ضرورت اسی شعوری ایمان اور حقیقی تقویٰ کی ہے جو برائی کی راہ میں سدِ سکندری بن جائے' معاشرے میں کسی کو علی الاعلان اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہ ہو' اور لوگ معصیت کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی طرح شرم وحجاب محسوس کریں' جیسے رمضان المبارک میں سرِ عام کھانے پینے میں ایک روزہ خور بھی شرم اور حجاب محسوس کرتا ہے۔

۳۹ متلاشیانِ امن وسکون کے لیے کارگر نسخہ

میرے پیارے نوجوان بھائی! اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ پر رحم فرمائے' جان لیجئے کہ اللہ جل جلالہ کا ذکر تسکینِ نفس اور اطمینانِ قلب کا باعث ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝﴾ [الرّعد : 28]

''اہل ایمان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مخاطب فرما کر حکم دیا:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝﴾ [الأعراف : 205]

''اپنے رب کو اپنے جی (دل) میں صبح وشام گڑگڑاتے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہ اونچی آواز سے' اور غافلوں میں سے مت ہو۔"

یہی حکم اللہ رب العزت نے مومنین کو بھی دیا ہے' چنانچہ فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○﴾ [الأحزاب :41'42]

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔"

ذکر کے معانی واقسام

پیارے بھائی! ان تمام مذکورہ آیات میں ذکر الٰہی کی تاکید اور اس کا حکم دیا گیا ہے۔

ذکر سے مراد ایسے اعمال کی پابندی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے ضروری قرار دیا ہے' یا جن سے اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہ ذکر زبانی بھی ہے' جیسے: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح وتحمید اور اس کی عظمت وجلالت کا ذکر۔ یہ ذکر دل سے بھی ہوتا ہے' یعنی انسان کائنات کے ذرے ذرے میں پھیلی ہوئی ان نشانیوں اور دلائل پر غور وفکر کرے جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت اور ان کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ ذکر اعضاء کے ذریعے سے بھی ہوتا ہے' جیسے انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے آپ کو مصروف رکھے' نماز پڑھے' روزہ رکھے' حج کرے' زکاۃ دے' صدقہ وخیرات کرے وغیرہ۔

اور جب انسان اپنی زبان' قلب اور اعضاء وجوارح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے' مشکلات میں اس کی چارہ سازی کرتا اور اس کی کوتاہیوں سے درگزر فرماتا ہے۔

ذکر اللہ کا ترک موت ہے

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَثَلُ الَّذِی یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِی لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ)) (1)

''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا' زندہ اور مردہ شخص کی مثال ہے۔''

پیارے بھائی! غور کیا آپ نے' اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کا ترک موت کی طرح ہے۔ جس طرح انسان پر موت طاری ہو جائے تو اس کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کرسکتا' اسی طرح اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت برتنے والا اللہ تعالیٰ سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کر پاتا' جس سے اسے نفع ہو' اور اللہ رب العزت اس سے خوش ہو جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بابت حسن ظن رکھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی' وَأَنَا مَعَہٗ إِذَا ذَکَرَنِی' فَإِنْ ذَکَرَنِی فِی نَفْسِہٖ' ذَکَرْتُہٗ فِی نَفْسِی' وَإِنْ ذَکَرَنِی فِی مَلَإٍ' ذَکَرْتُہٗ فِی مَلَإٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ)) (2)

''میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں' جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے' اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں' اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ایسی مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہوتی ہے (فرشتوں کی مجلس)''

درج بالا حدیث کے پہلے جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بابت یہ

(1) صحیح البخاری' الدعوات' باب فضل ذکر اللہ عزوجل' حدیث: 6407۔

(2) صحیح البخاری' التوحید' باب ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروایتہ عن ربہ' حدیث: 7537۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین رکھا جائے کہ وہ توبہ قبول فرماتا' مغفرت فرماتا' پریشان حال لوگوں کی چارہ سازی فرماتا اور مصیبتوں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ اس یقین کے ساتھ انسان ایسے کام بھی کرے' جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ان کاموں سے اجتناب کرے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس کے بعد انسان اللہ تعالیٰ سے اچھی اُمید اور حسنِ ظن رکھے۔ جس طرح ایک کاشت کار زمین میں ہل چلا کر اس میں بیج ڈالے' اسے پانی دے' اس کی نگہداشت کرے اور اس کے بعد اچھی فصل کی اُمید رکھے۔ ایک شخص عالم فاضل بننا چاہے' ڈاکٹر یا انجینئر بننا چاہے' تو اس کے لیے پہلے ضروری ہے' کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق وہ کتابیں پڑھے جن سے انسان کو علم حاصل ہوتا ہے' ڈاکٹری یا انجینئرنگ میں کامیاب ہوسکتا ہے' وغیرہ وغیرہ۔

ہر کام کے لیے انسان کو ایک بنیاد اور پھر اس کے لوازمات مہیا کرنے پڑتے ہیں' اس کے بعد ہی اس کے بار آور ہونے کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن اور اچھی اُمید وابستہ کرنے کا مسئلہ ہے' انسان جب تک اس کے لیے بھی ایمان اور عمل صالح کی بنیاد فراہم نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ سے محض حسنِ ظن نادانشی ہی کا مظہر ہوگا۔ ایک غلام جو اپنے آقا کی خدمت کرنے کی بجائے بھاگ جائے' اور اسے ایذاء پہنچائے' اور پھر یہ اُمید رکھے' کہ میرا آقا بہت مہربان قسم کا ہے' وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا' دنیا ایسے غلام کو بے وقوف ہی کہے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے' جو یقیناً اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْن ہے' بڑا بخشنہار ہے' لیکن کن لوگوں کے لیے؟ اپنے بندوں کے لیے' نہ کہ شیطان کے بندوں کے لیے' شیطان اور اس کے بندوں کے لیے تو اس کا فرمان ہے:

﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝﴾ [صٓ: 85]

''میں تجھ سے اور تیرے پیروکاروں سے جہنم کو بھر دوں گا۔''

أَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ آمین یا رب العالمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے بھائی! تہہ دل کے ساتھ دعا فرمایئے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو خوب ذکر الٰہی کرنے اور اس عظیم سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

روز قیامت دنیاوی خوشیونگریاں کچھ کام نہ آئیں گی

کیونکہ ذکر اللہ ہی درحقیقت اس دنیا کی جنت ہے، جو شخص اس میں داخل ہونے سے انکار کرے تو گویا اس نے بہشت بریں میں جانے سے انکار کر دیا۔ بنا بریں دنیا وی خوش بختی، تونگری، عہدے اور مناصب، اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کے کام نہیں آئیں گے، بلکہ وہاں تو صرف ایمان اور عمل صالح کام آئے گا۔ اس لیے میرے پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ کے حضور خوب عجز و نیاز مندی کے ساتھ درج ذیل دعا کیجئے جس میں ذکر و شکر اور ذکر و عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کی گئی ہے کیونکہ اس کی مدد اور توفیق کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا۔

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

"اے معاذ! میں تجھ کو وصیت (تلقین) کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد ان کلمات کا کہنا ترک نہ کرنا:

((اَللّٰھُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ، وَشُکْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) (1)

"اے اللہ! آپ اپنے ذکر، شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرمایئے۔"

۴۰ توبہ و استغفار کی کثرت اور اس کا استمرار

میرے پیارے نوجوان بھائی! ہم کثرتِ ذنوب و معاصی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی

(1) سنن أبی داود، الوتر، باب الإستغفار، حدیث: 1522 اسے ابن خزیمہ (751) ابن حبان (موارد: 2345)، حاکم (1/ 273) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف رجوع نہیں کرتے اور اس سے استغفار (اپنے گناہوں کی بخشش) طلب نہیں کرتے' جبکہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام مغفور ہونے کے باوجود کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((وَاللّٰہِ إِنِّی لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَأَتُوبُ إِلَیهِ فِی الْیَوْمِ أَکْثَرَ مِنْ سَبْعِینَ مَرَّۃً)) (1)

''اللہ کی قسم! بلاشبہ میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔''

استغفار کے فوائد و برکات

اس لیے میرے پیارے بھائی! ہر دم' ہر وقت توبہ واستغفار کا اہتمام ضروری ہے جس کے نتیجے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کے تمام گناہ معاف فرمادے گا' ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ ہر غم سے نجات عطا فرمادے گا' اور ایسی جگہ سے روزی دے گا' جہاں سے آپ کو گمان بھی نہیں ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا ۝﴾

[نوح : 12.10]

''اپنے رب سے معافی مانگ لو' بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ اور تمھاری مال اور اولاد سے مدد کرے گا اور تمھارے لیے باغ پیدا کرے گا' اور تمھارے لیے نہریں جاری کرے گا۔''

ارتکاب معصیت نہیں' اس پر اصرار معیوب ہے

لیکن شرط وہی ہے جو قرآن مجید نے بیان کی ہے:

(1) صحیح البخاری' الدعوات' باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ' ح: 6307۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [آل عمرن :135]

کہ وہ عمداً گناہ پر اصرار نہ کریں' کیونکہ اصرار کے ساتھ توبہ واستغفار ایک بے معنی عمل ہے' جب آپ نے گناہ چھوڑا ہی نہیں ہے بلکہ آپ مسلسل اس کا ارتکاب کر رہے ہیں تو اس کی بابت اللہ تعالیٰ سے یہ کہنا: یا اللہ! مجھے معاف کر دیجیے' ایک عجیب بات ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے مذاق ہے' یہ نظریہ رکھنا کہ محض زبان سے استغفر اللہ پڑھ لینے سے ہر صغیرہ اور کبیرہ گناہ معاف ہو جائے گا' نادانی ہے کیونکہ استغفر اللہ پڑھنا توبہ نہیں ہے' صرف ایک درخواست اور دعا ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے قانون کے مطابق رد یا قبول فرماتا ہے۔ جبکہ حقیقی توبہ واستغفار یہ ہے کہ آپ فی الفور گناہ کے ارتکاب سے باز آجائیں' پھر اس پر بارگاہِ الٰہی میں ندامت کا اظہار کریں' اور دل میں یہ عزم مصمم رکھیں کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اس قسم کی سچی توبہ واستغفار اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے' اور اگر کوئی اور چیز مانع نہ ہو تو آپ کی مغفرت یقینی ہے۔

توحید کے ساتھ ساتھ استغفار کی کرم گستریاں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِيْ' يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ' ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ' يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا' ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا' لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) (1)

''اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے اُمید وابستہ رکھے گا'

(1) جامع ترمذی' الدعوات' باب غفران الذنوب مهما عظمت' ح: 3540 وقال حدیث حسن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تو جس حالت پر بھی ہوگا' میں تجھے معاف کرتا رہوں گا' اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا' اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں' پھر تو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا' اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے' پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں بھی اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔"

۴۱ دعا مومن کا ہتھیار ہے

میرے پیارے نوجوان بھائی!

دعا نازل شدہ آفات اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں' سب کے لیے نفع بخش ہے۔ دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی محروم نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ جسے اپنی رحمت سے نوازنا چاہتا ہے' اسے دعا کی توفیق عنایت فرما دیتا ہے' دعا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عظمت والا عمل ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝﴾ [البقرة : 186]

"جب میرے بندے آپ سے میری بابت پوچھیں' تو میں قریب ہوں' پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے' لوگوں کو چاہیے کہ وہ بھی میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔"

پیارے بھائی! دعا بھی عبادت کی ایک قسم بلکہ اس کی روح اور مغز ہے۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) (1)

---

(1) سنن ابی داؤد' الصلاۃ' باب الدعاء' ح: 1479 وسنن الترمذی' الدعوات' باب ماجاء فی فضل الدعاء' ح: 3372 اسے ابن حبان (موارد: 2396)' حاکم (1/ 490'491) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دعا عبادت ہی ہے۔"

اس لیے دعا بھی صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے کی جائے کیونکہ دعائیں قبول کرنے والا صرف ایک اللہ ہی ہے

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ [النمل : 62]

اور کون ہے جو لاچار کی پکار کو' جب وہ پکارے' قبول کرتا اور برائی کو دور کرتا ہے؟"

لہٰذا دعائیں صرف اللہ تعالیٰ سے کرو' کسی اور سے دعا کرو گے تو یہ گویا اس کی عبادت ہوگی جو شرک ہے۔ علاوہ ازیں وہ بت یا فوت شدہ بزرگ کسی کی فریاد سننے پر بھی قادر نہیں' وہ بھلا مدد کیا کریں گے؟ اس لیے عبادت کی یہ قسم دعا بھی صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

دعا کیا ہے؟

اپنی عاجزی و بیچارگی کا اظہار' اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت کے سامنے اپنی کمزوری' پستی وفروتنی اور ذلت ودماندگی کا اظہار ہی عبادت کی اصل روح ہے۔

اس لیے پیارے بھائی! ہم سب کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے خوب دعائیں مانگنی چاہئیں' خصوصاً رات کے آخری پہر میں' جب اللہ تعالیٰ خود آسمان دنیا پر نزول فرما کر اہل دنیا سے خطاب کر کے کہتا ہے:

((مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟)) (1)

"کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟"

---

(1) صحیح البخاری' التہجد' باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل' ح: 1145۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کیجیے

نیز اپنے الفاظ میں دعا کرنے کی بجائے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ مسنون الفاظ میں دعائیں کی جائیں' اس لیے کہ ایک تو وہ نہایت جامع (ان کے الفاظ تھوڑے اور مفہوم بہت وسیع) ہیں۔ اور دوسرے رسالت مآب ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں جو تاثیر اور برکت کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ)) (1)

''رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے۔''

ان جامع دعاؤں میں سے

ایک نہایت ہی جامع دعا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) (2)

''اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر' اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر' اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔'' آمین یارب العالمین!

---

(1) سنن ابی داؤد' الصلاۃ' باب الدّعاء' ح: 1482' اسے ابن حبان(موارد: 2412' حاکم(5391) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

(2) صحیح بخاری' الدعوات' باب قول النبی ﷺ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة......ح: 6389' و صحیح مسلم' الذکر والدعاء' باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا' ح: 2690۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کے آداب وشرائط

تاہم قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ دعا کے آداب وشرائط کا بھی اہتمام کیا جائے، جیسے:

1۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام۔

2۔ حضور قلب اور خشوع کا اظہار۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر مکمل بھروسہ ویقین۔

4۔ تسلسل وتکرار سے دعا کرنا اور جلد بازی سے گریز۔

5۔ صرف حلال کمائی پر قناعت اور حرام کمائی سے اجتناب وغیرہ۔

رحمت الٰہی سے مایوسی کفر ہے

پیارے بھائی! ان آداب وشرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کی جائے تو یقیناً وہ دعا قبول ہوتی ہے، یا اس کے عوض کچھ اور فوائد انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَدْعُوبِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدَىٰ ثَلَاثٍ :

1۔ إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ۔

2۔ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

3۔ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا' قَالُوا: إِذَنْ نُكْثِرُ' قَالَ: أَللّٰهُ أَكْثَرُ)) (1)

''جو مسلمان بھی کوئی دعا کرتا ہے، بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس دعا کی وجہ سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے:

1۔ یا تو فی الفور اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

---

(1) مسند أحمد: 3/ 18

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ یا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا دیتا ہے۔

3۔ یا اس سے اس کی مثل برائی' تکلیف یا مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: تب تو ہم خوب دعائیں کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس بھی خوب خزانے ہیں۔"

۴۲ استطاعت رکھنے والوں پر حج کرنا فرض ہے

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن اور افضل اعمال میں سے ایک افضل عمل ہے' اس لیے پیارے بھائی! اگر آپ صاحبِ استطاعت ہیں' مطلب یہ کہ اگر آپ کے پاس زادِ راہ ہے' گھر میں آپ کے زیرِ کفالت افراد کا اتنے دنوں کا خرچہ جتنے دن حج کے لیے درکار ہوں' میسّر ہے' نیز آپ پر کسی قسم کا کوئی قرض بھی نہیں ہے تو اس فریضے کی ادائیگی میں جلدی کیجیے' کیونکہ وسائل میسّر آنے کے بعد حج ادا کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝﴾ [آل عمران : 97]

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے' جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔''

پتہ چلا کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو قرآن مجید نے کفر سے تعبیر کیا ہے جس سے اس جرم کی شناعت وقباحت (برائی) واضح ہے۔

حج ساری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا)) (1)

(1) صحیح مسلم' الحج' باب فرض الحج مرة فی العمر' ح: 1337۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے' پس تم حج کرو۔''

حج مبرور ادا کرنے والا حاجی جنتی ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) (1)

''حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔''

وسائل میسر آنے کے بعد حج ادا کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْیَتَعَجَّلْ فَإِنَّهٗ قَدْ یَمْرَضُ الْمَرِیْضُ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ)) (2)

''جو شخص حج کا ارادہ کرے اسے جلدی کرنی چاہیے' کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے' سواری کا بندوبست نہیں ہوسکتا' یا کوئی اور رکاوٹ پیش آجاتی ہے۔''

وسائل رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ قَدَرَ عَلَی الْحَجِّ فَتَرَکَهٗ فَلَا عَلَیْهِ أَنْ یَمُوْتَ یَهُوْدِیًّا أَوْ نَصْرَانِیًّا))

''جو شخص قدرت وطاقت کے باوجود حج نہیں کرتا' وہ خواہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر' یعنی اسلام پر اس کے خاتمے کا امکان نہیں۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

(1) صحیح بخاری' العمرة' باب وجوب العمرة وفضلها' ح: 1773' و صحیح مسلم' الحج' باب فی فضل الحج والعمرہ ویوم عرفة' ح: 1349۔

(2) سنن ابن ماجة' المناسك' باب الخروج الی الحج' ح: 2883' وحسنه الالبانی فی إرواء الغلیل (990)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رِجَالًا إِلَى هٰذِهِ الْأَمْصَارِ، فَيَنْظُرُوا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَةٌ وَلَمْ يَحُجَّ، لِيَضْرِبُوا عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ، مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ)) (1)

''میرا ارادہ ہے کہ اپنے کارندوں کو ملک کے اطراف میں بھیج کر ان لوگوں کا پتہ چلاؤں جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے' تا کہ ان پر جزیہ مقرر کروں' ایسے لوگ مسلمان نہیں' یہ لوگ مسلمان نہیں۔''

۴۳ سنت کے مطابق حج ادا کرنے سے گزشتہ تمام گناہوں کی معافی

پیارے بھائی! حج مبرور کا تقاضا ہے کہ آپ فریضۂ حج امام الانبیاء محمد مصطفی ﷺ کی سنت کے مطابق ادا کریں' اور اس دوران میں فحش گوئی' بے ہودگی' بیوی سے جنسی گفتگو اور دل لگی کی باتیں کرنے سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرنا بھی ترک کر دیں۔ ایامِ حج میں بالخصوص ان سے اجتناب ضروری ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة : 197]

''حج کے مہینے (شوال' ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) معروف ہیں' جو شخص ان میں حج کا عزم کرے' پھر حج کے دوران میں نہ جنسی چھیڑ چھاڑ جائز ہے' نہ بدکاری اور نہ لڑائی جھگڑا ہی۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

(1) رواه سعيد بن منصور في سننه'منتقى الأخبار' كتاب المناسك' باب وجوب الحج على الفور' وكما في التلخيص2/ 426' وسنن البيهقي4/ 334-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) (1)

"جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو وہ اس طرح (پاک ہوکر) لوٹتا ہے، جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔"

۴۴ قبولیت حج کے لیے رزق حلال شرط ہے

پیارے بھائی! یاد رکھیں کہ صرف حلال مال سے کیا جانے والا حج ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتا ہے، حرام مال میں نہ تو خیر و برکت ہوتی ہے اور نہ اس سے کی جانے والی کوئی نیکی درجۂ قبولیت پا سکتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا بِنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَنَادَى: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، زَادُكَ حَلَالٌ وَرَاحِلَتُكَ حَلَالٌ، وَحَجُّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَأْزُورٍ، وَإِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَنَادَى: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ، زَادُكَ حَرَامٌ، وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ، وَحَجُّكَ مَأْزُورٌ غَيْرُ مَأْجُورٍ)) (2)

"جب آدمی حج کے لیے رزق حلال لے کر نکلتا ہے، اور رکاب میں اپنا پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے، تیری لبیک قبول ہو اور رحمتِ الٰہی تجھ پر نازل ہو، تیرا زادِ سفر حلال، اور تیری

(1) صحیح البخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور، ح: 1521، و صحیح مسلم، الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، ح: 1350۔

(2) رواہ الطبرانی، وانظر: فقه السنّة، کتاب الحج، باب الحج من مال حرام۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواری حلال' اور تیرا حج مقبول' گناہوں سے پاک ہے۔ لیکن جب آدمی حرام کی کمائی کے ساتھ نکلتا ہے اور رُکاب میں پاؤں رکھ کر لبیک اللہم لبیک پکارتا ہے' تو آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے' تیری لبیک قبول نہیں' نہ تجھ پر رحمت ہی ہو' تیرا زادِ سفر حرام' تیری کمائی حرام اور تیرا حج گناہوں سے آلودہ اور بے اجر ہے۔"

۴۵ ایمان اور جہاد کے بعد سب سے افضل عمل

میرے پیارے نوجوان بھائی! ایمان وجہاد کے بعد حج کو افضل ترین عبادت کا درجہ ملا ہے جو انسان کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے' جسے کرنے کے بعد انسان گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے' جیسے شکمِ مادر سے پیدا ہونے کے دن تھا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

((أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ' قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ' قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) **(1)**

"کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا: پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا: پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: حج مبرور۔

حج میں اخلاص کا ہونا اور ریاکاری سے بچنا

پیارے نوجوان بھائی! آپ بھی اس مقامِ رفیع کو پانے کی مکمل کوشش کریں' نیز حج خالص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے کریں' اس میں ریاکاری ہو نہ نمائش۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

(1) صحیح بخاری' الایمان' باب من قال إن الایمان ھوا العمل' ح: 26' و صحیح مسلم' الایمان' باب کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال' ح: 83۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة : 196]

”حج اور عمرے کو (خالص) اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی سواری پر حج کیا جس کی زین پرانی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر ایسی چادر تھی جو چار درہم یا اس سے بھی کم قیمت کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةَ)) (1)

”اے اللہ! میں ایسا حج کر رہا ہوں جس میں ریا ہے نہ کوئی شہرت مقصود ہے۔“

خلاف سنت کیا گیا حج مقبول نہیں

علاوہ ازیں تمام مناسک حج سنتِ رسول کے مطابق ادا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ)) (2)

”اے لوگو! مجھ سے حج کے طریقے سیکھ لو۔“

پیارے بھائی! یاد رکھیں خلافِ سنت کیا جانے والا کوئی بھی عمل عند اللہ قبولیت کا درجہ نہیں پاتا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) (3)

”جس نے ہمارے اس دین (اسلام) میں (اپنی طرف سے) کوئی نئی بات

(1) سنن ابن ماجة، المناسك، باب الحج على الرحل۔

(2) صحيح مسلم، 1297، و صحيح الجامع الصغير، 7882، و ابوداؤد، 1970، و سنن نسائی، 5/ 270۔

(3) صحيح بخاری، الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصّلح مردود، ح: 2698، و صحيح مسلم، الاقضية باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ح: 1718۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔“

قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمان ذی شان ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖٓ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝﴾ [النور :63]

”جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اُن کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) اُن پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔“

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو کما حقہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع وپیروی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

چونکہ ہر شخص کی براہِ راست کتب حدیث تک رسائی نہیں ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ کے حج کی کیفیت کو جاننے کے لیے حج کے متعلق کوئی اچھی سی کتاب گھر میں ضرور رکھنی چاہیے جس سے سب فائدہ اُٹھا سکیں۔ عاجز نے بتوفیق الٰہی حج وعمرے کا مسنون طریقہ ایک کتابچے کی شکل میں تیار کیا ہے، اس کا مطالعہ نہایت مفید رہے گا۔

پے در پے حج اور عمرہ، محتاجی اور فقر دور کرتے ہیں

45۔ میرے پیارے بھائی! اس عبادت، کو بار بار کرنے سے فقر ومحتاجی ایسے دور ہوتی ہے جیسے آگ لوہے کو میل کچیل سے صاف کر دیتی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يُنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) (1)

”پے در پے حج اور عمرے کرو، بے شک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

(1) سنن ابن ماجة، المناسك، باب فضل الحج والعمرة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے پیارے بھائی! آپ کو بھی پے درپے حج وعمرہ کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین!

۴۶ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ اور دیگر نیکیوں کی فضیلت

پیارے بھائی! ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ایسے ہیں کہ ان میں مناسکِ حج کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے' لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان دس دنوں کو نیک اعمال کے لیے سب سے زیادہ فضیلت والا قرار دے کر ان لوگوں کے لیے بھی نیکیاں کمانے کی نشاندہی فرمادی ہے جو حج کی سعادت سے محروم رہنے والے ہیں' وہ اپنے اپنے مقام پر رہ کر ان ایام میں نفلی روزوں اور دیگر عبادات کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ اجرو ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ۔يعنى: أَيَّامِ الْعَشْرِ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰه' وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰه' إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهٖ' فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)) (1)

"ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں' جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر (جہاد کے لیے) نکلا' پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا (شہید ہوگیا یہ دوسروں سے یقیناً افضل ہے)۔"

لہٰذا ان ایام کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کا اہتمام کریں۔

---

(1) صحیح بخاری'العیدین'باب فضل العمل فی أیام التشریق'ح 969۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷ علم شرعی کے حصول کی اہمیت و فوائد

میرے پیارے نوجوان بھائی! حصول علم اور تلاش علم ایک مسلمان کی زندگی کا ایسا جزو لاینفک ہے کہ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی' اسی طرح مسلمان نہ تو علم کے بغیر زندگی گزار سکتا ہے' اور نہ اپنی منزل مقصود ہی کو پا سکتا ہے' کیونکہ وہ تلاش علم سے مندرجہ ذیل باتیں حاصل کرتا ہے:

1۔ احکام الٰہی معلوم کرتا ہے۔

2۔ سیرت رسول ﷺ کے مطالعے سے اطاعت رسول ﷺ کا حق ادا کرتا ہے۔

3۔ اسلامی معاشرہ میں رہتے ہوئے حقوق و فرائض سے آگاہ ہوتا ہے۔

4۔ حصول علم سے حق و باطل' کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر لیتا ہے۔

5۔ زندگی کو اعمال صالحہ سے آراستہ کر کے آخرت کی کامیابی کو یقینی بناتا ہے۔

6۔ اپنے سکون و راحت کا سامان مہیا کرتا ہے کیونکہ علم وحشت میں مونس و غمخوار' اجنبی ماحول میں ساتھی' تنہائی کا رفیق' خوشحال و تنگدستی میں رہنما اور دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے (کہ اس کے ذریعے سے باطل کے خلاف مجادلہ بطریق احسن کیا جا سکتا ہے) اسی سے حلال و حرام کی تمیز پیدا ہوتی ہے۔

سب سے پہلی وحی ﴿اِقْرَاْ﴾ پڑھ

پیارے بھائی! غور کیجیے کہ خاتم النبین ﷺ پر پہلی وحی حصول تعلیم سے متعلق ہے' ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝﴾

[العلق :1-5]

''(اے نبی ﷺ!) پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے خون کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھیے کہ آپ کا رب تو بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔"

پیارے بھائی! ان آیات مبارکہ سے چند باتوں کی وضاحت ہوتی ہے:

1۔ قراءت اور کتابت کی ترغیب اور تعلیم انسان کو رب کریم کی طرف سے دی گئی ہے۔

2۔ یہ محض اس کا لطف و کرم ہے کہ اس نے انسان کو لکھنے پڑھنے سے آراستہ کیا۔

3۔ ﴿اِقْرَاْ﴾ دو بار لا کر (اس تکرار سے) پڑھنے کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔

4۔ نوع بشر کو ماضی و حال میں جو کچھ بھی معلوم ہوا ہے یا تو آئندہ جو کچھ معلوم ہو سکے گا، یہ سب فیضان الٰہی ہی کا پرتو ہے، انسان کو اپنے جن جن علوم و فنون، معارف و صنائع پر ناز ہے، سب حق تعالیٰ ہی کے سکھائے، بتائے اور سمجھائے ہوئے ہیں۔

5۔ "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ" میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان "نامعلوم" سے "معلوم" کی طرف بڑھتا ہے، اور یہی علم کی حقیقت ہے۔

6۔ رب کریم کی معرفت اور اسکے احکام معلوم کرنے کا علم، دین میں سب سے فائق ہے۔

شرعی علوم کے ساتھ عصری علوم وفنون میں مہارت کی ترغیب

اس کے بعد اسلام ان تمام علوم کو سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جو نسل انسانیت کو نفع پہنچائیں، خواہ وہ زبان دانی ہو، (کہ مختلف زبانیں سیکھ کر اللہ تعالیٰ کا دین اس کے بندوں تک پہنچایا جائے) یا وہ سائنسی علوم ہوں (کہ ان کے حصول سے بنی نوع انسان کی خدمت پیش نظر ہو) البتہ وہ ایسے علوم سیکھنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے، جو انسانوں کو نقصان پہنچائیں۔ مثلاً: جادو کا علم (کہ اس سے مقصود لوگوں کے درمیان تفریق ڈالنا ہوتی ہے) یا علم نجوم (ستارہ شناسی) وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اسلحہ سازی یا جدید ہتھیار بنانا کہ اس سے دشمن سے دفاع اور بچاؤ پیش نظر ہو، ضروری علم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ [الانفال: 60]

"اور جہاں تک ممکن ہو کافروں کے (مقابلے کے) لیے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو، جن سے تم اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو خائف کر سکو۔"

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾

((اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))**(1)**

"(کفار کے مقابلے کے لیے ہر ممکن قوت تیار رکھو) پھر فرمایا: سن لو! کہ قوت رمی ہے، قوت رمی ہے، قوت رمی ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "الرمي بالسهام" تیر اندازی کرنے، نشانہ بازی کرنے، گھڑسواری کے مقابلے کرانے، اسلحے کے استعمال کے دیگر تمام فضائل بیان کرنے اور ان کی ترغیب دلانے سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ تیار رکھا جائے، تاکہ وہ جنگی مہارت کی مشقوں سے جہاد کے اہداف اور مقاصد حاصل کر سکیں۔**(2)**

زیور علم سے آراستہ ہونا مرد وزن کے لیے ناگزیر ہے

بنا بریں علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(1) صحيح مسلم، الامارة، باب فضل الرمي والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه، ح: 1918۔

(2) شرح النووی: 2/ 143۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ)) (1)

''حصول علم ہر مسلمان پر فرض ہے (خواہ مرد ہو یا عورت)۔''

چہرے کی تروتازگی اور رزق میں کشادگی

نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے لیے یہ دعا فرمائی ہے جو حصولِ علم اور اشاعتِ علم میں دوڑ دھوپ کرتا ہے گویا کہ وہ مخلص مبلغ ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا، فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)) (2)

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے' جو ہماری بات سنے اور اسے من وعن (دوسروں تک) پہنچا دے' اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی جائے' سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اکرم ﷺ نے طالب علم کو جنت کی خوشخبری دی ہے' اور یہ طالب علم کے لیے کتنا بڑا انعام ہے۔ **اللهم اعطنا ولا تحرمنا آمين يا رب العالمين!**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ)) (3)

''جو شخص علم (دین) کی تلاش کے لیے کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔''

---

(1) اسے ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

(2) سنن ترمذی' ابواب العلم' باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع' ح: 2657' اسے ابن حبان (موارد: 74-76) نے صحیح کہا ہے۔

(3) صحیح مسلم' الذکر والدعاء' باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن' ح: 2699۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نافع، موت کے بعد صدقہ جاریہ

پیارے بھائی! طالب علم کے لیے سب سے بڑی راحت اور مسرت یہ ہے کہ اس کی حصول علم، اور تلاش علم کے لیے تمام کوششیں نہ صرف اس کی دنیاوی زندگی کو اطمینان بخشتی ہیں بلکہ اس کی موت کے بعد وہ علم اس کے لیے (تا قیامت) صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔ خاتم النبیین، امام العالمین محمد رسول اللہ ﷺ یہ خوشخبری اس طرح دیتے ہیں:

((إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ)) **(1)**

''انسان کے مرتے ہی اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں: ایک تو وہ صدقہ وخیرات جس کا فائدہ جاری رہے (مسجد ومدرسہ ہسپتال اور سرائے وغیرہ) دوسرا وہ علم جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچے (اچھی تصنیف یا استاد کے ہونہار شاگرد، مدرسہ وکتب وغیرہ) تیسری اولاد صالح، جو والدین کے لیے دعائے خیر کرے (اور اعمال صالحہ کے ساتھ زندگی گزارے)۔''

۴۸ حصول علم ماں کی گود سے گور تک

میرے پیارے نوجوان بھائی! حقیقی علم وہ چشمۂ صافی ہے جو کبھی خراب اور بدبودار نہیں ہوتا، اور یہ وہ آب زلال ہے کہ اسے پینے والا کبھی سیر نہیں ہوتا، بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی تشنگی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((طَالِبَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ الْعِلْمِ وَطَالِبُ الْمَالِ))

''دو قسم کے چاہنے والے کبھی سیر نہیں ہوتے ہیں، ان میں سے ایک علم طلب

(1) صحیح مسلم، الوصیة، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ح: 1631۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا اور دوسرا مال طلب کرنے والا۔"

پیارے بھائی! جان لیجیے کہ علم کا سرچشمہ اور منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' اس لیے رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوتا ہے کہ اس کے حضور ہمیشہ فریاد کرتے رہا کریں:

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝﴾ [طٰهٰ : 114]

"اور کہیے: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

دعا کا مضمون بتلا رہا ہے کہ علم کی کوئی حد نہیں ہے اور اس میں اضافے کے لیے ہمیشہ رب کریم کے حضور دعا گو رہنا چاہیے۔

((اَلْعِلْمُ بَحْرٌ لَّا سَاحِلَ لَهٗ))

"علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی ساحل ہی نہیں۔"

لہٰذا علم نافع حاصل کیجیے تاکہ آپ اپنے آپ کو اور کل عالم کو جہالت اور شرک و بدعت کے اندھیروں سے نکال کر علم اور توحید و ایمان کے اجالوں کی راہ پر گامزن کر سکیں اور تاکہ آپ کو علم ہو کہ فلاں کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاں کام اس کی ناراضی کا باعث ہے۔

کبھی نہ ختم ہونے والا گراں قدر سرمایہ

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علم کو جس قدر خرچ کیا جائے (دوسروں تک پہنچایا جائے) اسی قدر بڑھتا ہے' ایسے ہی جیسا کہ کنوئیں سے جس قدر پانی نکالا جائے' وہ تروتازہ رہتا ہے' ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ دولت علم پر فخر اور ناز کرتے ہوئے کہتا ہے:

رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالُ

"ہم اللہ تعالیٰ کے اسی فیصلے پر راضی ہو گئے کہ اس نے ہمیں دولت سے نوازا ہے' اور جاہلوں کو روپے پیسے دیئے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاص کے بغیر کسی نیکی کا کوئی فائدہ نہیں

مگر شرط اخلاص اور للّٰہیت ہے۔ اگر طلب علم سے مقصود ڈگریوں کا حصول' دنیوی جاہ وحشمت' حرام کی کمائی اور مناصب کا حصول ہو تو ایسا علم انسان کے لئے وبال جان ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ' لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا' لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (1)

''جو شخص وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی طلب کی جاتی ہے' اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کا سازوسامان حاصل کیا جائے تو وہ قیامت کے روز جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

۴۹ مجالس دینیہ' جنت کے باغیچے

پیارے نوجوان بھائی! مجالس علم میں علمائے کرام کے روبرو دوزانو بیٹھ کر علم حاصل کریں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ' إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ' وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ' وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ' وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) (2)

''اور جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں' اور اس کے درس وتدریس کا اہتمام کرتے ہیں۔ تو ان

(1) سنن أبي داود' العلم' باب طلب العلم لغير الله تعالىٰ' ح:3664 اسے ابن حبان (موارد :89)' حاکم' (75/1) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

(2) صحیح مسلم۔ الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن' وعلى الذكر' ح:2699۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت (طمانیت) نازل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے انہیں (اپنے نورانی پروں سے) گھیر لیتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق (فرشتوں) میں کرتا ہے۔"

اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا

پیارے بھائی! اپنے آپ کو اس چیز سے مستغنی تصور نہ کریں' کیونکہ اگر حصول علم کیلئے از خود کتاب کا پڑھ لینا کافی ہوتا تو اللہ تعالیٰ قوموں پر صرف کتابیں نازل فرما دیتا' اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں رسولوں کو مبعوث نہ فرماتا' اور پھر جس کی استاد صرف کتاب ہو' معلم ٹیچر سے وہ رہنمائی نہ لیتا ہو تو ایسے شخص سے غلطیاں زیادہ سرزد ہونے کا امکان باقی رہتا ہے' اور اس کے قدم بھی ڈگمگاتے رہتے ہیں۔

اس لئے میرے پیارے بھائی! (انما العلم بالتعلم) "علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔" مشائخ کے سامنے بیٹھ کر پڑھنے سے' ورنہ سراسر گمراہی ہی گمراہی ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ' وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا' اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا' فَسُئِلُوا' فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ' فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)) (1)

"اللہ تعالیٰ علم اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے سینوں) سے کھینچ لے۔ لیکن وہ علم کو علماء کی وفات کے ذریعے سے اٹھائے گا' یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے' پس ان سے

(1) صحیح بخاری' العلم' باب کیف یقبض العلم' ح: 100' و صحیح مسلم' العلم' باب رفع العلم وقبضه' 2673۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے' اور (یوں) خود بھی گمراہ ہوں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

ہدایت کے مینار اور اندھیروں میں روشنی بہم پہنچانے والے چراغ

ویسے بھی وہ عالم حق جس سے لوگ فیض یاب ہوتے ہوں' گم گشتہ راہ منزل کا سراغ پاتے ہوں' جو خود بھی عمل کی شاہراہ پر گامزن ہو' اور جس کی زندگی کا واحد مقصد پہلے اپنی اصلاح اور پھر دوسروں کی اصلاح ہو' جس کی مثال اسی منارۂ نور کی سی ہو جو خود بھی روشن ہو اور بھولے بھٹکے مسافر بھی اسی کی روشنی میں اپنی منزل کی راہ دیکھتے ہوں۔ ایسے عالم دین کی ہم نشینی اور صحبت یقیناً انسان کی دنیوی واخروی فوز وفلاح اور سعادت کا باعث ہے۔

میرے پیارے بھائی!

اَلْعِلْمُ فِيهِ حَيَاةٌ لِلْقُلُوبِ
كَمَا تَحْيَا الْبِلَادُ إِذَا مَسَّهَا الْمَطَرُ
وَالْعِلْمُ يَجْلُو الْعَمٰى عَنْ قَلْبِ صَاحِبِهِ
كَمَا يُجْلِي سَوَادَ الظُّلْمَةِ الْقَمَرُ

"دلوں کے لیے علم میں اس طرح زندگی ہے' جس طرح بارانِ رحمت سے بستیوں اور شہروں کے میدان سرسبز وشاداب ہو جاتے ہیں' علم تاریکیٔ قلب کو اس طرح زائل کر دیتا ہے جس طرح چاند گھپ اندھیرے کو۔"

علم نور ہے لیکن کس کے لیے؟

پیارے بھائی! علم سے روشنی اس وقت ملتی ہے جب درج ذیل نصیحتوں پر عمل کیا جائے:

1- وقت کی قدر:

وقت گراں مایہ سرمایۂ حیات ہے جس کا ہر ہر لمحہ ماضی میں تحلیل ہوتا جا رہا ہے' جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں' وہ کامیاب ہو جاتے ہیں' اور جو اسے یونہی ادھر اُدھر ضائع کرتے ہیں' وہ ناکام رہتے ہیں۔ پیارے بھائی! آپ کو بار بار سورہ ''وَالْعَصْر'' پر غور کرنا اور اُسے پڑھتے رہنا چاہیے۔

2- تقویٰ کی راہ:

حصولِ علم کے لیے تقویٰ زادِ راہ ہے' اس سے حافظہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾

[البقرة :282]

''اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ' اللہ تعالیٰ تمھیں علم عطا فرما دے گا' اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوْءَ حِفْظِي
فَأَرْشَدَنِي إِلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي
وَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِنْ إِلٰهٍ
وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطَاهُ لِلْعَاصِي

''میں نے اپنے استاد وکیع سے خرابیِ حافظہ کی شکایت کی تو اُنھوں نے مجھے گناہ ترک کر دینے (اور تقویٰ اختیار کرنے کی) وصیت فرمائی (اور یہ بتایا کہ) علم اِلٰہ العالمین کی طرف سے روشنی ہے اور یہ روشنی کسی گناہ گار کو عطا نہیں کی جاتی۔''

3- سبق کا دہرانا:

وہ سبق جو کلاس میں استاد نے پڑھانا ہو' اسے پہلے دیکھ لیا جائے' اور اہم باتوں پر نشان لگایا جائے تاکہ دورانِ تدریس کوئی بات پوچھنی ہو تو استاد سے ادب کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھ لی جائے' اور اسی سبق کو گھر پہنچ کر دوبارہ دہرایا جائے اسی طرح آئندہ پڑھے جانے والے سبق کو بھی دیکھا جائے۔

4- اسباق کو تحریر میں لانا:

ایک بار لکھنا دس بار دہرانے سے بہتر ہے' لکھے ہوئے الفاظ ذہن پر ثبت ہو جاتے ہیں' اس کے علاوہ تحریری قوت میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

5۔ ذکر واذکار اور نوافل کی کثرت:

شیطان اور نفس کی خباثتوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝﴾ [الأعراف : 205]

''اور (اے نبی ﷺ!) اپنے رب کو صبح وشام دل میں گڑگڑاتے اور ڈرتے ہوئے زبان سے ہلکی آواز سے یاد کیجیے' اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیے جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔''

یہ حکم رسول اللہ ﷺ کو ہے جو پیکر صدق وصفا تھے' اور جن کا ہر لحہ اور ہر کروٹ ذکر الٰہی میں گزرتا تھا' اندازہ کریں' ہمارے لیے اس کی کتنی اہمیت ہے؟ اسی طرح نوافل کا اہتمام بھی قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ)) (1)

''میرا بندہ نوافل (نفلی عبادت) کے ذریعے سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے' یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔''

(1) صحیح البخاری' الرقاق' باب التواضع' ح: 6502۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔محنت اور جانفشانی کے بغیر بلندیوں کو نہیں چھوا جا سکتا:

((مَنْ طَلَبَ الْمَعَالِیَ سَهِرَ اللَّيَالِیَ))

''بلندیوں کے خواہش مند کو راتوں جاگنا پڑتا ہے۔''

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ

جو کرتے ہیں محنت زیادہ

پیارے بھائی! علم سے روشنی اس وقت ملتی ہے جب اس کا حصول محنت و مشقت اور خلوص و لگن سے ہو اور اس کی طلب سے عمل کی شاہراہ پر گامزن ہونا مقصود ہو۔

أَخِی لَنْ تَنَالَ الْعِلْمَ إِلَّا بِسِتَّةٍ سَأُنْبِئُكَ عَنْ تَفْصِيلِهَا بِبَيَانٍ

ذَكَاءٌ وَحِرْصٌ وَاجْتِهَادٌ وَبُلْغَةٌ وَإِرْشَادُ أُسْتَاذٍ وَطُولُ زَمَانٍ

اے میرے بھائی! جب تم چھ باتوں پر کاربند ہو جاؤ گے تو صحیح معنوں میں علم حاصل کرو گے، میں تمہیں ان کے بارے میں تفصیل سے بتاتا ہوں:

1۔ذہانت 2۔شوق 3۔محنت 4۔لگن 5۔استادوں کی فرمانبرداری 6۔حصول علم کے لیے زیادہ وقت دینا۔

7۔خدمتِ خلق:

علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ عجز اور خاکساری میں اضافہ ہونا چاہیے، طالب علم کو تکبر اور غرور کو اپنے قریب بھی نہیں بھٹکنے دینا چاہیے، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، غرباء و مساکین کی خدمت اس کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَاتَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) (1)

''جو صرف اللہ رب العزت کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے۔''

---

(1) صحیح مسلم، البر، باب استحباب العفو والتواضع، ح: 2588۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔طالب علم کی حیثیت سے زندگی گزارنا:

زندگی بھر طالب علم بن کر رہیں' کبھی یہ خیال نہ کریں کہ میں عالم بن گیا ہوں۔

عربی کا یہ مقولہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے:

((اُطْلُبُوا الْعِلْمَ' مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ))

''ماں کی گود سے گور تک علم حاصل کرو۔''

9۔دعاء ومناجات:

علم کا سرچشمہ اور منبع صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔اس لیے اس کی بارگاہ میں نہایت عجز وخلوص کے ساتھ اس طرح دعا گو رہنا چاہیے:

﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝﴾ [طٰهٰ : 114]

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا))

''اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ مند علم' مقبول عمل اور پاکیزہ روزی کا سوالی ہوں۔''

۵۰ فریضۂ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

میرے پیارے نوجوان بھائی! اپنے مسلمان بھائیوں کو ہمیشہ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے رہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (ال عمران:110)

''تم بہترین امت ہو جنھیں لوگوں کی ہدایت کے لیے نکالا گیا ہے' تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُوْدِ اللّٰهِ، وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا)) (1)

''اس شخص کی مثال، جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا (اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کا انکار اور ان کے ازالہ ورفع کی کوشش کرنے والا) ہے اور اس کی جو ان حدوں میں مبتلا ہونے (انہیں پامال کرنے) والا ہے، ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک کشتی پر سوار ہوئے) اُنھوں نے کشتی کے (اوپر اور نیچے والے حصوں کے لیے) قرعہ اندازی کی، پس ان میں سے بعض اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے، نچلی منزل والوں کو جب پانی لینے کی طلب ہوتی تو وہ اوپر آتے، اور بالانشینوں پر سے گزرتے (جو اُنھیں ناگوار گزرتا) چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نچلے) حصے میں سوراخ کرلیں (تاکہ اوپر جانے کی بجائے سوراخ ہی سے پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا اچھا ہو) پس اوپر والے، نیچے والوں کو ان کے اس ارادے سمیت چھوڑ دیں (اُنھیں سوراخ کرنے سے نہ روکیں اور وہ سوراخ کرلیں) تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے (کیونکہ سوراخ کے ہوتے ہی ساری کشتی میں پانی جمع ہوجائے گا جس سے کشتی تمام مسافروں سمیت غرق آب ہوجائے گی) اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ

(1) صحیح بخاری، الشرکة، باب هل یقرع فی القسمة؟ ح: 2493۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔

نہ نصیحت' نہ اظہار نفرت بلکہ مداہنت' برتنے کا انجام بد

پیارے بھائی! اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی معاشرے میں منکرات کے ارتکاب کے نتائج' مرتکبین کی ذات تک محدود نہیں رہتے' بلکہ ان کے اثراتِ بد پورے معاشرے کو بھگتنے پڑتے ہیں' اس لیے معاشرے کو تباہی سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ فسق وفجور کا ارتکاب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے روکا جائے' اگر ایسا نہیں کیا جائے گا تو سارا معاشرہ عذاب الٰہی کی گرفت میں آ سکتا ہے۔ یہ کھلی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں' کہ مسلمان جب تک اس پر عمل کرتے رہے' اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بلاخوف لومۃ لائم اور بغیر کسی مفاد کے ادا کرتے رہے' اس وقت تک مسلمان معاشرہ بہت سی قباحتوں' برائیوں اور گناہوں سے محفوظ رہا' اور جب مسلمانوں نے اس فریضے کو فراموش کر دیا تو ان کا معاشرہ منکرات کے سیلاب بے پناہ کی زد میں آ گیا۔

اسی لیے میرے پیارے بھائی! حتی الامکان برائی کو روکنا' امت کی ذمہ داری اور ہر ہر فرد کا منصب ہے' حتیٰ کہ قدرت رکھتے ہوئے ہاتھ سے یا زبان سے نہ روکنا' اللہ تعالیٰ کے عتاب وغضب کا باعث ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○﴾ [الأنفال : 25]

''اور اُس فتنے (عذاب) سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ' اُنہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں' اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

نافرمانوں سے بائیکاٹ کی اہمیت وضرورت

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ' أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَلْقَي الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَاهٰذَا! اِتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، وَهُوَ عَلٰى حَالِهِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ، أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ))

''سب سے پہلی (دین میں) کوتاہی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی' وہ یہ تھی کہ آدمی' دوسرے آدمی سے ملتا اور اس سے کہتا' اے شخص! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کام تو کرتا ہے' اسے چھوڑ دے' اس لیے کہ وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے' پھر جب کل (دوبارہ) اس سے ملتا جب کہ وہ اسی حال پر ہوتا تو اس کا یہ (گناہ پر اصرار) اسے اس کا ہم نوالہ' ہم پیالہ اور ہم مجلس بننے سے نہ روکتا (جبکہ گناہ پر اصرار کا تقاضا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور ہم نشینی سے گریز کرتا) پس جب انھوں نے ایسا کیا (یہ کوتاہی عام ہو گئی) تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو یکساں کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ○ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ○ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ○﴾

[المائدة: 81،78]

''بنی اسرائیل کے کافروں پر جناب داود اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی۔ یہ اس سبب سے جو انھوں نے نافرمانی کی' اور وہ زیادتی کرنے والے تھے' وہ ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکتے تھے' جس کا وہ ارتکاب کرتے تھے' یقیناً برا ہے جو وہ کرتے تھے' تو ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھے گا کہ یہ کافروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دوستی کرتے ہیں' البتہ برا ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے آگے بھیجا۔ ''فاسقون'' تک۔

ظالم کی مدد کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَلَّا وَاللّٰهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)) (1)

''ہرگز نہیں' اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو اور ضرور ظالم کے ہاتھ کو پکڑو اور ان کو زبردستی (خوب کوشش کرکے) حق کی طرف موڑو اور ان کو حق پر مجبور کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کے دلوں کو یکساں کردے گا' پھر تم پر لعنت کرے گا جیسے ان پر لعنت کی۔''

نصیحت قبول کرنا' مومن کا شیوہ ہے

علاوہ ازیں جسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا جائے' اس کا بھی دینی اور ایمانی فریضہ ہے کہ وہ فوراً برائی سے باز آجائے' اور نیکی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے' جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اُسے اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا:

((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ!)) (2)

''تم میں سے ایک شخص آگ کے انگارے کا ارادہ کرتا ہے' اور اس کو اپنے ہاتھ

(1) سنن ابی داؤد' الملاحم' باب الامر والنهی' ح: 4336' و سنن ترمذی' ابواب التفسير' تفسير سورة المائدة' ح: 3047۔

(2) صحيح مسلم' اللباس' باب تحريم خاتم الذهب على الرجل' ح: 1830۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رکھ لیتا ہے''! (آپ ﷺ نے اس انگوٹھی کو انگارہ قرار دیا جو ہاتھ میں رکھا گیا) رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا:

((خُذْ خَاتَمَكَ' اِنْتَفِعْ بِهِ))

''اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس (کو بیچ کر یا ہبہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھا لو۔'' اس نے جواب دیا:

((لَا وَاللّٰهِ! لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ))

''نہیں اللہ کی قسم! میں اس چیز کو کبھی نہیں لوں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔''

اللہ اکبر! اللہ رب العزت ہمیں بھی یہی جذبۂ اطاعتِ رسول ﷺ نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

کاش! مسلمان پھر اس فریضے کی طرف متوجہ ہوں' تاکہ برائی کے سیلاب بے پناہ اور فحاشی کے طوفانِ بدتمیز کے آگے بند باندھا جا سکے۔

۵۱ اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کا حکم دینا

میرے پیارے نوجوان بھائی! دعوت واصلاح کے مبارک کام کا آغاز سب سے پہلے اپنے اہل خانہ سے کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝﴾ [التحريم : 7]

''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ' جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں' اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں' جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم اللہ تعالیٰ اُن کو دیتا ہے' اُس کی نافرمانی نہیں کرتے' اور جو حکم وہ دیے جاتے ہیں' اُسے بجالاتے ہیں۔"

ہر فرد اپنی اپنی جگہ ذمہ دار ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سنا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ' اَلْإِمَامُ رَاعٍ' وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ' وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا' وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا' وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ' وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ' فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) **(1)**

"تم سب کے سب ذمے دار ہو' اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا' امام (حکمران) ذمے دار ہے' اور اس سے اپنی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی' عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت (گھر میں رہنے والے بچے اور دیگر افراد) کے بارے میں باز پرس ہوگی' خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی رعیت (مال و اسباب) کے بارے میں پوچھا جائے گا' پس تم سب (اپنے اپنے دائرے میں) نگران اور ذمہ دار ہو' اور سب سے اس کی (اپنی اپنی) رعیت کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔"

پیارے بھائی! درج بالا حدیث میں ہر مسلمان کو' حتیٰ کہ گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والی عورت کو بھی' اپنے اپنے دائرے میں اپنے فرائض ادا کرنے' اصلاح

(1) صحیح بخاری' العتق' باب کراھیة التطاول علی الرفیق' حدیث: 2553 کتاب الجنائز' وکتاب الاستقراض' وکتاب الوصایا' وکتاب العتق وکتاب الاحکام' و صحیح مسلم' الإمارة' باب فضیلة الامام العادل' ح: 1829۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے، اور عدل وانصاف کے قیام کا ذمے دار اور اس میں کوتاہی کرنے پر باز پرس کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔

بیوی بچوں کو وحی الٰہی کی تعلیم دلوانے کا اہتمام کریں

لہٰذا اپنے اہل خانہ کو تعلیمات اسلام سے روشناس کروائیں، نماز و دیگر عبادات کی ادائیگی ومحافظت کی انھیں تاکید کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) (1)

”جب تمھارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو اُنھیں نماز کی تلقین کرو، اور جب دس سال کے ہو جائیں، (اور نماز میں سستی کریں) تو اس پر اُنھیں سرزنش کرو، اور ان کے درمیان بستروں میں تفریق کر دو۔“

نیز ان کا محاسبہ بھی کریں۔ اور یاد رکھیں کہ موقع ہی پر تنبیہ ونصیحت کی جائے، کیونکہ یہ زیادہ مؤثر اور دل و دماغ میں راسخ ہو جاتی ہے، جیسے ابو حفص عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں جب بچہ تھا، اور رسول اللہ ﷺ کے زیر پرورش تھا، اور میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پیالے میں گھومتا تھا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)) (2)

”اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو)، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے قریب سے کھانا کھاؤ۔“ پس اس کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔

بعد ازاں دعوت واصلاح کا یہ سلسلہ عزیز واقارب، دوست احباب، اور محلّہ داروں میں بڑھاتے چلیں۔

---

(1) سنن ابی داؤد، الصلاة، باب متیٰ یؤمر الغلام بالصلاة، ح: 495۔

(2) صحیح البخاری، الاطعمة، باب التسمية على الطعام والاكل باليمين، ح:5376، و صحیح مسلم، الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما، ح: 2022۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲ دعوت اِلی اللہ میں حکمت و دانائی کی مطلوبیت

پیارے بھائی! اپنے مسلمان بھائیوں کو دعوت الی اللہ عزوجل بڑے ہی احسن' حلیمانہ اور حکیمانہ انداز میں پیش کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل:125]

''اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھے وعظ کے ذریعے سے بُلایئے۔''

اس آیت مبارکہ میں وعظ و نصیحت کرنے کا حکم بھی ہے اور اعتدال ملحوظ رکھنے کا بھی۔ اس لیے کہ اعتدال سے تجاوز' لوگوں کے لیے بار خاطر ہوگا' جو وعظ و تبلیغ کی حکمت کے خلاف ہے' جبکہ حکم' حکمت کے ساتھ وعظ و نصیحت کرنے کا ہے۔ اس لیے لازمی ہے کہ آپ مومنوں کے ساتھ تحمل مزاجی' نرم دلی اور بردباری سے معاملہ کریں' تاکہ وہ آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہونے کی بجائے پیار و محبت کے ساتھ آپ کی نصیحت کو قبول کرلیں۔ نیز اس راہ کی صبر آزما مشکلات کو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔ یاد رکھیں! مکھیاں شہد ہی پر بیٹھتی ہیں۔

۵۳ جو شخص نیکی کا حکم دے یا برائی سے روکے لیکن خود عمل نہ کرے؟

پیارے بھائی! دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت کا مصداق بننے سے اپنے آپ کو بچائیں' یعنی آپ دوسروں کو تو نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں لیکن آپ کا اپنا فعل آپ کے قول کے مخالف ہو اور آپ خود ان پر عمل نہ کرتے ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ○﴾ [الصف: 2-3]

''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو' اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضگی والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جو تم نہ کرو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا شعیب علیہ السلام کا یہ قول نقل فرمایا:

﴿وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○﴾

[هود: 88]

''میں نہیں چاہتا کہ میں تمھیں جس چیز سے روکتا ہوں' میں خود وہ کر کے تمھاری مخالفت کروں' میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمھارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ہے' میں اُسی پر بھروسہ رکھتا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

سیدنا اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ، فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ! مَالَكَ؟ أَلَمْ تَكُ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)) **(1)**

''قیامت والے دن ایک آدمی لایا جائے گا' اور آگ میں ڈال دیا جائے گا' پس اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی' وہ انھیں لے کر ایسے گھومے گا' جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے' پس اس کے گرد جہنمی جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: اے

---

(1) صحیح بخاری' بدء الخلق' باب صفة النّار' ح:3267' و صحیح مسلم' الزهد' باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله' ح:2989۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں یقیناً (میں وہی ہوں) لیکن (میرا حال یہ رہا کہ) میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔"

پیارے بھائی! اس میں علماء وداعیانِ حق اور مصلحین اُمت کے لیے سخت تنبیہ ہے' جن کا اپنا عمل اسی وعظ ونصیحت کے خلاف ہوتا ہے جو اسٹیج پر اور منبر ومحراب پر وہ لوگوں کو کرتے ہیں' اسی حدیث شریف میں والدین' اساتذہ' پیروں فقیروں اور مذہبی وسیاسی لیڈروں کے لیے بھی انتباہ ہے جو دوسروں کو اچھی باتیں کہتے ہیں مگر خود ان پر عمل نہیں کرتے۔

۵۴ دنیا میں خیر وشر' اور خشیت الٰہی

میرے پیارے بھائی! یہ دنیا دار الامتحان ہے' جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے اسباب مہیا کیے ہیں' تو دوسری طرف آزمائش اور امتحان کے لیے گمراہی کے اسباب بھی پیدا کر دیئے ہیں' لہٰذا جب تک انسان اپنے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے' اس کے مقام' اس کی صفات' اس کے اختیارات کے بارے میں ایمان تازہ رکھتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور نتیجتاً گناہوں سے بچتا رہتا ہے' لیکن اگر کسی وجہ سے اس ذات باری تعالیٰ کا خوف یا اس کی یاد دل سے نکل جاتی ہے تو وہ شیطان یا نفس کے چنگل میں پھنس کر کسی نہ کسی گناہ کا ارتکاب کر گزرتا ہے' جس قدر دلی یقین واطمینان کے ساتھ انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگی' اس قدر وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے ڈرتا رہے گا۔ اس حقیقت کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ [فاطر:28]

"اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔"

پیارے بھائی! جس شخص کو علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس اسے ہر وقت دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے' اس کی ہر بات سن رہی ہے' حتی کہ وہ اس کے دل کے اندر ہونے والی ہلچل سے بھی واقف ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ [ق:16].

''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے' اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں' ہم اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔''

وہ کسی بھی قدم کے اٹھانے سے پہلے اس کے نتائج کو یقیناً سوچے گا' اور اس کا یہ علم ویقین جس قدر پختہ ہوتا جائیگا' اسی قدر اس کا ایمان مضبوط اور خوف الٰہی بھی زیادہ ہوتا جائے گا اور پھر اسی نسبت سے وہ گناہ اور غلطی سے بھی دور ونفور ہوگا' اور اس سے بچتا جائے گا' اگر ان تمام حقائق پر واقعی اور سچے دل سے ایمان حاصل ہو جائے تو پھر کون مائی کا لال ہے جو گناہ اور غلطی کے قریب بھی پھٹکے لیکن مشکل یہ ہے کہ زبانی اقرار کی حد تک تو ہم ان سب چیزوں کو تسلیم کرتے ہیں مگر اسے اپنے اندر جگہ دینے کو تیار نہیں ہیں' اور یہی وہ بس کی گانٹھ ہے جس کی دوا مشکل سے میسر ہے۔

کبھی پلک تک نہیں جھپکی

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ' وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ)) (1)

''میں کس طرح ہنسی خوشی رہ سکتا ہوں' جبکہ صور (پھونکنے) والا صور کو منہ میں لیے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت پر کان لگائے ہوئے ہے' کہ کب اسے (صور) پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونکے۔''

(1) سنن ترمذی' ابواب التفسیر' سورۃ الزمر ح: 3243 اس روایت کے صحیح ابن حبان (موارد 820) حاکم (المستدرک 559/4) وغیرہما میں بہت سے شواہد ہیں جن کی وجہ سے یہ حسن لغیرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ بات رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گویا گراں گزری' چنانچہ آپ نے ان سے کہا: (گھبراؤ نہیں' بلکہ) یہ کہو:

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

''ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔''

اللہ کے لیے اس قساوت قلبی کو دور کیجیے

میرے پیارے بھائی! اس میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خوف الٰہی اور فکرِ آخرت کا بیان ہے' جس میں ہمارے لیے سخت عبرت وتنبیہ ہے کہ وہ پاک' محفوظ یا مغفور ہونے کے باوجود کس طرح اللہ تعالیٰ سے اور محشر کی ہولناکیوں کے تصور سے لرزاں وترساں رہتے تھے' اور آج ہم لوگ ہیں کہ زفرق تا بقدم (سر سے پاؤں تک) گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں' رات دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے اور احکام وفرائض الٰہی سے غفلت اور اعراض ہمارا شعار ہے' اس کے باوجود ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے نہ آخرت کی فکر۔

اس لیے پیارے بھائی! اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا نقش گہرا کرنے اور اس کا خوف بٹھانے کی ضرورت ہے' اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین!

۵۵ اللہ جل جلالہ پر یقین اور بھروسہ

پیارے بھائی! اپنے تمام امور میں حتیٰ کہ سخت سے سخت ترین حالات میں بھی' اللہ رب العالمین ہی پر توکل کرنا اور اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ انبیاء علیہم السلام کا اسوہ بھی یہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ [الطلاق : 3]

''اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے پس وہ اسے کافی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○﴾ [الانفال : 2]

''مومن تو وہی ہیں جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل (اس کی عظمت وجلالت اور خشیت سے) کانپ اُٹھتے ہیں' اور جب ان پر اس (کے کلام) کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیتی ہیں' اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

توکل علی اللہ کی نظیرِ بے مثال

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کے لیے گئے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو یہ بھی ان کے ساتھ واپس آ گئے' (راستے میں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گھنے خاردار درختوں کی ایک وادی میں دوپہر کو نیند نے آلیا' (نیند کا غلبہ ہو گیا) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آرام کرنے کے لیے) سواری سے اُتر پڑے (صحابہ بھی اُتر گئے) اور درختوں کے سائے کی تلاش میں متفرق ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیکر کے ایک درخت کے نیچے اُتر گئے' اور اسی کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی' اور ہم سب تھوڑی دیر کے لیے سو گئے۔ پس اچانک (ہم نے سنا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں' (جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ) ایک اعرابی (بدو) آپ کے پاس ہے' آپ نے فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ' فَاسْتَيْقَظْتُ' وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا' ...... قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ ...... قُلْتُ: اَللّٰهُ۔ ثَلَاثًا)) (1)

(1) صحیح بخاری' الجہاد' باب من علّق سیفه بالشجر فی السفر' 2910' و صحیح مسلم' الفضائل' باب توکله صلی اللہ علیہ وسلم علی اللّٰه تعالٰی وعصمة اللّٰه تعالٰی له من الناس' ح: 843۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس نے میری تلوار (درخت سے پکڑ کر) مجھ پر سونت لی جبکہ میں سویا ہوا تھا' میں بیدار ہوا تو یہ اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی' مجھ سے اس نے کہا: آج تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے (بے اختیار) کہا: اللہ تین مرتبہ کہا (کہ اللہ تعالیٰ بچائے گا)۔''

پھر آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سرزنش نہیں کی اور بیٹھ گئے۔

پیارے بھائی! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا توکل علی اللہ عزوجل' آج کسی کو اپنے علم پر بھروسہ ہے تو کسی کو اپنی جائیداد پر' کسی کو اپنی شہرت پر تو کسی کو اپنی سیاست پر' وغیرہ۔

لیکن پیارے بھائی! مومن اپنے تمام امور میں' فقط اللہ احکم الحاکمین ہی پر بھروسہ کرتا ہے' اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی چارہ سازی فرماتا ہے۔

اسباب مشروعہ کو ترک کرنا توکل نہیں

پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت فرمائے۔

اس بات کو جان لیجیے کہ توکل کا مطلب ہے' اسباب کی حد تک مکمل تیاری اور وسائل کے استعمال کے بعد' اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا۔ کیونکہ اسی کے پاس سارے اختیارات ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' اس لیے ایک مومن اسباب و وسائل کا استعمال تو ضرور کرتا ہے' اور ایسا کرنے کا حکم بھی ہے' لیکن اس کا سارا اعتماد ان اسباب و وسائل پر ہی نہیں ہوتا' بلکہ اصل اعتماد اور بھروسہ' اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ہوتا ہے۔

۵۶ اپنے سے کم نعمت والوں کی طرف دیکھو

پیارے بھائی! دنیوی مال واسباب کے اعتبار سے' اپنے سے بالا لوگوں کو دیکھنے سے فی الواقع انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری کرتا ہے' جیسا کہ نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)) (1)

''ایسے لوگوں کی طرف دیکھو جو (دنیا کے مال واسباب کے لحاظ سے) تم سے نیچے (کمتر) ہوں' اور اُن کی طرف مت دیکھو جو (مال ودولت میں) تم سے اوپر (بڑھ کر) ہوں۔ اس طرح زیادہ لائق ہے کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں۔''

اس لیے اس کا بہترین علاج وہی ہے جو خود اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک ہی سے بیان کر دیا گیا ہے کہ اپنے سے کمتر لوگوں کو دیکھو' اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر یعنی جو اس نے تمھارے لیے مقدر کر دیا ہے' اس پر قناعت کرو' اور راضی ہو جاؤ۔

آپ کے پاس اگر اپنا چھوٹا مکان ہے' جس میں موسم کی سختیوں سے آپ محفوظ رہتے ہیں تو فلک بوس عمارتوں اور عالی شان کوٹھیوں کی طرف مت دیکھیے' بلکہ ان لوگوں کو دیکھیے جو بے گھر ہیں اور تھڑوں اور فٹ پاتھوں پر رات گزارتے ہیں' یا جھونپڑیوں میں رہتے ہیں' جو بارش میں چھلنی کی طرح ٹپکتی ہیں' اور سیلابی پانی کے ایک ہی ریلے میں بہہ جاتی یا پیوند زمین ہو جاتی ہیں' علیٰ ہٰذا القیاس۔ تاہم دین کے اعتبار سے ان لوگوں کو دیکھنا چاہیے جو زیادہ متقی اور عبادت گزار ہوں' تاکہ انسان کے اندر تقویٰ اور عبادت کا مزید شوق پیدا ہو۔

۵۷ مَا فِيْ أَيْدِي النَّاسِ سے بے نیاز ہو جاؤ

میرے پیارے نوجوان بھائی! سوال کرنے سے بچنے اور لوگوں سے بے نیازی کی صفت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے' اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے' اور انھیں

(1) صحیح بخاری' الرقاق' باب من ینظر إلی من هو أسفل' ح: 6490' و صحیح مسلم' أوائل کتاب الزهد والرقائق' ح: 2923۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کی ذلت سے بچا کر غنائے نفس اور صبر وقناعت کی دولت سے نواز دیتا ہے۔

دیکھیں پیارے بھائی! اللہ رب العالمین ہی آپ کی اُمنگوں کا واحد حقیقی سہارا ہے، وہی آپ کی لامحدود احتیاجات کی تشفی کرنے پر قادر ہے، وہ بہترین دوست بھی ہے اور مددگار بھی، اس لیے حاجت وضرورت کے وقت انسانوں کی بجائے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے، اس لیے کہ وہی سب کی حاجتیں پوری کرنے والا ہے۔

ہمیشہ اللہ عزوجل ہی سے مانگیں

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَزَّلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشَكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ اٰجِلٍ))(1)

"جسے فاقہ پیش آ جائے، وہ لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا، اور جو اس کا اظہار اللہ کے سامنے کرے تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا فرمائے گا۔"

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا)) (2)

"جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے

(1) سنن أبی داود، الزکاۃ، باب الاستعفاف، ح: 1645، و سنن ترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الھم فی الدنیا، ح: 2326، اسے حاکم (1/ 408) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

(2) سنن ابی داؤد، الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، ح: 1643، اسے حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے (1/ 412) اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں' پس وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

بندگان الٰہی سے تعاون کی اپیل کرنا؟

تاہم اسباب ظاہری کے مطابق حسب ضرورت ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ ''اور تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔'' (المائدۃ:۲) کے تحت بندوں سے بھی تعاون کی اپیل کی جا سکتی ہے' بشرطیکہ وہ چیز ان کی طاقت میں ہو۔ لیکن اس وقت بھی یہی اعتقاد ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی تو بندہ آمادۂ تعاون ہوگا ورنہ نہیں۔

بن مانگے کچھ مل جائے تو لے لو

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ' وَّأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ' فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَإِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ' وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)) (1)

''جب تمھارے پاس مال کا کوئی حصہ اس طرح آئے کہ تمھیں اس کی حرص وطمع بھی نہ ہو' اور نہ اس کی بابت تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لیا کرو' اور اسے اپنے مال میں شامل کرلو' پھر اگر تم چاہو تو اسے کھالو (اپنے تصرّف میں لاؤ) اور اگر چاہو تو صدقہ کردو' اور جو مال اس طرح نہ ملے تو اپنے نفس کو اس کے پیچھے مت لگاؤ (حرص وطمع کے ذریعے سے یا مانگ کر مال حاصل نہ کرو کیونکہ اس طرح جائز نہیں ہوگا)۔''

(1) صحیح بخاری' الزکاۃ' باب من أعطاه الله شيئا من غير مسألة' ح: 1045۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸ ایک دوسرے کے حق میں غائبانہ دعا کی فضیلت

پیارے بھائی! انسان کو صرف اپنے لیے دعا نہیں کرنی چاہیے' بلکہ اپنے دوست احباب اور خویش واقارب کے حق میں بھی پر خلوص دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کی دعا بیان فرمائی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ [الحشر: 10]

''اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے' اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے ہمارے دلوں میں بغض نہ رہنے دے' اے ہمارے رب! بلاشبہ تو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ' عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ' كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ' قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) (1)

''مسلمان کی اپنے (مسلمان) بھائی کے حق میں غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے' اس کے سر پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے' جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے: آمین (اے اللہ! اس کی دعا قبول فرما لے) اور تجھے بھی اس کی مثل اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔''

اس سے واضح ہوا کہ دوسرے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ طور پر دعا کرنے سے انسان کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کے حق میں فرشتے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں' کہ اللہ! اس کو بھی وہ کچھ عطا کر جو یہ کسی دوسرے کے لیے تیری بارگاہ میں درخواست کر رہا ہے۔

---

(1) صحیح مسلم' الذکر والدعاء' باب فضل الدعاء بظهر الغيب' ح: 2733۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی محبت حاصل کرنے کا فارمولہ

میرے پیارے نوجوان بھائی! دہریوں کے سوا دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں' اور ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب' اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت' اللہ تعالیٰ کا قرب' حاصل کس طرح ہوتا ہے؟ اس بارے میں مختلف آراء ہیں:

- کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر سیدنا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانا جائے تو اُن کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔
- کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور سیدہ مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ کی بیوی مانا جائے تو ان کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔
- کوئی یہ کہتا ہے کہ مَریوں اور مورتیوں کی پوجا پاٹ کی جائے تو ان کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔
- کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر دیویوں اور دیوتاؤں کے چرنوں کو چھوا جائے تو ان کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔
- کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر گرنت کے پارٹ ادا کیے جائیں' اور گردواروں کی یاترا کی جائے' تو ان کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔
- کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر بزرگوں کے خانقاہوں اور آستانوں کا طواف کیا جائے' تو ان کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔
- کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر پیروں فقیروں کے نام کے نذرانے دیئے جائیں' تو ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے۔

الغرض اتنی باتیں ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ وہ ان باتوں میں سے کس کو سچا کہے؟ کس کو جھوٹا کہے؟ کس راستے کو اپنائے اور کس راستے کو ترک کرے؟ وہ حیرانگی کے عالم میں التجا کرتا ہے: اے میرے رحیم وکریم رب! میں آپ کی محبت چاہتا ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی بتائیے' آپ کی محبت' آپ کا قرب' کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جواب دیتا ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [ال عمران:31]

''اے میرے محبوب' محمد ﷺ! اعلان کر دیجئے' اے دنیا کے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت' اللہ تعالیٰ کا قرب' اللہ تعالیٰ کی نزدیکی چاہتے ہو' اس کا ایک ہی راستہ ہے ﴿فاتبعونی﴾ تم میری اتباع کر لو' تابعداری فرمانبرداری کر لو' میرے ارشاد' میرے حکم' میری بات اور میری حدیث کو اپنا لو' اگر تم نے میری حدیث کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا ﴿یحببکم اللہ﴾ عرش والے رب کو تم سے محبت ہو جائے گی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساری مخلوق سے زیادہ محبت کرنے کی فرضیت

اللہ اکبر! کتنا مشکل معاملہ تھا' قرآن مجید نے دو لفظوں میں حل کر دیا۔ اسی بات کو ہمارے پیرو مرشد رحمت عالم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ہمیں یوں سمجھایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لاَ يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)) (1)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل ماں باپ' اولاد' بہن' بھائی' دوست احباب' پوری کائنات کی بات کو ٹھکرا کے میری بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا' اس وقت تک اس کے سینے میں ایمان داخل ہی نہیں ہوسکتا۔''

نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامتیں

پیارے بھائی! ثابت یہ ہوا کہ مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد

(1) صحیح بخاری' الایمان' باب حب الرسول من الایمان' حدیث: 15۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ محبت' سرورِ کونین ﷺ کی ہونی چاہیے ورنہ انسان صاحب ایمان نہیں ہو سکتا' اور پھر محبت نبی اکرم ﷺ کی ذات' اوصاف' پگڑی' دستار' گفتار' کردار' کریکٹر' انداز' حجامت وضع قطع سے ہو۔ محبت رسول اللہ ﷺ کا تقاضا ہے کہ ہمارا عقیدہ ومعاملات' عبادت وسیاست' خلوت وجلوت' زراعت وتجارت' معاش ومعیشت' رہن سہن' شکل وصورت' لباس' اٹھنا' بیٹھنا' چلنا' پھرنا' کھانا' پینا' غمی وخوشی الغرض زندگی کا ہر ہر کام محمد ﷺ کی اتباع' پیروی' تابعداری اور فرمانبرداری کے دائرے میں رہ کر سرانجام دینا چاہیے۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب دین نامکمل ہے

اطاعت رسول' ایمان کی علامت ہے

کیونکہ پیغمبر علیہ السلام نے جو دین پیش کیا' وہ مکمل ایک ضابطہ حیات اور دستورِ زندگی ہے' انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں اسلام نے زریں ہدایات نہ دی ہوں۔ مومن کامل وہی ہے جو کوئی کام کرنے سے پہلے یہ سوچ کہ شریعت نے اس بارے میں کیا حکم دیا ہے' اور حکم آ جانے اور مل جانے کے بعد وہ بلا چوں وچرا اسے شریعت کی روشنی میں انجام دے' اور کسی صورت میں بھی اس سے سرِمو انحراف نہ کرے۔

جب تک کوئی شخص اپنے عقائد واعمال اور اپنے جذبات وخواہشات کو ارشاداتِ نبوی ﷺ کے تابع نہیں کرتا' اس کا اسلام وایمان ناقص ونامکمل ہے۔

سفینۂ نجات

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کُلُّ أُمَّتِی یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ إِلَّا مَنْ أَبٰی))

''میری ساری اُمت جنت میں جائے گی' سوائے ان افراد کے جو انکار کر دیں۔'' پوچھا گیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) (1)

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی' اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نبی ﷺ کی دعوت قبول کر کے آپ پر ایمان لائیں اور آپ کے پیروکار بن کر رہیں' وہ جنت میں جائیں گے' (اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے!) اور آپ ﷺ کے نافرمان جنت میں جانے سے محروم رہیں گے (اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی و شفقت سے ہمیں ان میں سے نہ بنائے' آمین!)۔

۶۰ روح اسلام' جہاد فی سبیل اللہ

جہاد دینِ اسلام کی چوٹی اور جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے' جہاد کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ اُمت اسلامیہ کی پریشانیوں اور غموں کو دور فرمادیتا ہے۔ جہاد ہی کے ذریعے سے اسلام کی عظمت و رفعت کا پھریرا چار دانگ عالم لہراتا رہا اور مسلمانوں کی تہذیب وثقافت کا سکہ رواں رہا۔ اور جب سے مسلمانوں نے اس اہم ترین فریضے کو فراموش کیا ہے' وہ قعرِ مذلت میں گر گئے' اور ان کی بے مثال تہذیب بھی دنیا کی نظر میں بے توقیر ٹھہری' آج مسلمان ساری دنیا میں ذلیل وخوار ہیں' اور ان کی تہذیب بھی کھوٹا سکہ ہو چکی جسے وہ خود بھی اپنانے کے لیے تیار نہیں۔ ذلت وادبار کی یہ گھٹا پوری دنیا کے مسلمانوں پر چھائی ہوئی ہے۔

کفار کا ظلم واستبداد

پیارے بھائی! ذرا مسلمانوں کی موجودہ حالت پر غور وفکر تو کیجیے کہ جہادی عمل سے فتح کیے گئے بہت سارے علاقے اور ممالک دوبارہ کفار ومشرکین کے ناجائز قبضے

(1) صحیح البخاری' الاعتصام' باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ' ح: 7280۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں۔ غاصب وقابض کافر قوتیں مسلم علاقوں پر قبضہ جمانے کا کھیل مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں اور شب وروز کمزور وناتواں مسلم اقوام کے قتل وغارت میں پوری شدومد سے مصروف ہیں۔ مسلمانوں کو دعوت وتبلیغ کے اخلاقی حقوق دینے کی بجائے اسلام کا نام لینا ان کے لیے ممنوع اور حرام کر دیا گیا ہے۔ بلکہ دشمنانِ اسلام جبر واکراہ کے ساتھ اہلِ اسلام کو دینِ حق سے برگشتہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ کفر وشرک نے اللہ تعالیٰ کی سرزمین پر ہر طرف ظلم واستبداد کے آہنی پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں بے بس اور مظلوم مسلمان مردوں' عورتوں اور بچوں پر مسلسل ظلم وستم ہو رہا ہے' ان پر ٹوٹنے والے مصائب وآلام کے پہاڑوں نے امن وآشتی کے سینے تاریک اور دولخت کر دیے ہیں۔ مظلوم ومقہور اور ضعیف ومجبور مسلمانوں کی چیخ وپکار آسمان کا جگر پارہ پارہ کر رہی ہے۔ عفت مآب مسلم خواتین کی عصمتوں اور آبروؤں کا ہر روز' ہر وقت اور ہر لمحے سودا کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی زبوں حالی کا سب سے بڑا سبب ترکِ جہاد ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ' وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ' وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ' وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ عَنْكُمْ' حَتّٰى تَرْجِعُوا إِلٰى دِينِكُمْ)) (1)

''جب تم سودی کاروبار شروع کرو گے' گائیں کی دمیں پکڑ کر کھیتی باڑی پر تکیہ لگا بیٹھو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے اُوپر ذلت مسلط کر دے گا' اور اس کو اس وقت تک نہیں اُٹھائے گا جب تک تم اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس نہ پلٹو۔''

(1) سنن أبي داود' الجهاد' باب في النهي عن العينة' ح: 2956' سلسلة الأحاديث الصحيحة' ح: 11۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترقی وخوشحالی کا راز دینی اصولوں کو اپنانے میں مضمر ہے

لیکن اس ذلت و رسوائی کو دور کرنے اور اپنی عظمتِ رفتہ حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کے اندر کوئی تڑپ' لگن اور جذبہ نہیں' کیوں؟ اس لیے کہ اس کا صرف ایک ہی راستہ اور ایک ہی طریقہ ہے' اور وہ ہے' جہاد کا راستہ اور طریقہ' جسے آج کا سہل پسند اور عیش کوش مسلمان اختیار کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اس لیے کفار دندنا رہے ہیں' اُنھوں نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا ہوا ہے' اور ان کا ناطقہ بند کر رکھا ہے' لیکن پورے عالمِ اسلام پر سکوتِ مرگ طاری ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوتِ قاہرہ سے کنجشک فرومایہ کو ہم دوش سلیمان کر سکتا ہے' مور ناتواں کو آہنی چٹانوں سے ٹکرانے کا عزم وحوصلہ بخش سکتا ہے' اور اصحاب الفیل کو طیر ابابیل کی چھوٹی چھوٹی کنکریوں کے ذریعے سے عبرت ناک شکست سے دوچار کر سکتا ہے' لیکن یہ معجزات اسی کی مشیت و مصلحت کے تابع ہیں جن کی بابت کسی کو علم نہیں۔ عام گفتگو ظاہری اسباب کے دائرے میں ہو سکتی ہے' اور بالعموم ہوتی ہے ظاہری اسباب کی حد تک فی الحال مایوسی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں الا ماشاء اللہ'' آخرت کی بجائے دنیا کی محبت رچ بس گئی ہے جس نے انھیں بزدل بنا دیا اور مجاہدانہ کردار ادا کرنے سے عاری کر دیا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء' حبیب کبریاء محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ' وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ' مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ)) (1)

''جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس نے نہ جہاد کیا' نہ اسکے نفس نے جہاد کی بابت کبھی سوچا تو اس کی موت نفاق کی ایک خصلت پر ہوگی۔'' (والعیاذ باللہ)

(1) صحيح مسلم' الإمارة' باب ذم من مات ولم يغز' ح: 1910-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اے داعیانِ توحید وسنت! اے نوجوانانِ رعنا! اُٹھو اور فرمانِ رسول ﷺ:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) (1)

''مجھے حکم ملا ہے کہ جب تک لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی نہیں دیتے' ان سے لڑائی جاری رکھوں۔''

کی سچی شہادت سے اپنی دعوت کی تائید وتصدیق کرو۔ جب تک کفر وشرک کا فتنہ' کلمہ پڑھنے والوں کی ایذاء رسانی اور ان کو مرتد بنانے اور مرتد بننے کا فتنہ ختم نہیں ہوتا' اطراف عالم کے ہر مسلمان کو کفار کے فتنوں سے محفوظ و بے خوف بنا دو' زمین کی ساری مخلوقات کو اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے سجدہ ریز کر کے

﴿وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ [الانفال : 39]

''دین سارے کا سارا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے۔'' کا ہدف پورا کرو۔

نظام خلافت کا قیام' جہاد فی سبیل اللہ ہی سے ممکن ہے

اے حامیانِ حق وصداقت! مدد ونصرت کے طلبگار کمزور مسلمان مرد وعورتوں اور بچوں کی دلدوز چیخ وپکار پر لبیک کہہ کر رسول اللہ ﷺ کے انصار اور حواری ہونے کا حق ادا کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ کیے ہوئے' زمین پر خلافت عطا کرنے اور اقتدار وحکومت دینے کے' وعدے پورے فرمائے گا' اور روئے زمین پر مومن ہونے کی وجہ سے تم ہی بلند وغالب ہو گے' اور صرف تمھاری ہی حکومت و بادشاہت ہو گی۔ یہ تو صرف دنیا میں ہے' اور آخرت تو پھر آخرت ہی ہے' سبحان اللہ! جہاں بلند درجات' خون شہید کی رنگت تو سرخ مگر خوشبو کستوری جیسی' جنت کی لازوال نعمتیں جو ہر نعمت سے خوب تر ہیں' یہ سب کچھ مجاہدین کے لیے ہے' تاہم جنت تو در کنار بلکہ جنت الفردوس' جو سب جنتوں

(1) صحیح البخاری' الایمان' باب ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (التوبۃ: 5)' ح: 25' و صحیح مسلم' الایمان' باب الأمر بقتال الناس حتی یقولوا: لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ.....' ح: 20۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عمدہ اور سب سے اعلیٰ جنت ہے' اور جس کی چھت رحمٰن کا عرش ہے' اور اس میں سے جنت کے دریا پھوٹتے ہیں' وہ مجاہدین کے لیے ہے۔

آ ؤ! ہم قرآن وحدیث کو اپنے عمل وکردار سے زندہ کر کے عملی جامہ پہنائیں اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں:

((اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ))

''اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری پر پھیر دے۔'' آمین یارب العالمین۔

جس کو دیکھو لڑ رہا ہے ماء و من کے واسطے
کر رہا ہے جان کو قربان تن کے واسطے
سب تو ہیں شمشیر و زن' قوم و وطن کے واسطے
تو اُٹھا تلوار رب ذو المنان کے واسطے
مسلم خوابیدہ اُٹھ! ہنگامہ آراء تو بھی ہو
ماند سب ہوں مہر بن کر آشکار تو بھی ہو

نیز عالم اسلام میں موجود مسلمانوں کے حالات کی موثوق ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے خبر گیری کرتے رہیں جہاں تک ممکن ہو' ان کے ساتھ مالی تعاون بھی کریں اور ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

۶۱ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

پیارے بھائی! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کا حکم دیا ہے' بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم نہ آتی ہو۔ والدین کے ساتھ بدسلوکی اور قطع رحمی کو اللہ تعالیٰ نے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ [الإسراء:24.23]

''اور (اے نبی ﷺ!) تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو' اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جائیں تو ان کو 'اُف' تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور تعظیم وتکریم والی بات کرنا۔ اور رحمت ومہربانی سے ان کے لیے عاجزی کا بازو جھکا دینا' اور (دعا میں) کہنا: اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحم فرما' جیسا کہ بچپن میں انھوں نے مجھے پالا ہے۔''

۶۲ ماں باپ کے ساتھ قطع تعلقی حرام ہے

سیدنا ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا' قَالُوْا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ' قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ' وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ' وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ۔ فَقَالَ:أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا' حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهٗ سَكَتَ)) (1)

''کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ آپ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا:
1۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' 2۔ والدین سے قطع تعلق کرنا۔ آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے' پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: 3۔سنو! جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا (بھی بڑے گناہوں میں شامل ہے)۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ یہ جملے مسلسل دہراتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔''

لہٰذا پیارے بھائی! اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں اور اچھا

---

(1) صحيح البخاري' الشهادات' باب ماقيل في شهادة الزور ح: 2654۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برتاؤ کریں اور ان کی نافرمانی کرنے انھیں ستانے' جھڑکنے اور بُرا بھلا کہنے سے بچیں۔

۶۳ جنت کا بہترین دروازہ

اگر کبھی اللہ نہ کرے' آپ کے والدین آپ سے کسی بات پر ناراض ہو جائیں تو آپ کو چاہیے کہ انھیں راضی کرنے کے بعد ہی سکھ چین کا سانس لیں۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ' فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ' أَوِ احْفَظْهُ)) (1)

''والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے' پس اگر تو چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کر۔''

۶۴ والدین کی تمام ضروریات زندگی کا خیال رکھنا

میرے پیارے نوجوان بھائی! آپ اور آپ کا مال سب آپ کے والد کا ہی ہے' اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والدین کو آپ کی پیدائش و معاش کا ذریعہ بنایا' اس لیے والدین کی خوب خدمت کیجیے' ان کی زندگی کی ہر ضرورت کا خیال رکھیے' بالخصوص جب وہ کبر سنی (بڑھاپے) کو پہنچ جائیں' کیونکہ بڑھاپے میں والدین خدمت اور نیکی کے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں۔

نہایت سنگ دلانہ جرم

پیارے بھائی! یاد رکھیں! احتیاج اور ضعف کے اس دور میں انھیں حالات کے رحم

(1) سنن ترمذی' ابواب البروالصلة' باب الفضل فی رضا رضاالوالدین' ح: 1900 اسے ابن حبان (موارد: 2023) حاکم 2/ 197' 152) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکرم پر چھوڑنا' نہایت سنگ دلانہ جرم اور چند در چند قبیح فعل ہے' اور اپنی اس ذلیل حرکت کی وجہ سے جنت سے محروم رہنے کا اندیشہ ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَغِمَ أَنفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنفُ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) (1)

''ناک خاک آلود ہو' پھر ناک خاک آلود ہو' پھر ناک خاک آلود ہو' اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو پایا' ان میں سے ایک کو یا دونوں کو' اور پھر (بھی ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔''

احسان بالام' احسان بالوالد کی بہ نسبت اوجب وموکد ہے

میرے پیارے نوجوان بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے' اس بات کو جان لیجیے کہ والد محترم کے مقابلے میں' ماں کا حق مقدم اور تین گنا زیادہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أُمُّكَ** ''تیری ماں'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: **أُمُّكَ** ''تیری ماں۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أُمُّكَ** ''تیری ماں'' اس نے پھر پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَبُوكَ** ''تیرا باپ۔''(2)

---

(1) صحیح مسلم' البر والصلة' باب رغم انف من أدرك ابويه أوحدهما' ح: 2551۔

(2) صحیح بخاری' الأدب' باب من أحق الناس بحسن الصحبة' ح: 5971' وصحیح مسلم' البر والصلة' باب بر الوالدین وانهما احق به' ح: 2547۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں کی برتری کی وجوہات

1۔اس کی ایک وجہ تو مرد کے مقابلے میں عورت کا ضعف اور اس کا زیادہ ضرورت مند ہونا ہے۔

2۔دوسری وجہ یہ ہے کہ تین تکلیفیں ایسی ہیں جو صرف 'ماں' اولاد کے لیے برداشت کرتی ہے' باپ اس میں شریک نہیں ہوتا۔

1۔ 9 مہینے تک حمل کی تکلیف 2۔زچگی کی تکلیف جس میں عورت کو موت وحیات کی کشمکش کے جاں گداز مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے 3۔ پھر دو سال تک رضاعت (دودھ پلانے) کی تکلیف' جس میں اس کی راتوں کی نیند بھی خراب ہوتی ہے' اس کا حسن اور صحت بھی متاثر ہوتی ہے' اور بچے کے آرام وراحت کے لیے بعض دفعہ خوراک میں بھی احتیاط اور پرہیز کی ضرورت پیش آتی ہے۔

والدین کے عام حقوق

لہٰذا پیارے بھائی! لبّ لباب درج ذیل مسائل ہیں:

1۔والدین کے ساتھ حسنِ سلوک فرض ہے۔

2۔والدین سے میل جول واجب ہے جبکہ قطع تعلقی حرام ہے۔

3۔ بڑھاپے میں والدین کی خدمت اور اعانت اور زیادہ ضروری ہو جاتی ہے' اور یہ جنت میں داخل ہونے کا باعث ہے۔

4۔والدین کو ڈانٹ پلانا جھڑکنا حتیٰ کہ ''اُف'' تک کہنا بھی حرام ہے۔

5۔والدین کے ساتھ نہایت عزت وتکریم کے ساتھ بات کی جائے۔

6۔ان پر مہربانی کرتے ہوئے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھا جائے۔

7۔ بالخصوص ماں اور بالعموم باپ کو رفاقت اور اچھے سلوک کا تمام انسانوں سے زیادہ حقدار تسلیم کیا جائے۔

8۔والدین کی وفات کے بعد ان کے دوست احباب کے ساتھ میل جول رکھا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ والدین کی تربیت پر ان کا شکریہ ادا کیا جائے، اور ہمیشہ ان کا احسان مند بن کر رہا جائے۔

والدین کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا

10۔ والدین کے لیے اللہ تعالیٰ سے درج ذیل دعا کی جائے (بشرطیکہ وہ مشرک اور کافر نہ ہوں):

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝﴾ [الإسراء :24]

”اے میرے پروردگار! جیسا اُنھوں نے بچپن میں مجھے (شفقت سے) پرورش کیا ہے، تو بھی اُن (کے حال) پر رحم فرما۔“ آمین یارب العالمین!

11۔ کافر و مشرک والدین کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق حسن سلوک ہوگا، اور دین میں ان کی مکمل مخالفت اور نافرمانی واجب ہوگی۔

12۔ والدین اگر اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور اللہ رب العزت کی نافرمانی کا سختی سے حکم کریں تو تب ان کی اطاعت حرام اور ناجائز ہوگی۔ بلکہ اس وقت انبیاء علیہم السلام کے راستے پر چلنا ضروری ہوگا، جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے نمونہ پیش کیا ہے۔

۶۵ بدسلوکی کے باوجود اہل قرابت سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کی تاکید

میرے پیارے نوجوان بھائی! شریعت اسلامیہ نے صلہ رحمی کی بڑی تاکید کی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) (1)

(1) صحيح بخاری، الأدب، باب من كان يؤمن بالله…… ح: 6018، وصحيح مسلم، الإيمان، باب الحث علی إكرام الجار والضيف، ح: 47۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے‘ اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔“

پیارے بھائی! صلہ رحمی کا مطلب ہے کہ آپ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں‘ ان سے ہر صورت میں تعلق جوڑ کر رکھیں حتیٰ کہ اگر رشتے دار بداخلاقی کا مظاہرہ اور تعلق توڑنے کا ارتکاب کریں‘ تب بھی حقوقِ قرابت کی ادائیگی اور تعلق جوڑے رکھنے کا اہتمام کریں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتے دار ہیں‘ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں‘ وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں‘ میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں‘ اور وہ مجھ سے بُرا سلوک کرتے ہیں‘ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں‘ وہ میرے ساتھ نادانی سے پیش آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)) (1)

”اگر تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے کہا ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے (یہ تشبیہ ہے‘ جس طرح گرم راکھ کھانے والے کو تکلیف ہوتی ہے‘ اسی طرح ان قطع رحمی کرنے والوں کو گناہ ملے گا‘ اور ان کے ساتھ اس احسان کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں‘ گناہ عظیم کے مستحق وہی ہیں‘ کیونکہ وہ اس کے حق میں کوتاہی اور اسے اذیت میں مبتلا کر رہے ہیں) اور ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا‘ جب تک تیرا رویہ یہی رہے گا۔“

شریعت کی نظر میں صلہ رحمی کی حقیقت

نیز جو رشتے دار ادب واحترام سے پیش آئیں اور آپ کے ساتھ اچھا سلوک

(1) صحیح مسلم‘ البرّ والصلة‘ باب صلة الرحم وتحريم قطعيتها‘ ح: 2558۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں، ظاہر بات ہے، آپ بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کریں گے، لیکن یہ صلہ رحمی نہیں، احسان کے بدلے احسان ہے۔ اس کے برعکس آپ کا ایک قریبی رشتے دار بد اخلاق ہے، آپ سے بدسلوکی کرتا ہے اور آپ سے تعلق توڑنے پر تُلا رہتا ہے (جیسا کہ جہالت کے یہ مظاہرے ہمارے معاشرے میں عام ہیں) لیکن آپ صبر و تحمل اور عفوودرگزر سے کام لیتے ہیں، بدسلوکی کا جواب حسنِ سلوک سے دیتے ہیں، ترکِ تعلق کی کوششوں میں تعلق برقرار رکھتے ہیں۔ یہ ہے اصل صلہ رحمی جس کا تقاضا اسلام کرتا ہے۔

ظاہر بات ہے کہ یہ جذبات، انا اور وقار کا مسئلہ ہے، اس جھوٹی انا کو شریعت کے تقاضوں پر قربان کر دینا بہت دل گردے کا کام ہے، لیکن کمال ایمان بھی یہی ہے کہ ایسا کیا جائے، ورنہ باہم ظاہری مسکراہٹوں کے تبادلے میں کوئی کمال نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)) (1)

"وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو (کسی رشتے دار کے ساتھ) احسان کے بدلے میں احسان کرتا ہے، بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے، جب اس سے قطع رحمی (بدسلوکی وغیرہ) کی جائے تو وہ صلہ رحمی (حسنِ سلوک) کرے۔"

صلہ رحمی، فراخیٔ رزق اور درازیٔ عمر کا سبب ہے

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) (2)

---

(1) صحیح بخاری، الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، ح: 5991۔

(2) صحیح بخاری، الادب، باب من بسط له فی الرزق، ح: 5986، و صحیح مسلم، البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، ح: 2557۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں تاخیر (اضافہ) کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''

پیارے بھائی! مت بھولیے کہ رشتے داروں میں ننھیال اور دودھیال دونوں شامل ہیں۔ دونوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ صلہ رحمی کے اخروی اجر و ثواب کے علاوہ یہ دو بڑے فائدے ہیں جو انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ رزق میں اضافہ سے مراد یا تو فی الواقع مقدار میں زیادتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کر دی جاتی ہے' یا پھر مراد اس کے رزق میں برکت ہے' اس طرح عمر کی زیادتی کا مسئلہ یا تو یہ حقیقی طور پر زائد کر دی جاتی ہے یا مراد اس سے بھی اس کی عمر میں برکت ہے' یعنی اس کی زندگی فوائد سے لبریز ہو جاتی ہے۔

۶۶ لوگوں کے بگڑے ہوئے معاملات کی گتھیاں سلجھانے کی تاکید

میرے پیارے نوجوان بھائی! معاشرتی اصلاح' خانگی اصلاح اور عام مسلمانوں کے درمیان اگر کبھی کوئی ان بن یا اونچ نیچ ہو جائے تو ان کی اصلاح کے لیے بھر پور کوشش کریں۔ ان کے باہم بغض و عناد کو دور کرنے اور انھیں ایک دوسرے سے قریب لانے کے لیے اپنے طور پر ایک دوسرے کے بارے میں اچھی باتیں پہنچائیں' تاکہ وہ صلح کرنے پر آمادہ ہو جائیں' اور انکے حالات خوشگوار بن جائیں۔

سیدنا ابو عباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ)) (1)

(1) صحیح بخاری' الاذان' باب من دخل لیؤم الناس فجاء الإمام الأول......ح: 684' وصحیح مسلم' الصلاۃ' باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم إذا تأخر الامام......ح: 421۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بنو عمرو بن عوف ان کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس میں کئی خاندان تھے' یہ قباء میں رہائش پذیر تھے) کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا (اور اُنھوں نے ایک دوسرے پر خشت باری اور سنگ زنی کی)۔ اطلاع ملنے پر رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کی معیت میں ان کے درمیان صلح کرانے کی نیت سے (وہاں) تشریف لے گئے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنے والوں کو یوں ہی نہ چھوڑا جائے' بلکہ ان کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ جھگڑا شدت اختیار نہ کرے' ابتدا ہی میں صلح کا اہتمام نہ کیا جائے تو جھگڑا شدت و وسعت اختیار کر جاتا ہے' اور پھر صلح کا کام بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

صلح کرنا اور کرانا عند اللہ نہایت پسندیدہ عمل ہے

اس کا اندازہ آپ درج ذیل حدیث سے بخوبی لگا سکتے ہیں:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے بیٹھے ایک مرتبہ مسکرائے' اور پھر ہنس دیئے' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں' آپ کیسے ہنس دیئے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: يَارَبِّ! خُذْ لِي مَظْلَمَتِي مِنْ أَخِي، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَعْطِ أَخَاكَ مَظْلَمَتَهُ، قَالَ: يَارَبِّ! لَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِي شَيْءٌ، قَالَ: رَبِّ! فَلْيَحْمِلْ عَنِّي مِنْ أَوْزَارِي، قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْبُكَاءِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَى مَنْ يَتَحَمَّلُ عَنْهُمْ مِنْ أَوْزَارِهِمْ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلطَّالِبِ: اِرْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فِي الْجِنَانِ، فَرَفَعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسَهُ، فَقَالَ: يَارَبِّ! أَرٰى مَدَائِنَ مِنْ فِضَّةٍ وَقُصُورًا مِّنْ ذَهَبٍ، مُكَلَّلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ، لِأَيِّ نَبِيٍّ هٰذَا؟ لِأَيِّ صِدِّيقٍ هٰذَا؟ لِأَيِّ شَهِيدٍ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ، قَالَ: يَارَبِّ وَمَنْ يَّمْلِكُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْتَ تَمْلِكُهُ، قَالَ: مَاذَا يَارَبِّ؟ قَالَ: تَعْفُو عَنْ أَخِيكَ، قَالَ: يَارَبِّ! فَإِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: خُذْ بِيَدِ أَخِيكَ، فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (1)

''میری اُمت کے دو شخص اللہ رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوگئے' ایک نے کہا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میرے ظلم کا بدلہ لے' اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: ٹھیک ہے' اسے بدلہ دے' اس نے کہا: اے میرے پروردگار! میرے پاس تو نیکیاں اب باقی نہیں رہیں' اس نے کہا: اے میرے پروردگار! پھر میری برائیاں اس پر لاد دے' اس وقت رسول اللہ ﷺ کے آنسو نکل آئے' اور فرمانے لگے: وہ دن بڑا ہی سخت ہے' لوگ چاہتے ہوں گے اور تلاش میں ہوں گے کہ کسی پر ان کا بوجھ لاد دیا جائے' اس وقت اللہ تعالیٰ بدلہ طلب کرنے والے سے فرمائے گا: اپنی نگاہ اُٹھا! اور ان جنتوں کو دیکھ وہ دیکھے گا' اور کہے گا: اے میرے رب! میں چاندی کے قلعے اور سونے کے محل دیکھ رہا ہوں' جو لؤلؤ اور موتیوں سے جڑاؤ کیے ہوئے ہیں' یہ کس نبی کے یا صدیق کے' یا شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس کے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ یہ کہے گا: اے میرے رب! کس سے ان کی قیمت ادا ہو سکے گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے پاس تو ان کی قیمت ہے۔ وہ

(1) مسند ابی یعلی الموصلی اسے حاکم (مستدرک 4/ 620) نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہو کر پوچھے گا: پروردگار! وہ کیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہی کہ تیرا جو حق اس مسلمان پر ہے تو اسے معاف کردے۔ وہ فوراً کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے معاف کیا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: اب اس کا ہاتھ تھام لو اور دونوں جنت میں چلے جاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس کی اصلاح کرو۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ خود قیامت کے دن مومنوں میں صلح کرائے گا۔"

تین دن سے زیادہ بول چال چھوڑنا حلال نہیں

علاوہ ازیں جھگڑے ہوئے مسلمانوں کا ایک دوسرے کو پیٹھ دکھانا' یعنی جب ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہو تو سلام کرنے کی بجائے' ایک دوسرے سے اعراض کرتے ہوئے' کنی کترا کر نکل جانا' اس سے اسلام نے منع فرمایا ہے' کیونکہ اس سے مزید افتراق اور انتشار پیدا ہوتا ہے' اسی لیے تین دن سے زیادہ ترک تعلق اور بول چال بند رکھنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے' اپنی انا کو دبا کر دل گردے کا کام کرتے ہوئے' صلح کر لینی چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ [النساء:128]

"صلح بہتر ہے۔"

نیز یاد رکھنا چاہیے کہ باہم دشمنی اور بغض وعناد' جنت سے محرومی کا سبب بن سکتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا! أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)) (1)

(1) صحيح مسلم' البر' باب ماينهى عن الفحشاء والتهاجر' ح: 2565۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پیر اور جمعرات کے روز، جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پس ہر اس بندے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (کسی مسلمان) بھائی کے درمیان دشمنی ہو، پس کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دی جائے، یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو صلح کرنے تک مہلت دی جائے۔"

۶۷ پڑوسی کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

میرے پیارے بھائی! اللہ رب العالمین کے ہاں خاص مقام حاصل کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ آپ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک باہم ہمدردی اور تعاون کا معاملہ کریں، اور اس میں تغافل یا تجاہل سے کام نہ لیں، مسلمان تو کُل کے کُل، ایک جسم کی طرح ہیں، چہ جائیکہ دو پڑوسی بھی آپس میں ایک دوسرے کے دست و باز و نہ ہوں۔

سیدنا ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ)) **(1)**

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔"

تحفہ، محبت میں اضافے کا باعث ہے

مزید برآں پڑوسیوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو ہدیہ و تحائف دیتے رہا کریں، امیر کو اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب کو اپنی حیثیت کے مطابق، غریب یہ نہ سوچے کہ معمولی چیز کسی کو کیا ہدیہ دوں؟ اس کا معمولی سا ہدیہ بھی عند اللہ مقبول ہوگا، بشرطیکہ اخلاص سے دیا گیا ہو۔

---

(1) صحيح بخاري، الادب، باب من كان يؤمن بالله......ح: 6019، وصحيح مسلم، الايمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف، ح: 48

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ﴾ [الزلزال:7/99]

''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی' وہ اسے دیکھ لے گا۔''

ویسے بھی غریب کا ہدیہ بھیجنا' امیر کے دل میں اس کی قدر میں' اضافے کا باعث ہوگا' البتہ امیر کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی شایانِ شان ہدیہ بھیجے' کیونکہ وہ سائل سے بہرہ ور ہے' یہ نہ ہو کہ جو چیز باسی ہو جائے' یا اپنا جی اس کے کھانے کو نہ چاہے تو ایسی سڑی بسی چیز پڑوسیوں کو بھیج دی جائے' اس میں عدم اخلاص کے ساتھ ساتھ حقارت کا جذبہ بھی شامل ہے۔ جبکہ ہدیہ کا مطلب تو اخلاص ومحبت کا اظہار ہے اور جس میں کسی غریب پڑوسی کے لیے تحقیر شان کا جذبہ کارفرما ہو' وہ ہدیہ کس کام کا؟ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کیا قدر ومنزلت ہوگی؟ ہاں اگر تحقیر شان والی بات نہ ہو تو پھر کمتر چیز بھی' جو خود اسے پسند نہ ہو' کسی غریب کو دے دینا' اسے پھینک دینے سے بہتر ہے' بشرطیکہ خود وہ چیز کار آمد ہو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا' وَلَوْفِرْسِنَ شَاةٍ)) (1)

''اے مسلمانوں کی عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کوئی ہدیہ کمتر نہ سمجھے' اگرچہ وہ (ہدیہ) بکری کا کھر ہی ہو۔''

پڑوسیوں کو گزند پہنچانے پر شدید وعید

نیز اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آپ کے پڑوسی کو' آپ کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے' کیونکہ پڑوسیوں کو دکھ پہنچانا اتنا بڑا جرم ہے کہ انسان جنت سے محروم ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(1) صحیح بخاری' أوائل کتاب الهبة' ح: 2566' وصحیح مسلم' الزکوۃ' باب الحث علی الصدقة ولوبالقلیل' ولا تمنع من القلیل لاحتقاره' ح: 1030۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) (1)

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو۔''

۶۸ حسن اخلاق

میرے پیارے نوجوان بھائی! لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آیا کریں، حسنِ اخلاق مسلمان کا بہترین وصف ہے، حسنِ اخلاق قیامت والے دن سب سے زیادہ نفع بخش ہوگا، کیونکہ مومن کے لیے یہ دیگر سب عملوں سے زیادہ بھاری ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)) (2)

''بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہ ہوگا۔''

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اچھے اخلاق والے کو کامل مومن قرار دیا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) (3)

''اہلِ ایمان میں سے سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے عمدہ ہو۔''

پیارے بھائی! اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ حسن اخلاق اور ایمان لازم وملزوم ہیں، یعنی جو اخلاق میں جتنا کامل ہوگا، ایمان میں بھی اتنا ہی کامل ہوگا، گویا کمال ایمان کے لیے حسنِ اخلاق میں کمال ضروری ہے۔

---

(1) صحيح مسلم، الإيمان، باب تحريم إيذاء الجار، ح: 46۔

(2) سنن ابی داؤد، السنة، باب في حسن الخلق، ح: 4799۔
جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في حسن الخلق، ح: 2003۔

(3) سنن ابی داؤد، السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ح: 4682، وجامع الترمذي، ابواب الرضاع، باب ماجاء في حق المرأة على زوجها، ح: 1162۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح بُرے اخلاق کا حامل اور بے ہودہ گو انسان' اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ہے جس کا مطلب ہے کہ ایسا شخص آخرت میں ناکام ونامراد رہے گا۔ "اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ"۔

جنت اور دوزخ میں لے جانے والے اعمال

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سے عمل انسانوں کے جنت میں جانے کا سبب بنیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) (1)

"اللہ تعالی کا ڈر اور حسن اخلاق۔"

پوچھا گیا: کون سی چیزیں انسانوں کے زیادہ جہنم جانے کا سبب ہوں گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ))

"منہ اور شرم گاہ۔"

گفتگو میں تصنع کرنے' باچھیں کھولنے' نامانوس الفاظ بولنے کی ممانعت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ' أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا' وَاِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الثَّرْثَارُوْنَ' وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ))

"قیامت کے روز مجھے سب سے زیادہ محبوب اور ہم نشینی کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب' وہ شخص ہوگا' جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا۔ اور تم میں سے مجھے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے

(1) سنن ترمذی-ابواب البر والصلة'باب ماجاء حسن الخلق'ح:2004' اسے ابن حبان (موارد:1921) نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ دور، قیامت کے روز وہ ہوں گے جو بہت باتونی، تصنع سے باتیں کرنے والے اور تکبر سے باچھیں کھول کھول کر گفتگو کرنے والے ہوں گے۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! باتونی اور تصنع سے باتیں کرنے والے کو ہم جان گئے لیکن "**متفیھقون**" کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ((**المتکبرون**)) "تکبر کرنے والے۔"(1)

پیارے بھائی! اس حدیث مبارکہ میں بھی اخلاق کی ترغیب اور غیر ضروری اور غیر محتاط اور تصنع و بناوٹ سے گفتگو کرنے اور اس کے ذریعے سے دوسروں پر رعب و برتری جتانے سے اجتناب کرنے کی تاکید ہے۔ گویا کم بولنا اور سادگی سے گفتگو کرنا پسندیدہ ہے، اور اس کے برعکس زیادہ بولنا اور تصنع اختیار کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔

أُخَيَّ إِنَّ الْبِرَّ شَيْءٌ هَيِّنٌ
وَجْهٌ طَلِيقٌ وَكَلَامٌ لَيِّنٌ

"میرے پیارے بھائی! حسنِ اخلاق کا اظہار نہایت آسان ہے، بس ہشاش بشاش، ہنستا کھلکھلاتا چہرہ اور میٹھا بول۔"

اللہ تعالیٰ ہمارے اندر تمام اخلاقی خوبیاں پیدا فرما دے، اور تمام اخلاقی برائیوں اور بیماریوں سے ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین یا رب العالمین!

۶۹ مہمان کی عزت و تکریم کرنے کی تاکید

پیارے بھائی! مہمان کی عزت و تکریم کریں، مطلب یہ کہ خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کریں۔ حسب استطاعت خوش دلی کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کریں اور اس کے راحت و آرام کا خیال رکھیں، اس طرح آپ آنے والے کا دل موہ لیں گے اور اس کے دل میں آپ کی عزت و محبت اور زیادہ بڑھ جائے گی۔

سیدنا ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

(1) سنن ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، ح: 2018۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ))

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے مہمان کی عزت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنا چاہیے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

((يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ)) (1)

''ایک دن اور رات (اس میں اپنی طاقت کے مطابق بہتر کھانا تیار کرے) اور مہمان نوازی تین دن ہے' پس جو اس کے علاوہ ہو' وہ صدقہ ہے۔

اس میں مہمان نوازی کے مزید آداب وحدود کی وضاحت ہے کہ پہلے دن اور رات عمدہ کھانے کا اہتمام کیا جائے' اور اس کے بعد دو دن مزید معمول کے مطابق مہمان نوازی کی جائے۔ تین دن کے بعد مہمان کو چاہیے کہ وہ وہاں سے چلا جائے' تاہم اگر وہ نہ جائے تو اس کے بعد مہمان نوازی بطور صدقہ ہوگی۔

۷۰ فخر وغرور اور خود پسندی حرام ہے

میرے پیارے بھائی! مال ودولت یا حسن وجمال یا جاہ ومنصب یا علم وفضل یا حسب ونسب کی وجہ سے کسی مسلمان بھائی کو حقیر اور اپنے آپ کو اس سے برتر مت سمجھیں' نہ اپنی قوت پہ نازاں ہوں' نہ لوگوں کے ساتھ متکبرانہ انداز اختیار کریں' کسی کا مذاق اُڑائیں نہ کسی پر طنز کریں' ہوسکتا ہے کہ وہ عند اللہ آپ سے افضل اور بہتر ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ

(1) صحيح بخاري' الأدب' باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه' ح: 6135' وصحيح مسلم' اللقطة' باب الضيافة' ح: 48' بعد: 1726۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾

[الحجرات:13]

''لوگو! بلاشبہ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا' اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ بہت علم والا' خوب باخبر ہے۔''

مسلمانوں کو حقیر جاننا حرام ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ))

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔''

ایک آدمی نے سوال کیا: آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو' اور اسکے جوتے اچھے ہوں؟ آپ نے (جواب میں) فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ' اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)) (1)

''یقیناً اللہ تعالیٰ جمیل (صاحب جمال) ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے' کبر (کا مطلب) حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔''

۷۱ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور برے لوگوں کی ہم نشینی سے اجتناب کرنے کی تلقین

میرے پیارے نوجوان بھائی! جس طرح پاکیزہ غذا' صاف ستھری آب وہوا'

(1) صحیح مسلم' الإیمان' باب تحریم الکبر وبیانہ' ح: 91۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاف اور تازہ پانی' جسمانی صحت کے لیے ضروری ہے' اسی طرح نیک اور اچھے لوگوں کی رفاقت' ابرار و صالحین کی ہم نشینی روحانی صحت کے لیے ضروری ہے' اور بہترین انسان وہی ہوتا ہے جس کا جسم اگر تنومند اور توانا ہے تو روح بھی فرحاں وشاداں ہو۔

دیکھیں پیارے بھائی! آپ ایک چمن سے گزرتے ہیں' جو رنگ برنگ پھولوں سے سجا ہوا ہے تو آپ کا دل ودماغ' ان کی بو باس سے معطر ہو جائے گا' اور جی چاہے گا کہ وہیں ٹھہر جائیں' اور اگر کسی گندگی کے ڈھیر سے گزرنے کا اتفاق ہو تو دماغ پھٹنے لگتا ہے' اور سانس روک کر' آپ وہاں سے بھاگ نکلتے ہیں' اسی طرح اچھی اور بُری دوستی' نیک اور بدمجلس کی مثال ہے۔

اچھی دوستی پھولوں کی طرح' چہکتی اور مہکتی ہے جبکہ بُری دوستی' گندگی کے ڈھیر کی مانند' ذہن وفکر میں سڑاند اور غلاظت پیدا کرتی ہے۔

یاد رکھیے! پھولوں میں بسی ہوئی مٹی سے بھی خوشبو آنے لگتی ہے' اور غلاظت کے ڈھیر میں' پھول بھی بدنام ہو جاتے ہیں اور اپنی خوشبو کھو دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح نیک لوگوں کی صحبت میں' عطر فروش کی طرح فائدہ ہی فائدہ ہے۔ان کے ساتھ رہنے سہنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے انسان ان کے اثرات قبول کرے گا' اور آہستہ آہستہ ان کے سانچے میں ڈھل جائے گا' اور بُروں کی صحبت بھٹی کی آگ جلانے پر مامور شخص کی طرح ہے کہ اس سے انسان کو نقصان ہی پہنچے گا' فائدہ کوئی نہیں۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ، كَحَامِلِ الْمِسكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ ،

1- إِمَّا أَنْ يُّحْذِيَكَ ،

2- وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ

3- وَإِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبًا' وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً)) (1)

''نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال کستوری اُٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے' پس کستوری اُٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے دے گا' یا تو خود اس سے خریدے گا (یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تب بھی) یا یہ کہ تو اس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا' اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا' یا پھر تو اس سے بدبودار بو پائے گا۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ' فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ)) (2)

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے' پس تمھارا ہر آدمی یہ ضرور دیکھے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔''

اللہ عزوجل کے نافرمانوں سے دوستی اور وابستگی نہیں رکھنی چاہیے

اس میں بھی دین دار لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے کی ترغیب' اور غیر دین داروں سے بچنے کی تاکید ہے' کئی اچھے بھلے لوگ بھی نیک اور دین داروں کی بجائے دنیا پرست لوگوں سے دوستی لگاتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ اس لیے دوست اور مجلس کے انتخاب میں بڑے حزم واحتیاط کی ضرورت ہے۔ نہ تو ہر دوست اچھا ہوتا ہے اور نہ ہر مجلس ہی بابرکت ہوتی ہے۔

اچھے دوست کی رفاقت اور اچھی مجلس میں بیٹھنے سے انشراح صدر ہوتا ہے۔ دل کلی کی طرح کھل جاتا ہے' نیکیوں سے محبت اور بُرائیوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

(1) صحيح بخاری الذبائح' باب المسك' ح: 5534' وصحيح مسلم' البر والصلة' باب استحباب مجالسة الصالحين' ح: 2628۔

(2) سنن أبی داود' الأدب' باب من يؤمر أن يجالس؟ ح: 4833' وسنن ترمذی' الزهد' باب45' ح: 2378' اس حدیث کے مستدرك (4/ 171) وغیرہ میں شواہد موجود ہیں جن کی بنا پر یہ حسن کا درجہ رکھتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ جزاوسزا بُرے لوگوں کی ہم نشینی کا انسان کو زبردست صدمہ ہوگا' مگر سوائے رنج وغم کے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○﴾

[الفرقان: 27-29]

''اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا' کاش! میں نے رسول کے ساتھ ہی اپنا راستہ بنایا ہوتا (کہ یہ رفاقت جنت کی راہ تھی)۔ کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا (کہ اس کا راستہ گمراہی اور جہنم کا تھا)۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے بہکا دیا' اور شیطان (اور اس کا ہمنوا) تو انسان کو مصیبت پر چھوڑنے والا ہے۔''

صرف اللہ سے لو لگاؤ

اس دنیا میں شیطان اور اس کا ہر ساتھی (جنوں اور انسانوں میں سے) نت نئے طریقوں سے بہکاتے' خوشنما حیلے بہانے تراشتے' سبز باغ دکھاتے اور نئی نئی راہوں سے آتے ہیں اور یہ نادان انسان ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ہاں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رکھیں' اور اس کا در نہ چھوڑیں' اور ہر لمحے اور ہر وقت اس کی مدد کا سہارا لیں تو یقیناً ان شیاطین کی تمام شرارتیں رائیگاں جائیں گی۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو حسرت وافسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا اور شیطان روزِ جزا مکر جائے گا۔

﴿قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ○﴾ [ق: 27]

''اس کا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے تو اس کو شرارت پر نہیں ڈالا' یہ تو خود راہ کو بھولا ہوا دور پڑا تھا (حقیقت یہ ہے کہ اس نے رب کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات پر کان ہی نہ دھرا)۔"

۴۷ سلام کرنے کی فضیلت اور اس کے پھیلانے کا حکم

میرے پیارے نوجوان بھائی! ہر شناسا اور غیر شناسا کو سلام کریں' اس سے محبت والفت پیدا ہوتی ہے' آپس کے ربط و تعلق میں اضافہ ہوتا ہے' ایک دوسرے کے بارے میں احترام کا جذبہ پروان چڑھتا ہے' اور نفرت و کدورت دور ہو جاتی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا' وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا' أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) (1)

"تم جنت میں نہیں جاؤ گے' یہاں تک کہ ایمان لاؤ' اور تم مومن نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو۔"

سیدنا ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ' وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ' وَصِلُوا الْأَرْحَامَ' وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ' تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) (2)

"اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ' لوگوں کو کھانا کھلاؤ' رحموں کو ملاؤ (رشتے داریوں کے حقوق ادا کرو) اور اس وقت اٹھ کر نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں

---

(1) صحیح مسلم' الإیمان' باب بیان أنه لا یدخل الجنة الا المؤمنون' وأن محبة المؤمنین من الایمان' ح: 54۔

(2) صحیح سنن ترمذی' ابواب الاطعمة' باب ماجاء فی فضل الطعام الطعام' ح: 2485۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تہجد کی نماز)' تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

پیارے بھائی! یاد رکھیں کہ سلام "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" ہی ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ)) آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا' پھر وہ شخص بیٹھ گیا' پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((عَشْرٌ)) (اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں' پھر ایک دوسرا آدمی آیا' اور اس نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا' پھر وہ بیٹھ گیا' پس آپ نے فرمایا: "عِشْرُوْنَ" "(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ)) آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا' پس وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: ((ثَلَاثُوْنَ)) (اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔"(1)

اس سے واضح ہوا کہ صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے کہنے سے دس نیکیاں ملیں گی' اور وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے اضافے سے مزید دس' اور وَبَرَکَاتُهٗ کے اضافے سے' مزید دس نیکیاں ملیں گی' اس لیے اسی پر کفایت کرنی چاہیے' باقی نمستے' یا آداب عرض' یا شب بخیر اور گڈ مارننگ وغیرہ کہنا صحیح نہیں' یہ سب غلط ہیں اور تحیۃ الاسلام کے منافی ہیں' ان سے نہ صرف' سلام نہیں ہوتا' بلکہ گناہ ہوتا ہے' کیونکہ یہ غیروں کی نقالی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعراض ہے۔

۷۳ کافر کو سلام میں پہل کرنے کی حرمت اور ان کو جواب دینے کا طریقہ

پیارے بھائی! یہود و نصاریٰ کو سلام کہنے میں پہل مت کریں' کیونکہ کافر کو سلام

(1) سنن ابی داؤد' الادب' باب کیف السلام؟ ح: 5195' اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری (6/11) میں قوی قرار دیا ہے۔ وسنن ترمذی ابواب الاستئذان' باب ما ذکر فی فضل السلام' ح2688۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن بدن بڑھ رہی ہے' اسقاط حمل کا دھندہ قانونی کاروبار کی شکل اختیار کررہا ہے۔

اے اللہ کریم! ہم کمزور وناتواں بندے' تیرے رحم وکرم کے طلبگار ہیں۔ اور تجھ سے عفت وعصمت کی بھیک مانگتے ہیں' یااللہ رب العزت! آپ ہمیں قلوب کی طہارت اور کردار کی پاکیزگی عطا فرمایئے۔ دل کی گہرائیوں سے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے اور حرام کاموں کے درمیان مضبوط رکاوٹ کھڑی کر دیجئے۔ آمین یارب العالمین۔

۸۰ دل کی بیماریاں

دل کو روحانی طور پر خراب کرنے والی بیماریاں پانچ ہیں' ان سے بچنے کی ہر ممکنہ کوشش کریں:

1۔ برے دوستوں کی کثرت۔

2۔ خوش کن طویل آرزوئیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے سوا چیزوں میں دل کا اٹک جانا۔

4۔ شکم سیر ہونا۔

5۔ اور بلا کی نیند۔

حالانکہ دل کا اصل کام یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف لپکتا' آخرت کا شیدائی ہوتا' راہ حق کے حجابات دور کرتا' صراط مستقیم کے ڈاکوؤں' عمل اور نفس کی آفات سے خبردار کرتا ہے' کیونکہ دل کو اللہ تعالیٰ نے روشنی' زندگی' قوت' صحت اور عزم بخشا ہوتا ہے۔ اگر مذکورہ پانچ روگ دل کو لگ جائیں تو دل کا نور کھو جاتا ہے' بصیرت کی آنکھ روشن نہیں رہتی' دل کے کان بہرے ہوجاتے ہیں' اگرچہ ظاہری کان اور زبان کام کر رہے ہوتے ہیں' اور انسان اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے:

﴿لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْغٰفِلُوْنَ۝﴾ [الاعراف :179]

''ان کے دل تو ہیں، لیکن وہ ان سے سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں تو ہیں، لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں، لیکن سنتے نہیں، یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی غافل ہیں۔''

دل کی اصلاح، پورے جسم کی اصلاح ہے

پیارے نوجوان بھائی! جسم کے اندر دل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جب تک یہ صحیح طور پر کام کرتا رہتا ہے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے، جب یہ خراب ہو جاتا ہے، سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔

ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ))(1)

''خبردار! بدن میں گوشت کا ایک خاص ٹکڑا ہے، وہ تندرست رہے تو سارا بدن درست رہتا ہے، اگر وہ بیکار پڑ جائے تو سارا جسم بیکار ہو جاتا ہے، خبردار! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔''

لہٰذا آپ کو چاہیے کہ دل کی اصلاح کریں، جب تک دل کی دنیا میں تبدیلی نہیں آئے گی باہر کی دنیا نہیں بدل سکتی، اس لئے آپ کو اپنے دل کے اسٹیئرنگ پر مضبوطی سے قابو پانا ہوگا۔

اگر چاہیں آپ اپنے دل کو آئینہ
دس چیزوں سے خالی کرلیں اپنا سینہ

---

(1) صحیح بخاری، الإیمان، باب فضل من استبرأ الدینہ، ح:2051، و صحیح مسلم، المساقة، أخذ الحلال وترك الشبهات، ح: 1599۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت
بخل و حسد و ریا وکبر و کینہ

۸۱ اجنبی عورت اور بے ریش حسین بچے کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے

شیطان ہمیشہ انسان کو صراط مستقیم سے پھسلانے' آزمائش سے دو چار کرنے اور حرام میں مبتلا کرنے پر حریص رہتا ہے' اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سلسلے میں ہمیں متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَٰتِ الشَّيْطَٰنِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَٰتِ الشَّيْطَٰنِ فَإِنَّهُۥ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ﴾ (النور 21)

''اے مومنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا' اور جو شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو یقیناً وہ بے حیائی اور برائی ہی کے کام کرنے کا حکم کرے گا۔''

پیارے بھائی! شیطان گردشِ خون کی طرح انسانی جسم میں چلتا ہے' انسان کو فحاشی ومنکرات میں مبتلا کرنے کے لئے جو شیطانی ہتھکنڈے ہیں' ان میں غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اور خلوت بھی ہے' یعنی ایسی عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا جو نہ بیوی ہو اور نہ ان رشتہ داروں میں سے ہو جن سے ہمیشہ کیلئے ابدی طور پر رشتۂ ازدواج حرام ہے' مثلاً: ماں' بہن' پھوپھی اور خالہ وغیرہ۔

یہ حرمت اس لئے ہے کہ دراصل آپ کو شیطانی وسوسوں اور برے خیالات سے بچانا مقصود ہے' کیونکہ جہاں مردانہ اور زنانہ خصوصیات کو جمع ہونے کا موقع ملے گا' اور وہاں کوئی تیسرا آدمی موجود نہ ہوگا تو دلوں میں خلش اور برائی کا جذبہ پیدا ہوسکتا ہے' اگر نہ بھی ہو تب بھی حرام ہے۔

اس لئے اس راستے کو مکمل طور پر بند کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا یَخْلُوَنَّ أَحَدُکُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ)) **(1)**

''تم میں سے کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے مگر محرم کے ساتھ۔''

اس ہدایت کا مقصد بھی فتنہ وشر میں مبتلا ہونے سے بچانا ہے کیونکہ تنہائی میں اس کا امکان ہے' اور غیر محرم کی موجودگی سے تنہائی ختم ہو جاتی ہے' اس لئے فتنے کا امکان بھی نہیں رہتا۔

نیز ہادیٔ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ' وَلَا تُفْضِی الْمَرْأَةُ إِلَی الْمَرْأَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)) **(2)**

''مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے' اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے' اور نہ مرد مرد کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے' اور نہ عورت عورت کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

غور کریں! اسلام کس طرح بے حیائی کے دروازے کو بند کرنا چاہتا ہے' جب ایک مرد کا مرد اور عورت کا عورت کے ساتھ بغیر کپڑے کے لیٹنا منع ہے تو مرد وعورت کے بے باکانہ اختلاط کو اسلام کس طرح گوارہ کر سکتا ہے' جو مغرب میں عام ہے اور یہی اخلاق باختہ ثقافت بلکہ کثافت ٹیلی ویژن اور تعلیمی اداروں کے ذریعے سے اسلامی ملکوں میں پھیلائی جا رہی ہے' مغرب زدہ حکمران اس گندگی' بے حیائی اور اخلاق باختگی کو ثقافت باور کرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اسلامی ملکوں کو نجات عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

---

(1) صحیح بخاری' النکاح' لایخلون رجل بأمراة' ح:5233- وصحیح مسلم' الحج' سفر المرأة مع محرم' ح:1341-

(2) صحیح مسلم' الحیض' تحریم النظر إلی العورات' ح:338-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبّ لباب یہ ہے کہ آپ کے لئے غیر محرم عورت کے ساتھ‘ کسی گھر‘ حجرے یا گاڑی وغیرہ میں تنہائی اختیار کرنا حرام ہے‘ خواہ وہ آپ کی بھابھی یا خادمہ ہی کیوں نہ ہو‘ یا ڈاکٹر کے ساتھ‘ مریضہ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اکثر لوگ ایسے معاملات میں اپنے آپ پر یا دوسروں پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے تساہل برتتے ہیں‘ حالانکہ بسا اوقات یہی تساہل برائی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے‘ جو بالآخر حرامی بچوں کی تعداد میں اضافے اور حسب ونسب کے ضیاع کا سبب بنتا ہے۔

۸۲ مخلوط تعلیم کی تباہ کاریاں

علاوہ ازیں ایسی جگہوں‘ تعلیمی اداروں اور بازاروں سے بھی کنارہ کشی اختیار کریں جہاں مردوزن کا اختلاط ہوتا ہے۔

اے نوجوان نسل! ہمارے ملک میں مخلوط تعلیم کا رواج آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے‘ معاشرے پر اس کے اثرات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں‘ لیکن ذہنوں پر مغربی اقدار اور طرز معاشرت کی برتری کچھ اس طرح چھائی ہوئی ہے کہ اب مخلوط تعلیم کو برائی سمجھنے کا احساس بھی مٹ رہا ہے۔ اللہ کے لئے ذرا سوچیں تو صحیح‘ کہ جب لڑکے اور لڑکیاں مخلوط ماحول میں پرورش پائیں گے تو گھر کی چار دیواری کا پردہ ٹوٹ جائے گا‘ اور دوسری زد‘ آواز کے حجاب پر پڑے گی‘ آوازوں کے ساتھ ہی چہروں کے پردے کھل جائیں گے‘ پھر آزاد نگاہیں خیالات کو آزاد کریں گی‘ لباس کی قطع برید پہلے اعضائے حسن کے پردے فاش کرے گی‘ پھر سینہ‘ گلا اور بازوؤں کی نمائش شروع ہوگی‘ پنڈلیاں اور رانیں بے حجاب‘ جب یہ مبادیات پورے ہوں گے تو مقصد قریب تر ہو جائے گا۔ یہ ہیں مخلوط تعلیم کے چھوڑے ہوئے نقوش‘ اور آئندہ مستقبل میں ایسی ہی پالیسیاں ہیں۔ جن کے تحت چل کر دامن الٰہی سے مسلمانوں کو دور کیا جائے‘ اور فحاشی وعریانی کے اڈوں کو طشت ازبام کیا جائے۔ کسی شاعر نے مسلمانوں کو اس انجام بد سے خبردار کرتے ہوئے کس قدر تلخ مگر حقیقت افروز بات کہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بدنام جلوہ گری کالجوں کی
مسلمان لڑکی پری کالجوں کی
نہیں ہے اگر حمل و اغوا گوارہ
تو مخلوط تعلیم سے کیجئے کنارہ

۸۳ جنس مقابل کو بنظر شہوت دیکھنا

اسلام نے اس بات کو بھی حرام ٹھہرایا ہے کہ مرد اپنی نگاہ عورت پر ڈالے اور عورت مرد پر' اس لئے کہ آنکھیں دل کی کلید ہیں' اور نظر فتنے کی پیامبر اور زنا کی قاصد ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جہاں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے' وہاں غض بصر (آنکھوں کو جھکائے رکھنے) کی بھی ہدایت کی ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ۝﴾ [النور :30-31]

"(اے نبی محمد ﷺ!) مومن مردوں سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں' اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے حق میں زیادہ پاکیزہ بات ہے' یقیناً جو کچھ لوگ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

اجنبی عورت یا فحش مناظر پر نظر جمانا

غَضٌّ مِنَ الْبَصَرِ کے معنی ہیں کہ نظروں کو بالکل آزادانہ چھوڑا جائے کہ وہ آنے جانے والیوں یا آنے جانے والوں پر پڑیں' لہٰذا جب آپ کی نظر اچانک جنس مقابل پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ جائے تو آپ فوراً اپنی نظر پھیر لیں' ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھیں۔ نہ اس کے محاسن پر نظریں جمائیں کیونکہ پھر اس میں قصد شامل ہو جائے گا۔ جو گناہ ہے۔

پہلی نظر یا اچانک نظر پڑ جانے کا حکم

اسلام نے اچٹتی ہوئی نظر کو جو اچانک پڑ جاتی ہے' قابل معافی قرار دے کر بڑی فراخی کا ثبوت دیا ہے۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کی بابت سوال کیا تو آپ نے انہیں نظر پھیر لینے کا حکم دیا۔ (1)

كُلُّ الْحَوَادِثِ مَبْدَأُهَا مِنَ النَّظَرِ
وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَصْغَرِ الشَّرَرِ
نَظْرَةٌ فَابْتِسَامَةٌ فَسَلَامٌ
فَكَلَامٌ فَمَوْعِدٌ فَلِقَاءُ

''تمام حوادث کی ابتدا نظر ہی سے ہوتی ہے' اور چھوٹی سی چنگاری سے زبر دست آگ بھڑک اٹھتی ہے' پہلے نظر' پھر مسکراہٹ' پھر سلام' پھر کلام' پھر وعدہ اور پھر ملاقات۔''

ان تمام مقدمات واسباب سے کنارہ کش رہنا ضروری ہے۔

استثنائی نظر

ہاں البتہ وہ نظر اس حکم سے مستثنیٰ ہوگی جو شرعی ضرورت کے تحت ہو' مثلاً منگیتر کو ایک بار دیکھنا' یا ڈاکٹر وغیرہ کا مریضہ پر نظر ڈالنا۔

علاوہ ازیں برہنہ اور نیم عریاں تصاویر' اخبارات' رسائل اور جرائد میں دیکھنا' ٹی وی' ویڈیو اور سینما گھروں میں فلم بینی کرنا وغیرہ سب حرام ہے' کیونکہ یہ لذت کی نگاہیں صرف عفت ہی کے لیے خطرناک نہیں' بلکہ ذہنی یکسوئی اور سکون قلب کے لیے بھی

(1) صحیح مسلم' الآداب' نظر الفجاءة' ح: 2159۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرناک ہیں کہ ان سے ذہنی انتشار اور قلبی اضطراب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح ٹیلیفون، موبائل وغیرہ کے ذریعے سے، اجنبی عورتوں سے گفتگو کرنا بھی عورت کے ساتھ خلوت اور تنہائی کا معنی رکھتا ہے، لہٰذا اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

۸۴ غیر محرم عورت کے ساتھ مصافحہ

غیر محرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنا (ہاتھ ملانا) ان معاشرتی عادات اور رسم ورواج میں شامل ہے۔ جو شریعتِ مقدسہ کی سراسر بغاوت وسرکشی پر مبنی ہیں۔ اگر آپ ایسے لوگوں کو شرعی حکم اور اس کے دلائل وبراہین بھی پیش کر دیں تو وہ اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے آپ کو دقیانوس، قطع رحمی کا سبق دینے والا اور اچھی نیتوں پر شک کرنے والا قرار دیں گے۔

چچا زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچی، ممانی اور بھابھی کے ساتھ مصافحہ کرنا ہمارے معاشرے میں آب نوشی کرنے سے زیادہ سہل شمار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہم اگر اس فعل کے خطرناک انجام کو شرعی طور پر بھانپ لیں تو کبھی ایسا نہ کریں، رسول برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَأَنْ يُّطْعَنَ فِيْ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمَسَّ إِمْرَأَةً لَّا تَحِلُّ لَهُ))(1)

''اپنے سر میں لوہے کی سوئی کا چبھو دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ آدمی کسی ایسی عورت کو چھوئے، جس کو چھونا اس کے لیے جائز نہیں۔''

ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں

غیر محرم عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا بلاشبہ ہاتھ کا زنا ہے، جیسا کہ سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

---

(1) رواہ الطبرانی 212/20، وھو فی صحیح الجامع برقم: 4921۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْيُكَذِّبُهُ)) (1)

''ابن آدم (انسان) کے لیے اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے' وہ یقیناً اسے پانے والا ہے' آنکھوں کا زنا (غیر محرم عورت کی طرف) دیکھنا ہے' کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا ہے' زبان کا زنا (ناجائز) کلام کرنا ہے' ہاتھ کا زنا (ناجائز) پکڑنا' اور پاؤں کا زنا (ناجائز کام کی طرف) چل کر جانا ہے' اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے' اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

پتہ چلا کہ دیکھنا' سننا' چل کر جانا' اجنبی عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا وغیرہ یہ سب اسبابِ زنا ہیں' لیکن انھیں مجازاً زنا سے تعبیر کر دیا گیا ہے تاکہ آپ مذکورہ اسباب سے بھی اپنا دامن بچا کر رکھیں۔ اس لیے کہ اگر آپ یہ احتیاط نہیں کریں گے تو بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے' اور اگر اسبابِ زنا سے دور رہیں گے تو انشاء اللہ العزیز بدکاری سے محفوظ رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ سے پاکیزہ دل والا کوئی نہیں

پیارے نوجوان بھائی! آپ خود بتائیں کہ کیا کوئی انسان رسول اللہ ﷺ سے زیادہ پاکیزہ دل والا ہوسکتا ہے؟ مگر آپ ﷺ اس کے باوصف فرماتے ہیں:

((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ)) (2)

''میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا۔''

---

(1) صحيح بخاري' الإستيذان' زنا الجوارح' ح: 6243' و صحيح مسلم' القدر' قدر على ابن آدم حظه من الزنا' ح: 4657

(2) المعجم الكبير للطبراني: 24/ 342' و مسند احمد: 412/1 وهو في صحيح الجامع برقم: 4126۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مزید فرمایا:

((اِنِّی لَا اُمَسُّ اَیْدِیَ النِّسَاءِ))

''میں عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتا۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ طاہرہ مطہرہ عفیفہ کائنات بنت الصدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((وَلَا وَاللّٰهِ! مَامَسَّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَیْرَ اَنَّهٗ یُبَایِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ)) (1)

''واللہ! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی (غیر محرم) عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں چھوا' ہاں البتہ آپ بذریعہ کلام ان سے بیعت لیتے تھے۔''

لہٰذا اللہ جل جلالہ سے ڈرنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہاتھ پر کپڑا وغیرہ ڈال کر مصافحہ کرنا بھی حرام ہے۔

۸۵ تواضع اور مومنوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی تلقین

کلام' لباس اور تمام شعبہ ہائے حیات کے دیگر معاملات میں تواضع اختیار کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ [الشعراء:215]

''جو مومن آپ کے پیروکار ہیں' ان سے نرمی کے ساتھ پیش آیئے۔''

تواضع کیا ہے؟

تواضع کا مطلب ہے:

ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی' نرمی اور محبت سے پیش آنا' حسب ونسب یا مال

(1) صحیح مسلم 3/ 1489

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ودولت کی بنیاد پر کسی کو حقیر نہ سمجھنا اور کسی پر زیادتی نہ کرنا' کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اگر عالی مرتبت بنایا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں' نہ کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بے توقیری یا ان پر ظلم وزیادتی کا ارتکاب کریں۔

تواضع اختیار کرنے سے مال' عزت اور رفعت میں اضافہ ہوتا ہے

نرمی اور عاجزی اختیار کرنے سے بعض دفعہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس میں اس کی ذِلت ہے' لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا نتیجہ بالآخر عزت وسرفرازی میں اضافہ ہی ہے' اور آخرت میں تو اس کا حسنِ انجام واضح ہے کہ اسے بلند درجات سے نوازا جائے گا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) (1)

''جو صرف اللہ رب العزت کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلند فرما دیتا ہے۔''

لہٰذا تواضع اختیار کیجیے اور اس کے اعلیٰ مظاہر کو بھی اپنائیے جیسے:

- ☆ چھوٹے بچوں کو اور اسی طریقے سے' اپنے بیوی بچوں کو اپنے گھر میں آکر سلام کرنا۔
- ☆ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرنا۔
- ☆ گھریلو کام کاج میں اپنی عورت کا ہاتھ بٹانا۔
- ☆ گرے ہوئے لقمے کو اُٹھا کر اور صاف کر کے کھانا' برتن اچھی طرح صاف کرنا اور کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنا۔
- ☆ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا۔
- ☆ غریب کی سادہ سی دعوت اور معمولی سا ہدیہ بھی قبول کرنا۔

---

(1) صحیح مسلم' البر' باب استحباب العفو والتواضع' ح: 2588۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ زمین پر فروتنی کے ساتھ چلنا۔

☆ اعمالِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

☆ محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

☆ لباس میں میانہ روی اختیار کرنا اور بلا ضرورت اور بغیر کسی مقصد کے ایسا حقیر لباس نہ پہننا جو آپ کی شخصیت کو عیب ناک کردے۔

تواضع کے طور پر عمدہ لباس ترک کردینا پسندیدہ ہے

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ' وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ' دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)) **(1)**

''جس شخص نے' محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' تواضع کرتے ہوئے عمدہ لباس پہننا چھوڑ دیا' جبکہ وہ اس کی طاقت رکھتا تھا' تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں (جنت میں لباس کے اعلیٰ جوڑے جو صرف اہل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے وہاں تیار کیے ہیں) میں سے جو جوڑا وہ پسند کرلے پہن لے۔''

۸۶ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا

میرے پیارے نوجوان بھائی! اپنا تہ بند' شلوار' پاجامہ وغیرہ نماز اور غیر نماز' دونوں حالتوں میں آدھی پنڈلی تک اُونچا رکھیں' اگر یہ آپ کے لیے ممکن نہ ہو' ٹخنوں تک تو ضرور اُونچا رکھیں کیونکہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا ممنوع' حرام اور کبیرہ گناہ ہے جس پر

(1) سنن ترمذی' ابواب صفة القيامة' ح: 2481' اسے حاکم (4/183) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کی سخت وعید ہے' خواہ ایسا کرنے میں تکبر کی نیت ہو یا نہ ہو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا أَسۡفَلَ مِنَ الۡكَعۡبَيۡنِ مِنَ الۡإِزَارِ فَفِي النَّارِ)) **(1)**

''تہ بند (وغیرہ) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا' وہ آگ میں ہوگا۔''

جب کپڑا جہنم میں جلے گا' تو کپڑے والا بطریق اولیٰ جہنم میں جائیگا۔ والعیاذ باللہ۔

اور اگر اظہار کبر ونخوت کے لیے لباس کو زمین تک چھوڑ دیا جائے تو اس کی سزا شدید ہوگی کیونکہ ایسا کرنے والا دو حرام کاموں کو جمع کر دیتا ہے:

1۔ کپڑا حد سے زیادہ لمبا کرنا۔

2۔ اور دوسرا تکبر کرنا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَنۡظُرُ اللّٰهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ إِلٰى مَنۡ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا)) **(2)**

''اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو اپنا تہ بند تکبر کے طور پر لٹکاتا اور گھسیٹ کر چلتا ہے۔''

نیز فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ' وَلَا يَنۡظُرُ إِلَيۡهِمۡ' وَلَا يُزَكِّيهِمۡ' وَلَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ' قَالَ: فَقَرَأَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ' قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا! مَنۡ هُمۡ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ:

1۔ اَلۡمُسۡبِلُ'

2۔ وَالۡمَنَّانُ'

(1) صحیح بخاری' اللباس' باب ماأسفل من الكعبين من الإزار ففي النار' ح: 5787۔

(2) صحیح بخاری' اللباس' باب من جر ثوبه خيلاء' ح: 5788' و صحیح مسلم' اللباس' باب تحریم جر الثوب خیلاء' ح: 2087۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)) (1)

''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام فرمائے گا' نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا' نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے تو میں نے کہا: یہ نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑے' اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا:

1۔ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔

2۔ احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

3۔ اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تینوں کام کبیرہ گناہ ہیں' لہٰذا میرے پیارے نوجوان بھائی! آپ ان سے بچیں اور انھیں اختیار کر کے عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیں۔

افسوس! بدقسمتی سے مسلمان معاشروں میں یہ تینوں کام عام ہیں' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی عملی کوتاہیوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

۸۷ شیطان اور کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت

لباس وگفتار' طعام وحجامت' الغرض تمام شعبہ ہائے حیات میں کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچیں کیونکہ جب آپ لباس وگفتار وغیرہ میں کافروں کی نقالی کریں گے تو یہ گویا ان سے اظہار محبت ہوگا' اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1) صحیح مسلم' الایمان' بیان غلظ تحریم واسبال الازار والمنّ بالعطیة وتنفیق السلعة بالحلف' ح: 106۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) (1)

''جو شخص دنیا میں جس کے ساتھ محبت کرتا ہے' قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) (2)

''جو کسی قوم کی نقالی کرے گا' وہ انھی میں شمار ہوگا۔''

لہٰذا کفار کی وہ عادات' عبادات' اخلاق اور طور طریقے جو ان کا خاصہ بن چکے ہیں' ان میں ان کی مشابہت کرنا حرام ہے' مثلاً: داڑھی منڈوانا' مونچھیں لمبی کرنا' بلا ضرورت اُنکی زبان بولنا' لباس میں اُن کی نقل اُتارنا اور کھانے پینے میں ان کے طور طریقے اختیار کرنا وغیرہ۔

کفار کی مخالفت کے بعض اعلیٰ مظاہر

آیئے میرے پیارے نوجوان بھائی! مندرجہ ذیل احادیثِ نبویہ ﷺ پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچائیں تاکہ روزِ قیامت ہمارا حشر نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہو۔ آمین!

دائیں ہاتھ سے کھانا' پینا' پکڑنا اور پکڑانا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ' وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا' فَإِنَّ الشَّيْطَنَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ' وَيَشْرَبُ بِهَا)) (3)

---

(1) صحیح بخاری۔ الادب باب علامه الحب فی الله ح: 6169۔ و صحیح مسلم 2640۔

(2) سنن أبی داود' ح: 4031۔

(3) صحیح مسلم' الأشربة' آداب الطعام والشراب وأحکامهما' ح: 2020۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے' اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔“

داڑھی اور سر کے بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ)) (1)

”یہود اور عیسائی رنگتے نہیں' پس تم ان کی مخالفت کرو۔“

مطلب یہ کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سُرخ رنگ کے ساتھ رنگنا جائز ہے (البتہ ان کو سیاہ کرنا منع ہے)۔

سارے بال مونڈنا یا سارے بال چھوڑ دینا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

((نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ)) (2)

”قزع (سر کے کچھ بال منڈوا لینے اور کچھ بال چھوڑ دینے) سے منع فرمایا ہے۔“

شرعی لباس پہننا

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَمِيصُ)) (3)

(1) صحيح بخارى' اللباس' باب الخضاب' ح: 5899' و صحيح مسلم' اللباس والزينة باب مخالفة اليهود فى الصبغ' ح: 2103۔

(2) صحيح بخارى' اللباس' القزع' ح: 5920' و صحيح مسلم' اللباس' باب كراهة القزع' ح: 2120۔

(3) سنن ابى داود' اللباس' ماجاء فى القميص' ح: 4025' و سنن ترمذى' ابواب اللباس' ماجاء فى لبس الجبة والخفين' ح: 1762۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسند قمیص تھی۔''

پتہ چلا کہ نبی اکرم ﷺ نے دیگر کپڑوں کے مقابلے میں قمیص کو سب سے زیادہ پسند فرمایا ہے۔ آج کل کے حساب سے بھی قمیض شلوار انگریزوں کے کوٹ، پتلون، شرٹ، نیکر وغیرہ سے زیادہ آسان اور زیادہ باپردہ ہیں، نیز انگریزوں کی اس نقالی سے بھی بچاؤ ہو جاتا ہے جو دینی اور ملکی دونوں اعتبار سے نہایت غلط حرکت ہے۔

کیسی عجیب اور افسوس ناک بات ہے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے پیارے نبی ﷺ کے فرمانے کے باوجود تہ بند ٹخنوں سے اونچا نہیں کرتے، لیکن انگریزوں کو دیکھتے ہوئے نیکر پہن لیتے ہیں جو گھٹنوں تک ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ایسے بھائیوں کو اتنی عقل و سمجھ عطا فرمائے کہ یہ خود دین کے مبلغ بن جائیں۔ آمین۔

مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَاَعْفُوا اللُّحٰی، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)) (1)

''مونچھیں کاٹو، داڑھیوں کو معاف کر دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔''

مذکورہ فرمانِ نبوی ﷺ سے واضح ہوا کہ داڑھی مونڈھنا، یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے۔

اس لیے پیارے نوجوان بھائی! آپ کو کافروں کی مشابہت سے بچنا چاہیے، بلکہ مسلمانوں کی جو امتیازی شان ہے، یعنی داڑھی کو بڑھانا مونچھوں کو کاٹنا اس کو قائم رکھنا چاہیے۔

درج ذیل واقعے کو توجہ کے ساتھ پڑھیے، اور پھر غور و فکر کے ساتھ اپنے عمل کا جائزہ لیجیے کہ ہم کہاں تک اس پر پورے اتر رہے ہیں۔ تو لیجیے، واقعہ قراءت کیجیے۔

(1) شرح معانی الآثار للطحاوی: 2/ 333

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی رحمت ﷺ کی داڑھی مونڈھوں سے نفرت اور بیزاری

ایک مرتبہ یمن کے شہزادے نے شاہِ ایران کسریٰ کے حکم سے دو فوجیوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔

((وَدَخَلَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ حَلَقَا لِحَاهُمَا، وَأَعْفَيَا شَوَارِبَهُمَا، فَكَرِهَ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: مَنْ أَمَرَكُمَا بِهٰذَا؟ قَالَا: أَمَرَنَا بِهٰذَا رَبُّنَا يَعْنِيَانِ كِسْرٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لٰكِنَّ رَبِّيْ أَمَرَنِيْ بِإِعْفَاءِ لِحْيَتِيْ وَقَصِّ شَارِبِيْ)) (1)

"وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ان کی داڑھیاں مونڈھی ہوئی تھیں، اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، آپ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا ہی پسند نہ کیا (نفرت سے منہ دوسری طرف پھیر لیا) پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر خطاب کیا: تم دونوں کے لیے ویل (عذاب) ہے، کس نے تم کو اس کا حکم دیا ہے؟ دونوں نے کہا: ہمارے رب، یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے اپنی داڑھی چھوڑنے اور اپنی مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا ہے۔"

اس حدیث مبارکہ سے چند ایک باتیں واضح ہوئیں:

1۔ ثابت ہوا کہ داڑھی مونڈھنا، رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ فعل تھا، اور داڑھی مونڈھے ہوئے کی طرف آپ نظر اُٹھا کر دیکھنے کو بھی بُرا جانتے تھے۔

2۔ جو داڑھی مونڈھتے، قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کی اُمید رکھتے ہیں، وہ اپنی بدنصیبی پر روئیں کہ شفاعت تو کیا آپ ان کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔

3۔ یہ عادت یا طریقہ مجوسیوں (آگ کی عبادت کرنے والے) اور غیر مسلموں

(1) تاریخ ابن جریر الطبری: 3/90-91 و البدایۃ والنہایۃ جلد 4 صفحہ 270۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہے۔

4۔اس سے اس بات کی بھی تصدیق ہوگئی کہ داڑھی کاٹنا مشرکین کا شعار ہے' اور اس کا عملی ثبوت ملا' اس لیے وہ دو شخص جن کی داڑھیاں مونڈھی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اُنھوں نے بادشاہ کسریٰ کو اپنا رب کہہ دیا' اور اس کی اتباع کو اپنے اوپر لازم سمجھا' جیسا کہ مسلمانوں کو اپنے حقیقی رب العالمین کے حکم کی اتباع کو اپنے اوپر لازم سمجھنا چاہیے۔

5۔اور ظاہر ہوا کہ داڑھیوں کو بڑھانا اور مونچھوں کو کاٹنا' رب العالمین کا حکم ہے' اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلم کھلا مخالفت کرنے والوں کی عاقبت کیا ہوگی وہ خود ہی سوچ لیں۔

آداب محبت

6۔آج کل کئی لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں لیکن آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی داڑھیاں مونڈھتے اور کاٹتے ہیں' اور محبت کے دعووں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں

تَعْصِیْ الرَّسُوْلَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ
هٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٗ
لَوْ کَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَهٗ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٗ

''رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہو' اور دوسری طرف ان کی نافرمانی کرتے ہو' زندگی گواہ ہے کہ یہ انتہائی عجیب بات ہے جو عقل میں نہیں آتی' اگر آپ اس محبت کے دعوے میں سچے ہوتے تو ضرور نبی ﷺ کی اطاعت کرتے' کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا تابعدار ہوتا ہے۔''

جارج پنجم اور اس کا محبوب

شاہ برطانیہ جارج پنجم سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے داڑھی کیوں رکھی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارج پنجم نے جواب دیا: میں نے داڑھی اس شخص کے چہرے پر دیکھی ہے جو مجھے سب سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے، یعنی میرا باپ ایڈورڈ ہفتم۔ اس لیے میں نے داڑھی رکھی ہے کیونکہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔ کاش! مسلمانوں کو اپنے سب سے بڑے محبوب آقائے نامدار محمد ﷺ کی پاک اداؤں سے اتنی ہی محبت ہوتی جتنی جارج پنجم ایڈورڈ ہفتم سے تھی، اور امام الانبیاء ﷺ کے حکم کا اتنا ہی پاس ہوتا جتنا سکھوں کو اپنے دسویں گورو گوبند سنگھ کے حکم کا تھا۔

داڑھی کا مذاق اڑانا سنگین جرم ہے

میرے پیارے نوجوان بھائی! یہ اصول ذہن نشین کرنا نہایت ضروری ہے کہ اسلام کے کسی شعار کا مذاق اڑانا اور رسول اللہ ﷺ کی کسی سنت کی تحقیر کرنا کفر ہے جس سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ داڑھی رکھنا بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آپ نے اسے بڑھانے کا حکم دیا ہے اور اسے فطرت میں شمار فرمایا ہے۔

داڑھی اسلام کا شعار اور انبیائے کرام ﷺ کی متفقہ سنت ہے۔ پس جو لوگ مسخ صورت کی بنا پر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں، اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، داڑھی والوں پر ہنستے ہیں، ان کے عزیز و اقارب میں سے اگر کوئی داڑھی رکھنا چاہے تو اسے روکتے ہیں، یا اس پر طعنہ زنی کرتے ہیں، اور جو لوگ دولہا کے داڑھی مونڈھوائے بغیر رشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

ذرا سوچئے! داڑھی مونڈھنا کتنا بڑا گناہ ہے! داڑھی مونڈھنے والا آدمی نماز پڑھ رہا ہے، روزہ رکھ رہا ہے، کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور ساتھ داڑھی نہ بڑھانے کے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہے اور یہ گناہ ہر وقت اس کے ساتھ ہے۔

نیز روزانہ صبح سویرے داڑھی مونڈھ کر گناہ کی تجدید کرتا رہتا ہے ایسے لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور اس حالت میں اگر ان کی موت واقع ہوئی تو کیا بنے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کر لیجیے

پس اے میرے پیارے بھائیو! دنیا والوں کی پروا نہ کرو' اور اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرو' تائب ہو جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ موت کا فرشتہ کسی بھی وقت دستک دے سکتا ہے۔ اگر اس کے آنے سے پہلے پہلے ہم نے گناہوں سے سچی توبہ نہ کی تو پھر دیر ہو جائے گی۔ بہت ہی دیر!!

۸۸ لباس اور حرکت و ادا وغیرہ میں مردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا حرام ہے

میرے پیارے نوجوان بھائی! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو فطرتِ سلیمہ پسند کی ہے' اس کا تقاضا ہے کہ مرد اپنی مردانگی وجاہت اور عورت اپنی نفسانی نزاکت کی حفاظت کرے جن پر اللہ تعالیٰ نے ان کو تخلیق فرمایا ہے۔ اور یہ انسانی زندگی کی بقا اور قیام کے بنیادی اسباب میں سے ہے۔ جبکہ مردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا' فطرتِ سلیمہ کی خلاف ورزی کرنا' فتنہ وفساد کا دروازہ کھولنا اور معاشرے میں بے راہ روی کو فروغ دینا ہے۔ اس لیے شریعت مطہرہ نے صنفِ مخالف کی مشابہت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) (1)

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مَردوں اور مَردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

مشابہت کے مفہوم میں اندازِ گفتگو' چال ڈھال' حرکات وسکنات' شکل وصورت

(1) صحیح بخاری' الحدود' نفی أهل المعاصی والمخنثین' ح: 6834۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لباس وغیرہ شامل ہیں، اسی طرح لاکٹ، کنگن، پازیب اور بالیاں وغیرہ پہننا بھی عورتوں کے ساتھ مشابہت میں داخل ہے۔

۸۹ مردوں کے لیے ریشم کا پہننا، اس پر بیٹھنا اور اس کا تکیہ لگانا حرام ہے

پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! جان لیجیے کہ آپ کے لیے ریشمی لباس زیبِ تن کرنا، اس پر بیٹھنا اور اس کا تکیہ لگانا حرام ہے، اس کی چند وجوہات ہیں:

1۔ ریشمی لباس صرف عورتوں کے لیے پہننا جائز ہے، کیونکہ اس میں زیب و زینت کا پہلو ہے جو عورتوں کا وصفِ خاص ہے۔

2۔ مردوں کے لیے یہ پسندیدہ نہیں کیونکہ اس سے مرد کی مردانہ خصوصیات، شجاعت، شہامت وغیرہ متاثر ہوتی ہیں۔

3۔ اس میں تکبر و رعونت کا بھی اظہار ہے اور یہ بھی حرام ہے۔

4۔ مشرکین و کفار سے مشابہت ہے۔

5۔ اس کا استعمال اس سادگی کے خلاف ہے جو اسلام ایک مسلمان کے اندر دیکھنا پسند کرتا ہے اور جسے نبیٔ اکرم ﷺ نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے:

((اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ)) (1)

''سادگی ایمان کا حصہ ہے۔''

بَذَاذَة کا مطلب ہے: پُر تکلف لباس، قیمتی پوشاک اور آرائش و زیبائش کی

(1) كتاب الزهد للإمام أحمد، ابن ماجه ومستدرك حاكم، صححه الحاكم وأقره الذهبي بحواله فيض القدير للمناوي: 2173۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے، سادہ اور بے تکلف رہن سہن اختیار کرنا۔

اس لیے نبی اکرم ﷺ نے مسلمان مردوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ، فَإِنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)) (1)

"ریشم کا لباس مت پہنو اس لیے کہ جو مرد اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔"

جس کو خارش ہو اس کے لیے ریشمی لباس پہننے کا جواز

البتہ اگر کبھی اللہ نہ کرے آپ بیمار ہو جائیں یا آپ کو خارش لگ جائے، یا گرمی سردی کی شدت سے بچاؤ کے لیے، آپ کے پاس سوائے ریشمی لباس کے اور کوئی کپڑا نہ ہو تو ان خاص ضرورتوں کے تحت آپ کے لیے ریشمی لباس پہننے کی اجازت ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا)) (2)

"رسول اللہ ﷺ نے جناب زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم کا لباس پہننے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش تھی۔"

چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت

اسی طرح چیتے کی کھال پر بیٹھنا، اس پر سوار ہونا اور اس سے بنی ہوئی چیز، جیکٹ

(1) صحیح بخاری، اللباس، لبس الحریر وافتراشه الرجال، ح: 5828، و صحیح مسلم، الباس، باب تحریم استعمال إناء الذهب والفضّة علی الرجال والنساء وخاتم الذهب والحریر علی الرجال وإباحته للنساء، ح: 2069۔

(2) صحیح بخاری، اللباس، باب ما یرخص من الحریر للحکة ح: 5839 وصحیح مسلم اللباس، باب اباحة لبس الحریر للرجل اذا کانت به حکة او نحوها ح: 2076۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کا استعمال بھی آپ کے لیے جائز نہیں ہے' اس میں تکبر کا اظہار بھی ہے اور غیر مسلموں کے طور طریقے سے مشابہت بھی۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ)) (1)

''تم ریشم اور چیتے کی کھال پر مت سوار ہونا۔''

۹۰ مرد کا کسی انداز میں بھی سونا پہننا

میرے پیارے نوجوان بھائی! اسلام نے جہاں زینت کو جائز بلکہ مطلوب ٹھہرایا ہے' اور اسے حرام کر لینے کی مذمت کی ہے' جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾

[الأعراف : 32]

''ان سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں' انھیں کس نے حرام کر دیا؟''

وہاں اس نے مردوں پر زینت کی چیز سونے کو حرام' جبکہ عورتوں کے لیے حلال قرار دیا۔

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبُ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ)) (2)

''ریشم کا لباس اور سونا میری اُمت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔''

---

(1) سنن أبي داود' اللباس' جلود النمار والسباع' ح: 4129۔

(2) سنن ترمذی' ابواب' اللباس' باب ماجاء فی الحریر والذھب' ح: 1720۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر آہ صد آہ! آج مردوں کے استعمال کے لیے' گولڈن مصنوعات سے مارکیٹیں اور بازار بھرے پڑے ہیں' سونے کی مردانہ گھڑیاں' چشمے' بٹن' قلم' زنجیر' سگریٹ لائٹر اور سگریٹ ہولڈر' سرِ عام بکتے' خریدے اور استعمال کیے جاتے ہیں' اور بعض مصنوعات خالص سونے کی بجائے' دیگر دھاتوں سے تیار کی جاتی ہیں' پھر ان پر سونے کا پانی چڑھا کر پالش کر دی جاتی ہے' یہ سب مردوں کے لیے حرام اور ناجائز ہے۔ بعض انعامی مقابلوں میں بطورِ انعام' سونے کی مردانہ گھڑی دی جاتی ہے' جو کہ واضح منکر اور برائی ہے۔'

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ اطاعت رسول کا بے مثال نمونہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اُسے اُتار کر پھینک دیا' اور فرمایا:

((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ))

''تم میں سے ایک شخص آگ کے انگارے کا ارادہ کرتا ہے' اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔''

مطلب یہ کہ: کیا تم چاہتے ہو' کہ اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھ لو؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا:

((خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ))

''اپنی انگوٹھی اُٹھا لو! اور اس کو (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھا لو۔''

اس نے جواب دیا:

((لَا وَاللّٰهِ! لَا آخُذُهُ أَبَدًا' وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم))(1)

''نہیں اللہ کی قسم! میں اس انگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھاؤں گا' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے۔''

لیکن پیارے نوجوان بھائی! بدقسمتی سے آج کل منگنی کی خود ساختہ رسم میں'

(1) صحیح مسلم' اللباس' تحریم خاتم الذهب على الرجل' ح: 2090۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو سونے کی انگوٹھی دینے کا عام رواج ہے' اور مرد اسے بڑے فخر سے پہنتے ہیں۔ یہ رواج نہایت خطرناک ہے' اسے بالکل ختم کر دینا چاہیے' اول تو منگنی کے موقع پر لینے دینے اور بڑی بڑی دعوتوں کا اہتمام' خواہ مخواہ کا بوجھ اور تکلف ہے' جو شرعاً محل نظر ہے۔ پھر حرام چیزوں کا لینا دینا تو اس پر مزید ظلم اور بنائے فاسد علی الفاسد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان قوم کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

۹۱ سموکنگ کا شرعی حکم

میرے پیارے نوجوان بھائی! سگریٹ اور تمباکو نوشی صحت کے لیے نہایت مضر ہے' اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اسے چھوڑ دیجیے' اور اس کی وباء سے اپنے آپ کو غبار آلود ہونے سے بچائیے۔

سگریٹ: غذائی نالی اور پھیپھڑوں کے کینسر' دل کے دورے' دمہ اور معدے کے السر میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے' کیونکہ اس میں بہت سارے زہر ہوتے ہیں' جن میں سب سے زیادہ خطرناک زہر ''نیکوٹین'' ہے۔ جدید سائنس نے تجربہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ جب ''نیکوٹین'' کا انجیکشن ایک زندہ خرگوش کو لگایا گیا' تو خرگوش پہلے بے ہوش ہو کر' پھر مر گیا' سگریٹ پینے والا انسان جب سگریٹ کا کئی بار کش لیتا ہے' اور اپنے سینے کو دھویں سے بھر لیتا ہے' تو اس پر وہی نشہ طاری ہو جاتا ہے جو کہ شراب پینے کے بعد آتا ہے' شریعتِ اسلامیہ کی رو سے مختلف وجوہات کی بناء پر سگریٹ نوشی حرام ہے' اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس حرام کام سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

1۔ ضرر:

ہر وہ چیز' جو انسان کو نقصان پہنچائے حرام ہے' خواہ نقصان کم ہو یا زیادہ۔

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)) (1)

''نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ' نہ تمھارا کوئی نقصان کرے۔''

پیارے بھائی! علماء کرام اور ڈاکٹروں نے سگریٹ نوشی کے نقصان کو روز روشن کی طرح واضح کیا ہے' یہاں تک کہ دنیا کے سارے ممالک' اس کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنے میں سرگرداں ہیں۔اب بھی اگر کوئی عبرت حاصل نہیں کرتا' اور اپنی آنکھیں معرفتِ حقائق کے بعد بند کر لیتا ہے' تو وہ خود ذمہ دار ہے۔

2 ہلاکت:

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو حرام قرار دیا ہے' کہ انسان اپنے آپ کو' ایسے کاموں میں ڈالے' جس میں اس کی دنیاوی واخروی ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرہ :195]

''اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

تمام ڈاکٹروں نے اس بات کی شہادت دی ہے' کہ سگریٹ نوشی رفتہ رفتہ یا فوراً انسان کے جسم کو ہلاک کر دیتی ہے'اور اس سے بہت سارے مہلک امراض جنم لیتے ہیں۔مثلاً: کینسر' دمہ' بانجھ پن' ضعف نسل' نقصان' حمل اور اَمراض قلب وغیرہ۔

3۔قتل نفس:

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝﴾ [النساء:29]

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔''

سگریٹ نوشی سے پھیپھڑے پر کالی لیپ چڑھ جاتی ہے' پھیپھڑے کے مسام بند ہو جاتے ہیں' جو بالآخر تنفس بند ہو جانے کی صورت میں' انسان کی موت واقع ہونے کا

(1) سنن الدار قطنی3/ 77'وسنن ابن ماجة' الأحكام' من بنى فى حقه مايضر بجاره' ح: 2340' و موطا الامام مالك 2/ 745۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب بنتے ہیں۔ والعیاذ باللہ۔

اگر سگریٹ کا دھواں سفید صاف شفاف کپڑے پر پھینکا جائے' تو کپڑا پیلا ہونے لگتا ہے' بالآخر اس کے مسامات بند ہو جاتے ہیں' تو سوچیے! کہ سگریٹوں کا وہ دھواں' جو کہ سگریٹ پینے والے کے سینے اور پھیپھڑوں کے اندر جاتا ہے' کیا حال کرتا ہوگا؟

4۔تبذیر:

فضول خرچی۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝﴾ [الإسراء:27،26]

''اور فضول خرچی نہ کرو' کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں' اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا' وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا' فَيَرْضَى لَكُمْ'

1۔أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا'

2۔ وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا

3۔وَلَا تَفَرَّقُوا۔ وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ' وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ' وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)) (1)

''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند' پس وہ تمارے لیے یہ پسند فرماتا ہے:

1۔تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔

2 تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور

(1) صحیح مسلم' الاقضیة' النھی عن کثرة المسائل من غیر حاجة' ح: 593۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ جُدا جُدا نہ ہو۔

اور وہ تمھارے لیے ناپسند کرتا ہے:

1۔ بے فائدہ بحث وتکرار کو۔ اور

2۔ زیادہ سوال کرنے کو۔

3۔ مال ضائع کرنے کو۔

اس حدیث مبارکہ میں' حرام جگہوں پر خرچ کرنے کو اضاعت مال سے تعبیر فرمایا گیا ہے' اس لیے کہ انسانی زندگی میں مال کی بڑی اہمیت ہے' یہی اس کی معاش اور زندگی کی بنیاد اور سرمایہ ہے' اسے ناپسندیدہ جگہوں' جیسے: سگریٹ نوشی وغیرہ پر خرچ کرنا' ایسا ہی ہے' جیسے وہ اپنی بنیاد پر کلہاڑا اور جس شاخ پر وہ بیٹھا ہے' اسی پر آرا چلا رہا ہے۔ بنا بریں سگریٹ نوشی میں کچھ فائدہ ہے' اور نہ یہ بھوک ہی ختم کرتا ہے۔ جیسا کہ جہنمیوں کے کھانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوْعٍ ۝﴾ [الغاشية : 7]

''جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک دور کریگا۔''

تحقیق کے مطابق 100 بلین ڈالرز سے زائد خطیر رقم' ملک بھر میں سگریٹ نوشی پر خرچ کی جاتی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے' کہ اگر یہی رقم دنیا کے فقیروں میں تقسیم کر دی جائے' تو اس کرۂ ارضی پر کوئی فقیر نہیں رہے گا۔

5۔ خبث:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ [الاعراف: 157]

''اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال قرار دیتے ہیں' اور ناپاک چیزوں کو ان کے لیے حرام ٹھہراتے ہیں۔''

سگریٹ نوشی ناپاک چیزوں میں سے ہے' پاک میں سے نہیں' اس لیے آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہدے میں نظر آئے گا' کہ کوئی بھی مسلمان سگریٹ مسجد میں یا خطیب منبر پر کھڑے ہو کر نہیں پیتا۔ علاوہ ازیں سگریٹ کی بدبو بھی بہت بُری ہوتی ہے' جسے پینے کے بعد انسان مسجد میں بھی داخل نہیں ہو سکتا ہے۔

اس لیے آپ کو چاہیے کہ پاکیزہ اور حلال چیزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کریں۔ جیسا کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا)) **(1)**

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول فرماتے ہیں۔''

میرے پیارے نوجوان بھائی! درج ذیل میں سگریٹ نوشی سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ آپ کے گوش گزار کیا جاتا ہے:

1۔ مادی طریقہ

سگریٹ نوشی کی بجائے میوے' فروٹ حلوے اور نمکین کھانے کی پاک چیزیں استعمال کریں۔

2۔ دوا خانوں سے سگریٹ نوشی چھوڑنے کی دوا تلاش کریں' اور خصوصاً یہ دوا جس کا نام Lobedon ہے اس کی چار ٹیبلٹ روزانہ لیں۔

3۔ کافی یا چائے کا استعمال ترک یا کم کر دیں۔

4۔ سگریٹ نوشی کرنے والے سے دور رہیں' اور اُنھیں اس کے نقصانات سے آگاہ اور بچنے کی تلقین کرتے رہیں۔

2۔ نفسیاتی طریقہ

غم' مصیبت اور پریشانی کے وقت صبر کریں' اور سگریٹ نوشی میں اضافہ کی بجائے' اسے ترک کر دیں' تاکہ اس سے بڑی مصیبت ''کینسر' دمہ' رگوں کا سخت ہو جانا' یا پھر ہارٹ اٹیک وغیرہ میں نہ آپڑیں' جو بالآخر موت کا سبب بن سکتی ہے۔

(1) صحیح مسلم' الزکاۃ' باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتہا' ح: 1015۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔شرعی طریقہ

گذشتہ کتاب وسنت کے دلائل کو بار بار پڑھیے! ان پر دل کی گہرائیوں کے ساتھ غور کیجیے' اور سگریٹ نوشی کو گناہ جان کر اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ترک کر دیجیے' اور سگریٹ نوشی کی وجہ سے بڑی مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لیے' اسے ترک کر کے' ہلکی تکالیف' جو آپ کو سگریٹ نوشی کے چھوڑنے پر لاحق ہوں گی' صبر کیجیے۔ نیز ان لوگوں سے عبرت حاصل کیجیے جن کو ایڈز کا مرض لاحق ہو جاتا ہے' جو پانچ منٹ کی لذت کے بدلے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ والعیاذ باللہ۔

۹۲ شراب نوشی

پیارے نوجوان بھائی! اسلام نے شراب کے خلاف زبردست جنگ کی ہے' مسلمانوں کو اس سے یکسر روک دیا ہے' اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی۔ اسلام میں نہ تھوڑی سی شراب پینا روا ہے' نہ خرید وفروخت کا معاملہ کیا جا سکتا ہے' نہ ہدیہ کے طور پر' شراب پیش کی جا سکتی ہے' اور نہ اس کو بنانا جائز ہے' اسی طرح اپنی تجارت گاہ یا اپنے گھر میں شراب رکھنا بھی جائز نہیں' اور نہ جشن وغیرہ ہی کی محفلوں میں پیش کرنے' اور غیر مسلم مہمانوں کی اس سے تواضع کرنے' اور ماکولات ومشروبات میں اس کی آمیزش کرنے کے لیے کوئی وجہ جواز ہے۔

شراب' منشیات اور مخدرات (عقل کو بے حس کرنے والی چیزیں) مثلاً گانجا' کوکائین' افیون وغیرہ عقل پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہیں کہ دور کی چیز قریب اور قریب کی چیز دور نظر آنے لگتی ہے' جو چیز واقعتاً موجود ہو' اس کے بارے میں ذہول ہونے لگتا ہے۔

مخدرات (عقل کو بے حس کرنے والی چیزیں)

اور جو چیز واقعتاً موجود نہ ہو' اسے آدمی موجود خیال کرنے لگتا ہے' اس طرح وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوہام وخیالات کے سمندر میں تیرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے نفس' اپنے دین اور اپنی دنیا' سب کو بھول کر محض خیالات کی وادی میں بھٹکنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے جسم میں فتور اور اعصاب میں بے حسی پیدا ہو جاتی ہے' اور انسان کی صحت بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

مزید یہ کہ جو پست ہمتی' اخلاقی گراوٹ' ارادے کا ڈھیلا پن اور شعور میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے' اس کے نتیجہ میں ان زہریلی اشیاء کے عادی' معاشرے کے جسم کا ناسور بن کر رہ جاتے ہیں۔ ان تمام خرابیوں کے علاوہ ضیاع مال اور گھروں کی تباہی' اس پر مستزاد ہے' اور بعض اوقات تو ان منشیات کا عادی' اپنے بال بچوں کی غذا تک کا پیسہ ان پر خرچ کر بیٹھتا ہے اور کبھی دوسرے غیر شریفانہ طریقے اختیار کرتا ہے۔ اس لیے اللہ رب العالمین نے' شراب کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝﴾

[المائدہ: 91.90]

''اے ایمان والو! شراب' جوا' یہ آستانے اور پانسے کے تیر' بالکل گندے شیطانی کام ہیں' لہٰذا ان سے بچتے رہو' تاکہ تم فلاح پا سکو۔ بلاشبہ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے' اور تمھیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو کیا تم ان چیزوں سے باز آتے ہو؟''

مذکورہ دو آیتوں میں' اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کی شدید حرمت بیان کی ہے' اسے شیطانی عمل سے تعبیر کیا ہے' اور اس سے اجتناب کو موجب فلاح قرار دیا ہے۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جو اجتماعی نقصانات بیان فرمائے ہیں' اُن میں ترک صلاۃ' بغض وعداوت اور اس کے روحانی نقصانات میں' ذکر اللہ اور نماز جیسے دینی فرائض سے روکنا شامل ہے' اس کے بعد اس سے باز آنے کی ہدایت نہایت' بلیغ انداز میں فرمائی ہے:

﴿فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ﴾

''پھر کیا تم ان چیزوں سے باز آ جاؤ گے؟''

مؤمن کا شعار سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اس قطعی بیان کے بعد مومنوں کا جواب تھا:

اے ہمارے رب! ہم اس سے باز آ گئے' اے رب! ہم باز آ گئے۔ اُنھوں نے اس آیت کے نازل ہونے پر حیرت انگیز نمونہ پیش فرمایا

جو شخص ہاتھ میں جام لیے پی رہا تھا' یہ آیت سنتے ہی اُس نے منہ سے جام ہٹا دیا' اور اُسے زمین پر اُنڈیل دیا۔

ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے

چونکہ عصرِ حاضر میں شراب اور دیگر نشہ آور مشروبات کی' بے شمار اقسام عربی اور عجمی' متعدد ناموں کے ساتھ' معرض وجود میں آ چکی ہیں' جیسے البیرہ' الجعہ' الکحل' العرق الفودکا' گانجا' کوکائین' افیون وغیرہ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے؟ بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابلِ لحاظ سمجھا ہے' لہٰذا جس چیز میں بھی نشہ لانے کی قوت ہو' وہ خمر (شراب) ہے۔ خواہ لوگوں نے اس کا کوئی بھی نام رکھا ہو۔ اور خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار کی گئی ہو' شراب کی اس حقیقت کے پیشِ نظر' بیئر اور اس کے مماثل چیزیں حرام ہیں۔

نبی ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ شہد' جَو اور مکئی سے جو شراب بنتی ہے' اس کا کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))(1)

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔''

نشہ آور چیز حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر

نیز فرمایا:

((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) (2)

''ہر وہ چیز جو زیادہ مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔'' یعنی اگر کوئی فرق (ایک ناپ جو سولہ رطل کا ہوتا ہے) کی مقدار میں نشہ آور ہو تو اس کی چلو بھر مقدار بھی حرام ہے۔

شراب نوشوں کو نصیحت

شراب نوشی کرنے والوں کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے امام الانبیاء محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ: وَمَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ)) (3)

---

(1) صحیح مسلم، حدیث: 1587۔

(2) سنن ابی داؤد، حدیث: 3681۔

(3) سنن ابن ماجہ، ح: 3377، وھو فی صحیح الجامع برقم: 6313۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص کو شراب نوشی سے نشہ چڑھا' اس کی چالیس روز تک کوئی نماز قبول نہیں ہوتی' اور اگر (بغیر توبہ کیے) مرجائے' تو جہنم میں داخل ہوگا' اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے' پھر اگر دوبارہ شراب نوشی سے اس پر نشہ کی کیفیت طاری ہو جائے تو اس کی چالیس روز تک کوئی نماز قبول نہیں ہوتی' اور اگر (بغیر توبہ کیے) مرجائے تو جہنمی ہوگا' اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے' پھر اگر سہ بارہ شراب نوشی سے نشہ کی حالت کو پہنچے تو اس کی چالیس روز تک کوئی نماز قبول نہیں ہوتی' اگر (بغیر توبہ کیے) مرجائے تو جہنم میں جائے گا' اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے' اور اگر پھر بھی شراب نوشی کرے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر عہد کر رکھا ہے کہ ایسے شخص کو روزِ قیامت رَدْغَةُ الْخِبَال پلائے گا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! رَدْغَةُ الْخِبَال کیا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

جہنمیوں کی پیپ۔''

مگر آہ صد آہ! آج اُمت مسلمہ میں وہ طبقہ پیدا ہو چکا ہے جن کی بابت ناطق وحی' رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) (1)

''میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور موسیقی کو حلال ٹھہرائیں گے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

---

(1) صحيح البخاري' الاشربة' ماجاء فيمن يستحل الخمر' حديث: 5268۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۳ فحش کلامی اور بدزبانی سے ممانعت

پیارے نوجوان بھائی! اپنی زبان کو غیبت' چغلی' فحش کلامی' الزام تراشی' گالم گلوچ' لعن طعن' اور دروغ گوئی سے محفوظ رکھیں۔ اس زبان سے فقط اللہ رب العزت کا ذکر کثیر' تلاوت قرآن مجید' دعا و مناجات' اذکار و وظائف' نبی کریم ﷺ پر درود و سلام اور عمدہ گفتگو کریں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ' فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ' وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ)) (1)

''اللہ کے ذکر کے علاوہ باتیں زیادہ نہ کرو' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں دل کی سختی ہیں' اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا آدمی ہے۔''

زبان کو قابو میں رکھنے کی تاکید

پیارے بھائی! زبان کے قول و گفتار کی اصلاح پر خصوصی توجہ دینی چاہیے' بعض دفعہ آدمی زبان سے ایسا کلمۂ خیر ادا کرتا ہے جس سے کسی کا دل خوش ہو جاتا ہے' یا اس کی اصلاح ہو جاتی ہے' یا وہ ظلم و معصیت کے ارادے سے باز آ جاتا ہے تو یقیناً یہ کلمۂ خیر اور زبان کا یہ قول جمیل عنداللہ بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اور اسی طرح بعض دفعہ انسان کی زبان سے ایسا کلمۂ شر ادا ہو جاتا ہے کہ اس کو اس کی تباہ کاری و شر رسانی کا اندازہ نہیں ہوتا لیکن اس کا کلمہ کسی کی دل آزاری یا گمراہی یا ظلم و معصیت کا باعث بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ زبان کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ یہ انسان کو تباہی کے گڑھے میں ڈال دے گی۔

(1) سنن ترمذی' ابواب الزھد' ابعدالناس من اللہ القلب القاسی' حدیث: 2411۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک کلمہ باعث رفع درجات اور باعث دخول جہنم

نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، لا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى، لا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)) (1)

"بلاشبہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے' اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے کئی درجے بلند فرما دیتا ہے' اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔"

انسان کے اعضاء کی زبان سے درخواست

پیارے بھائی! زبان کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ زبان کی ذرا سی بے اعتدالی کی سزا' پورے جسم کو بھگتنی پڑتی ہے' لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں تو مار جسم ہی کو برداشت کرنی پڑتی ہے' بعض دفعہ جسم کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا جاتا ہے۔ ہادیٔ دوجہاں ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے:

((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، تَقُولُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا)) (2)

---

(1) صحیح بخاری' الرقاق' باب حفظ اللسان' ح: 6478 ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) "وہ اس کلمے کی وجہ سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی آگ کی طرف گر جاتا ہے۔" صحیح مسلم' الزھد' باب حفظ اللسان' حدیث 2988۔

(2) سنن ترمذی' ابواب الزھد' ماجاء فی حفظ اللسان' ح:2407۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے نہایت عاجزی سے عرض کرتے ہیں' کہتے ہیں: تو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' اس لئے کہ ہمارا معاملہ تیرے ساتھ وابستہ ہے' اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اگر تو نے کجی اختیار کی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔''

خاموش رہنے کی فضیلت

اس لئے زبان کی خوب حفاظت کرنی چاہیے' آپ جب بھی بات کریں تو اچھی کریں ورنہ خاموشی بہتر ہے' کیونکہ جو زیادہ باتیں کرے گا' اس کی غلطیاں اور گناہ بھی زیادہ ہوں گے' اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ایک موقعے پر فرمایا:

((مَنْ صَمَتَ نَجَا)) (1)

''جو خاموش رہا' وہ نجات پا گیا۔''

۹۴ ٹوہ لگانے اور دوسرے کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت

میرے پیارے بھائی! شریعت اسلامیہ میں مسلمانوں کے عیبوں کو ٹٹولنا اور ان کی ٹوہ میں لگے رہنا سخت گناہ ہے' اس سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ بعض دفعہ دوسروں کے بارے میں بداعتادی کے نتیجے میں باطنی طور پر آدمی بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے' اور ظاہری طور پر جاسوسی کرنے لگتا ہے' لیکن اسلام معاشرے کے باطن اور ظاہر دونوں کو پاک صاف رکھنا چاہتا ہے' اس لیے بدگمانی کی ممانعت کے ساتھ تجسس (جاسوسی کرنے) کی بھی ممانعت کردی گئی کیونکہ اکثر ایک چیز دوسری چیز کا سبب بنتی ہے۔ مسلمانوں کی حرمت کو تجسس کے ذریعے سے زائل کرنا اور ان کی مخفی حرکات وسکنات کے پیچھے پڑے رہنا ہرگز جائز نہیں' اگرچہ وہ ذاتی طور پر گناہ کے مرتکب ہو

(1) جامع ترمذی' صفة القیامة' باب: 50' حدیث: 2501۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہوں' جبکہ وہ اسے چھپاتے رہیں' اور کھلے عام اس کا ارتکاب نہ کریں۔

بلاوجہ بدگمانی' عیبوں اور کمزوریوں کی تلاش مسلمان کی عزت کے منافی ہے' اس لیے ان سے روک دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا﴾ [الحجرات:12]

''اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں' اور ٹوہ مت لگاؤ (مسلمانوں کے عیبوں اور کمزوریوں کو تلاش مت کرو)۔''

جب ایک شخص دوسروں کے عیوب کی تلاش میں اور ان کی کمزوریوں کے تعاقب میں لگا رہے تو پھر دوسرے لوگ بھی اس کی بابت یہی انداز اختیار کریں گے' اس سے معاشرے میں جو فساد پیدا ہوگا' وہ ظاہر ہے' اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے باز رہنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ أَفْسَدْتَهُمْ)) (1)

''اگر تو مسلمانوں کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا تو تُو ان کے اندر بگاڑ پیدا کرے گا۔''

مسلمانوں کے عیوب چھپانا

اس لیے میرے پیارے بھائی! اگر آپ کو کسی مسلمان بھائی کے عیب کا پتہ چل بھی جائے تو اس کی پردہ دری اور تشہیر کرنے کی بجائے' اس پر پردہ ڈالنا اور اسے چھپانا چاہیے' یہ بھی مسلمان کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ' سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'

(1) سنن أبی داود' الأدب' النهی عن التجسس' ح: 4888' اسے ابن حبان (موارد: 1495) نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ)) (1)

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کے عیب چھپائے گا' اور جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب ظاہر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب ظاہر کرے گا' یہاں تک کہ اسے اس کے اپنے گھر میں رسوا کر دے گا۔''

۹۵ ساز و موسیقی کا زہر

میرے پیارے نوجوان بھائی! گانا بجانا اور اسے سننا صریحا برائی ہے' شریعتِ اسلامیہ نے اسے حرام قرار دیا ہے' یہ دلوں کی بیماری اور اس کی سختی کے اسباب میں سے ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِيْٓ أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ [لقمان: 6۔7]

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں' اور اسے ہنسی بنائیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرف منہ پھیر لیتا ہے' گویا اس نے سنا ہی نہیں' گویا اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ ہیں' آپ اسے المناک عذاب کی بشارت دے دیجیے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہیں کہ مذکورہ آیت کریمہ میں

(1) سنن ابن ماجة' الحدود' الستر على المؤمن' ح: 2546' صحيح بالشواهد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لھو الحدیث سے مراد ساز و موسیقی ہے۔(1)

درج بالا آیت میں اہل شقاوت کا بیان ہو رہا ہے' جو کلام الٰہی کے سننے سے تو اعراض کرتے ہیں' البتہ ساز و موسیقی' نغمہ و سرود اور گانے وغیرہ خوب شوق سے سنتے ہیں اور ان میں دلچسپی لیتے ہیں' آلاتِ طرب شوق سے اپنے گھروں میں لاتے اور پھر اس سے لذت اندوز ہوتے ہیں۔

لھو الحدیث سے مراد

لھو الحدیث سے مراد گانا بجانا' اس کا ساز و سامان اور آلات اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور معروف سے غافل کر دے۔ پر اس میں قصے' کہانیاں' افسانے' ڈرامے' ناول اور جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر' رسالے اور بے حیائی کے پرچار کرنے والے اخبارات اور جدید ترین ایجادات' ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر' ویڈیو فلمیں وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔ عہدِ رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی لونڈیاں بھی' اس مقصد کے لیے خریدی تھیں کہ وہ لوگوں کا دل گانے سنا کر بہلائیں تاکہ قرآن واسلام سے وہ دور رہیں' اس اعتبار سے اس میں گلوکارائیں بھی آ جاتی ہیں جو آج کل فن کار' فلمی ستارہ' ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب' خوش نما اور دلفریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں۔ یہ اور ان کی سرپرستی کرنیوالے اربابِ حکومت' ادارے' اخبارات کے مالکان' اہل قلم اور فیچر نگار بھی اسی عذاب مہین کے مستحق ہونگے۔ والعیاذ باللہ۔

سماع موسیقی کا انجام بد

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ' قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَیْسُوْا یَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَحُجُّوْنَ قَالَ: بَلٰی'

(1) تفسیر ابن کثیر 3/ 578۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِيلَ: فَمَا بَالُهُمْ؟ قَالَ: اِتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَالدُّفُوفَ وَالْقَيْنَاتِ، فَبَاتُوا عَلٰى شُرْبِهِمْ وَلَهْوِهِمْ فَأَصْبَحُوا وَقَدْ مُسِخُوا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ)) (1)

''آخری زمانے میں اس اُمت کے کچھ لوگوں کی شکلوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ لوگ اس بات کی گواہی نہ دیتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، بلکہ وہ روزے بھی رکھتے ہوں گے، نمازیں بھی پڑھتے ہوں گے، اور حج بھی ادا کرتے ہوں گے۔''

کہا گیا: کہ آخران کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی وجہ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ گانے بجانے کے آلات، دف اور ناچنے گانے والیاں (طوائف) اپنا لیں گے، پھر شراب، شباب اور کھیل تماشے میں اپنی رات گزاریں گے، اور اس حال میں صبح کریں گے کہ ان (کی صورتوں کو) کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا۔''

آہ صد آہ! آج اُمت مسلمہ میں موسیقی کا یہ زہر کس طرح پھیلا جا رہا ہے، حیا باختگی کا میری قوم کے نوجوانوں کو سبق دیا جا رہا ہے، کوئی دومنٹ پروگراموں کے درمیان آپ یقینی طور پر ٹی وی کے کوئی ایسے پروگرام نہیں بتلا سکتے جن میں موسیقی نہ ہو، ایک پروگرام ختم ہوا تو موسیقی، دوسرا شروع ہوا تو موسیقی، کوئی اعلان ہے تو موسیقی، خبرنامہ میں وقفہ ہے تو موسیقی۔ ٹرانسپورٹروں میں اندرون یا بیرون شہر، سفر کے دوران میں بھی بڑے بھیانک انداز سے یہ میٹھا زہر ہمارے اندر انڈیلا جا رہا ہے۔ بھلے مانس اور شرفاء کے طبقے میں شمار ہونے والے لوگ بھی موسیقی کو ایسے سنتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، چونکہ ہر جگہ ہر وقت سنی جاتی ہے، لہٰذا وہ سمجھتے ہیں کہ اب یہ جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج موسیقی

(1) إغاثة اللهفان: 265/1۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گلوکاری مسلمانوں کے لیے بہت بڑی آزمائش بن چکی ہے' ٹیلی فون' کمپیوٹر' گھڑیں' گھنٹیوں اور کھلونوں میں بھی موسیقی بھر دی گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

اس آزمائش میں سرخرو ہونے کے لیے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے اور راہِ استقامت وعزیمت کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

پیارے نوجوان بھائی! اس گھناؤنے جرم کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے گانے بجانے اور سننے کے متعلق یہی فرمانِ نبوی ﷺ کافی ہے:

((مَنْ قَعَدَ إِلَى قَيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَّ اللّٰهُ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))(1)

''جو شخص گانے بجانے والے کی مجلس میں بیٹھ کر (یا ویسے) گانا سنے گا تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔'' اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهَا.

۹۶ ظلم کی حرمت

پیارے نوجوان بھائی! اللہ رب العالمین بڑا مہربان اور رحیم ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے اوپر رحم کرنا فرض اور ظلم کرنا حرام کر رکھا ہے۔ اس لئے اس نے حکم دیا ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو' دنیا میں کسی کا کسی پر ظلم کرنا' قیامت کے روز اندھیرے کا سبب ہوگا' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی مکرم' رسول معظم ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (2)

''ظلم کرنے سے بچو' اس لئے کہ ظلم قیامت کے روز اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

---

(1) الجامع الصغير: 163/2۔

(2) صحيح مسلم' البر' تحريم الظلم' ح:2578۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم کا انجام

دنیا میں کی گئی دست درازیاں' اگر انہیں دنیا میں معاف نہیں کروالیا گیا' یا ان کی تلافی نہ کی گئی تو آخرت میں ان کا معاملہ نہایت خطرناک ہوگا' اس لئے حقوق العباد میں کوتاہی' جن کی انسان پروانہیں کرتا' سخت ہلاکت کا باعث ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعٌ' فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي' مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ' وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا' وَقَذَفَ هٰذَا' وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا' وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا' وَضَرَبَ هٰذَا' فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ' أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ' ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)) (1)

''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس درہم و دینار اور کوئی (قیمتی) سامان نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) بلاشبہ میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز' روزے اور زکاۃ کے ساتھ آئے گا (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی' کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کیے ہوئے ظلم کی تلافی ہو جائے)' پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق ختم ہوں' تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے

(1) صحیح مسلم' البر' تحریم الظلم' ح: 2581۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا (کیونکہ نیکیوں سے اس کا دامن بالکل خالی ہو جائے گا)۔"

۹۷ بہلانے اور ہنسانے کیلئے بھی جھوٹ بولنا حرام ہے

پیارے نوجوان بھائی! سچائی نجات کا اور جھوٹ تباہی کا راستہ ہے، اس لیے ہمیشہ سچ بولیں، حتیٰ کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے سے بھی اجتناب کریں، کیونکہ نبی مکرم، رسول معظم ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ، فَيَكْذِبُ، لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ)) (1)

"ویل (تباہی و بربادی، ہلاکت اور جہنم کی گہری وادی) ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے، ویل ہے اس کے لیے، پھر ویل ہے اس کے لیے۔"

خوامخواہ جھگڑنے کی مذمت

علاوہ ازیں کسی کو نیچا دکھانے، ذلیل کرنے اور اس پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے کسی ضرورت اور مقصدِ شرعی کے بغیر اس کی بات پر اعتراض کرنے اور اس کی خرابیاں نکالتے رہنے سے بھی اپنے آپ کو بچائیں۔ خوامخواہ جھگڑنے کی مذمت صحیح احادیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، آپ نے فرمایا:

((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)) (2)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانوں میں سب سے زیادہ ناپسند وہ ہے جو ہٹ دھرم، سخت جھگڑالو ہو۔"

---

(1) سنن ابی داود، ح: 4990، و سنن ترمذی، ح: 2315۔

(2) صحیح مسلم، العلم: 2۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین نے کفار کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝﴾ [الزخرف: 58]

''اُنھوں نے اس (ابن مریم) کو آپ کے لیے صرف جھگڑے کے لیے بطورِ مثال بیان کیا ہے بلکہ وہ سخت جھگڑالو لوگ ہیں۔''

نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ)) (1)

''جو قوم ہدایت پر آ جانے کے بعد گمراہ ہو جائے' وہ جھگڑالو ہوتی ہے۔''

عظیم ضمانت

اس بحث وجدل سے بچانے کے لیے نبیٔ اکرم ﷺ کا یہ فرمان بہت بڑی خوشخبری وضمانت ہے:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ' لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ' وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا)) (2)

''میں جنت کے گردونواح میں اس آدمی کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں جو بحث وجدال چھوڑ دے اگرچہ وہ حق ہی پر کیوں نہ ہو۔''

البتہ وہ بحث وتکرار جس کا مقصد حق معلوم کرنا یا حق کو دلیل سے ثابت کرنا ہو' اگر اچھے طریقے سے کی جائے تو جائز ہے' بلکہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے' فرمایا:

﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [النحل: 125]

''ان کے ساتھ اس طریقے سے جھگڑا کر جو سب سے اچھا ہے۔''

---

(1) مسند أحمد5/ 25' وهو في صحيح الجامع برقم: 5633۔

(2) سنن أبي داود' الأدب' حسن الخلق' ح: 4800۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۸ غصہ سے ممانعت

پیارے نوجوان بھائی! شریعتِ اسلامیہ میں غصہ کی بہت زیادہ ممانعت اور مذمت وارد ہوئی ہے' اور غصہ پی جانے اور معاف کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بتلائی گئی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (أَوْصِنِيْ) آپ مجھے وصیت فرمایئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَا تَغْضَبْ) غصہ نہ کیا کرو۔'' (فَرَدَّدَ مِرَارًا' قَالَ: لَا تَغْضَبْ) ''اس نے بار بار اپنا سوال دہرایا تو آپ نے بھی ہر بار یہی جواب دیا: غصہ نہ کیا کرو۔''(1)

غصہ اگر غیرتِ اسلامی اور تائید حق کے لیے ہو تو وہ ممدوح اور قابلِ تعریف ہے' اور اگر خلافِ شرع ہو' تو یہ بہر حال مذموم اور ناپسندیدہ ہے۔

اصل پہلوان وہ ہے جو غصے پر قابو پائے

پیارے بھائی! غصہ پر قابو پالینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں' اس لیے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غصے پر قابو پالینے والوں کی مدح اور تعریف فرمائی ہے' آپ نے فرمایا:

((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ' إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ))

''جواں مرد اور بہادر وہ نہیں جو (دوسروں کو) خوب پچھاڑنے والا ہو بلکہ حقیقی بہادر اور جواں مرد وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔''

غصے پر قابو پانے کے طریقے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی کو دوسرے پر غصہ آگیا اور غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا:

---

(1) صحیح بخاری' الأدب' الحذر من الغضب' ح: 2112۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ)) (1)

"میں ایک کلمہ جانتا ہوں' اگر یہ آدمی وہ کلمہ ادا کرے تو غصہ کافور ہو جائے۔" وہ کلمہ یہ ہے:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔"

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا:

((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)) (2)

"جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک' ورنہ لیٹ جائے۔"

درگزر اور جاہلوں سے اعراض کرنے کی تلقین

پیارے بھائی! غصے میں آ کر جاہلوں سے اُلجھنا' بے فائدہ اور غیر دانش مندی ہے' اس لیے صبر وتحمل اور عفو ودرگزر کو اختیار کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الاعراف:199]

"عفو ودرگزر کو اختیار اور نیکی کا حکم دے' اور جاہلوں سے اعراض کر۔"

نیز پیارے رسول ﷺ کا یہ فرمانِ ذی شان اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے:

((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ مَا شَاءَ)) (3)

(1) صحیح البخاری' الأدب' ح: 6115۔

(2) سنن أبی داود' الأدب' مایقال عند الغضب' ح: 4782۔

(3) سنن أبی داود' الأدب' من کظم غیظا' ح: ۴۷۷۷' و سنن ابن ماجه' الزهد' الحلم' ح: 4186 والحدیث حسن بالشواهد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص بدلہ لینے کی طاقت وقدرت کے باوجود اپنے غصّے کو دبا دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سب کے سامنے بلا کر یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے اپنے لیے پسند کر لے۔''

99 تصویر بنانے کی ممانعت اور ان کو ضائع کرنے کا حکم

تصویر سازی، یعنی تصویریں بنانا، انھیں گھروں میں نمایاں کر کے آویزاں کرنا شادیوں اور جلسوں وغیرہ کی ویڈیو فلمیں بنانا کبیرہ گناہ ہے جس پر عذاب ہوگا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ)) (1)

''ہر تصویر بنانے والا جہنمی ہے، اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے بنائی ہوگی، ایک نفس بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس اگر تم نے تصویر ضرور ہی بنانی ہو تو درخت کی اور ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہ ہو۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مصوّر (تصویر بنانے والے) نے جتنی تعداد میں تصویریں بنائی ہوں گی، اسی حساب سے اسے عذاب ہوگا۔ جتنی زیادہ تصویریں، اتنا ہی زیادہ عذاب۔ اس میں شادیوں اور جلسوں وغیرہ کی ویڈیو فلمیں بنانے والوں کے لیے سخت وعید ہے، کہ وہ بیک وقت سینکڑوں، ہزاروں اور بعض دفعہ لاکھوں آدمیوں کی تصویریں بنا لیتے ہیں۔ اگر وہ اس کاروبار کو حرام جانتے ہوئے محض تساہل کی وجہ سے کر رہے ہوں گے تو اس کی نہایت سخت سزا ان کو جہنم میں بھگتنی پڑے گی، اور اگر اسے وہ حلال سمجھتے

(1) صحیح بخاری، البیوع، بیع التصاویر، ح: 2225، و صحیح مسلم، اللباس، لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ......، ح: 2110۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کریں گے' دراں حالیکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام میں یہ حرام ہے تو وہ اپنے اس فعل سے کافر قرار پائیں گے' اوران کا دائمی ٹھکانا جہنم ہوگا۔ والعیاذ باللہ

عکس کے محفوظ کرنے کو تصویر کہتے ہیں

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وعید صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو ہاتھ سے تصویر بناتے یا مجسمے تراشتے ہیں اور کیمرے کی تصویر' تصویر نہیں بلکہ عکس ہے تو ایسا سمجھنا بالکل غلط ہے' تصویر ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرے اور ویڈیو کے ذریعے سے' وہ تصویر ہے اور اس کا بنانے والا نار جہنم کی وعید کا مستحق ہے۔ والعیاذ باللہ۔ کیونکہ تصویر کہتے ہیں عکس کے محفوظ کرنے کو' اب خواہ وہ ہاتھ سے کیا جائے یا کیمرے کے ذریعے سے ہر دو صورت وہ تصویر ہے اور وہ حرام ہے۔

شوقیہ کتے پالنا اور دیواروں پر تصویریں آویزاں کرنا

افسوس صد افسوس! عصر حاضر میں بہت سے مسلمان انگریزوں کی نقالی میں بڑے شوق سے کتے پالتے اور ان کو گھروں میں رکھتے ہیں' اسی طرح اکثر گھروں میں تصویریں بھی آویزاں ہیں' کسی نے آرائش کے لیے مختلف جانوروں کی تصویریں شوکیسوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ کسی نے اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی تصاویر سجا رکھی ہیں۔ کسی نے اپنے مرحوم باپ' ماں یا دادا کی تصویر اور کسی نے برکت کے لیے اپنے پیر یا کسی بزرگ یا کسی ننگ دھڑنگ ملنگ کی تصویر لٹکا رکھی ہے' حالانکہ تصویر تو رحمت و برکت سے محرومی کا سبب ہے' نہ کہ برکت کے حصول کا سبب۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ أَنْ يَّأْتِيَهُ فَرَاثَ عَلَيْهِ، حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ، فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ، فَشَكَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ)) (1)

(1) صحیح بخاری' اللباس' باب لا تدخل الملائكة بيتًا فيه صورة' ح: 596۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جبریل علیہ السلام نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کا وعدہ کیا پس اُنھوں نے آنے میں تاخیر کردی' حتیٰ کہ (یہ انتظار) رسول اللہ ﷺ پر نہایت گراں گزرا' بالآخر آپ باہر تشریف لائے تو آپ کو جبریل ملے' آپ نے ان سے (دیر سے آنے کی) شکایت کی تو جبریل امین نے فرمایا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔''

الضرورات تبیح المحظورات

تاہم جو تصویر حکومت کی طرف سے لازم قرار دے دی گئی ہو' جیسے شناختی کارڈ' پاسپورٹ اور ڈومی سل وغیرہ میں' ان میں چونکہ آپ مجبور ہیں' اس میں آپ کی اپنی مرضی کا دخل نہیں' اس لیے ان پر عذاب نہیں ہوگا بشرطیکہ آپ ان ضرورتوں سے تجاوز نہ کریں۔علاوہ ازیں قدرتی مناظر' جیسے: نہر' درخت' پہاڑ وغیرہ' جن میں روح نہیں ہے' کی تصویریں بنانا جائز ہے۔

۱۰۰ موت کا جرعۂ تلخ تو لامحالہ ہر ایک کو پینا ہے

میرے پیارے نوجوان بھائی! انسان دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا' اسے ایک نہ ایک دن آخرت کے لیے رختِ سفر باندھنا ہے' یہ ایک ایسی حقیقت ہے' جس سے کسی کو بھی انکار ممکن نہیں ہے' اس حقیقت کے سامنے ہر انسان بے بس ہو جاتا ہے دنیا میں بڑے بڑے مالدار اور جابر بادشاہ ہو گزرے ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو رب بھی کہلوایا' اور خدائی کا دعویٰ بھی کیا' جیسا کہ قرآن مجید نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے'

فرعون کہتا تھا:

﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾ [النزعت:3]

''تم سب کا رب میں ہی ہوں۔''

شداد نے تو جنت بھی بنوائی' اور اس جنت میں داخلے سے قبل ہی اس کی جان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبض کر لی گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝﴾

[الرحمن: 26-27]

''مخلوق میں سے ہر ایک فنا ہو جانے والا ہے۔ جبکہ بقا صرف تیرے رب کے لیے ہے جو عظمت اور احسان والا ہے۔''

اَلْمَوْتُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوهَا
وَالْقَبْرُ قَدَحٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوهَا

''موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں ہر ایک کو داخل ہونا ہے' اور قبر ایسا پیالہ ہے جس سے ہر ایک کو پینا ہے۔''

اصل کامیابی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝﴾ [ال عمران: 185]

''ہر جاندار نے موت کا مزہ چکھنا ہے' اور قیامت والے دن تمھیں پورا پورا بدلہ دیا جائے گا' پس جو دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا' وہ یقیناً کامیاب ہو گیا' اور دنیاوی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔''

موت کو یاد کرنے اور آرزوئیں کم کرنے کا حکم

موت کا تصوّر اور اس کا ذکر انسان کو دنیاوی لذتوں میں انہماک اور معصیتوں کے ارتکاب سے باز رکھتا ہے' اس لیے میرے پیارے بھائی! کثرت سے موت کو یاد کرنا اور اس کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے' اور موت کے بعد پیش آنے والے معاملات سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

((اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَاتِ)) (1)

''تم لذتیں ختم کرنے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے، جبکہ ہم اپنے چھپر کی مرمت کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا:

((مَا هٰذِهٖ؟))

''یہ کیا ہے؟''

((فَقُلْنَا: قَدْ وَهٰی، فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ))

''ہم نے کہا: یہ چھپر کمزور ہو کر گرنے کے قریب ہو گیا تھا، ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا:

((مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ)) (2)

میں تو (موت کے) معاملے کو اس سے بھی زیادہ قریب دیکھ رہا ہوں۔''

دنیا میں پردیسی یا راہ گیر کی طرح رہو

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے سے پکڑ کر ارشاد فرمایا:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)) (3)

''تم دنیا میں ایسے رہو، گویا تم ایک پردیسی یا راہ گیر ہو۔''

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

---

(1) سنن ترمذی، ابواب الزهد، ماجاء فی ذكر الموت، ح: 2307، اسے ابن حبان (موارد 2559) حاکم (4/ 321) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

(2) سنن ترمذی، ابواب الزهد، ماجاء فيما قصر الأمل، ح: 2335، اسے ابن حبان (موارد 2555) نے صحیح کہا ہے، وسنن أبي داود، الأدب، ماجاء فی البناء، ح: 5236۔

(3) صحيح بخاری، الرقاق، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: كن فی الدنيا...... ح: 6412۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ))

''جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو' اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو' اور اپنی صحت سے بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے موت کے لیے کچھ حاصل کر لو۔''

انسان کی زندگی تو پیہم حادثوں کا نام ہے' ایک حادثے سے بچتا یا نکلتا ہے تو دوسرا اسے آ گھیرتا ہے' اسی کشمکش اور حادثوں سے نبرد آزمائی میں اس کی زندگی گزرتی ہے' علاوہ ازیں امیدوں اور آرزوؤں کا ایک وسیع اور نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہوتا ہے' ابھی اس کی آرزوئیں ناتمام ہی ہوتی ہیں کہ موت کا آہنی پنجہ اسے اپنے شکنجے میں کس لیتا ہے۔ پیارے بھائی! موت انسان کے سب سے زیادہ قریب ہے' اس سے انسان کو غافل نہیں رہنا چاہیے۔ میرے بھائی! آرزوئیں تو کسی کی بھی پوری نہیں ہوتیں' تو کیوں انسان اس سراب کے پیچھے موت کی حقیقت سے آنکھیں موندھے رکھے؟

بلکہ اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ موت کی تیاری سے کسی وقت بھی بے پروانہ ہو' کیونکہ کسی کو معلوم نہیں کہ اسکی موت کب' کہاں اور کس حالت میں واقع ہوگی؟

اس لیے پیارے بھائی! ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور مقصدِ حیات کو پورا کرتے رہنا چاہیے جو کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت ہے۔ زندگی کا ہر کام' ہر معاملہ رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ کے مطابق کرنا چاہیے' شکل وصورت' لباس' کردار' گفتار' کریکٹر' اُٹھنا' بیٹھنا' چلنا' پھرنا' کھانا' پینا' شادی' عبادت' خوشی' غمی' سیاست' زراعت' تجارت' معیشت' معاشرت' خلوت' جلوت' الغرض تمام امور ہائے حیات' پیارے دین' دینِ اسلام کے دائرہ میں رہ کر سرانجام دینے چاہییں' کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق رہنے کی وجہ سے موت کا وقت آن پہنچے تو تمام تمنائیں ادھوری رہ جائیں' اور دنیا کی تمام حسرتیں دنیا ہی میں رہ جائیں' پھر نیک اعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں لوٹائے جانے کی خواہش کرنا بھی بے سود اور بے فائدہ ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝﴾ [المومنون:99-100]

''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔ تاکہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں، ہرگز نہیں، یہ تو صرف ایک قول ہے جسے یہ کہنے والا ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے جی اُٹھنے کے دن تک۔''

لمحہ فکریہ

میرے پیارے بھائی! قابلِ غور بات ہے کہ جب ہم دنیا میں اپنی مرضی سے نہیں آئے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئے ہیں، اور اپنی مرضی سے اس دنیا سے نہیں جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے جائیں گے تو دنیاوی زندگی کا درمیانی وقفہ بھی پھر ہم اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی مرضی کے مطابق گزاریں، کیونکہ ہم سب نے مر کر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے، اور اس نے ہم سے حساب لینا ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا یَّسِیْرًا، آمین یا رب العالمین!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیقِ خاص عنایت فرمائے۔

پیارے بھائی! کتنا خوش کن منظر ہے کہ بندے کی موت آئے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی خوشخبری ملے، اور نفسِ مطمئنہ کہہ کر بلایا جائے کہ میرے پیارے بندوں میں راضی راضی داخل ہوجا، اس کی قبر کو اس کے لیے جنت کا باغیچہ بنا دیا جائے، اللہ اکبر۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾ [الفجر:27تا30]

''اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل' اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلی جا۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ

سب تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس کی نعمت سے اچھے کام پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوجوانوں کے لیے ایک سو 200 نصیحتیں

زیرِ نظر کتاب ایک نوجوان ہی کی تالیف ہے۔ یہ نوجوان جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) کا فاضل اور المعهد العلمي للبنات لاہور میں علوم شرعیہ اور عربی زبان کے استاد ہیں۔

فاضل نوجوان کی یہ کتاب پہلی اور ابتدائی کاوش ہے۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ نوجوانوں کو جس مسائل کی ضرورت ہے وہ اس کتاب میں بیان کر دیے جائیں۔ اس اعتبار سے یہ اسلامی تعلیمات کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

ایک ہی کتاب میں اسلامی تعلیمات کا نچوڑ پیش کر دینا اور وہ بھی ایک نو آموز نوجوان کے قلم سے ایک حیرت انگیز امر اور نہایت قابل قدر ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل نوجوان کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ تاکہ وہ دین حنیف کی مزید خدمت کر سکے۔

"نعمانی کتب خانہ" نے جس اخلاص اور ذوق کے ساتھ اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو اہل مطالعہ کے لیے علمی ثروت اور ایمانی حلاوت کا باعث بنائے۔ آمین!

حافظ صلاح الدین یوسف
مدیر شعبہ تحقیق و تالیف و ترجمہ
دار السلام لاہور

N15
4500020120109

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37321865
NOMANI
Web: nomanibookss.com, E-Mail: nomania2000@hotmail.com